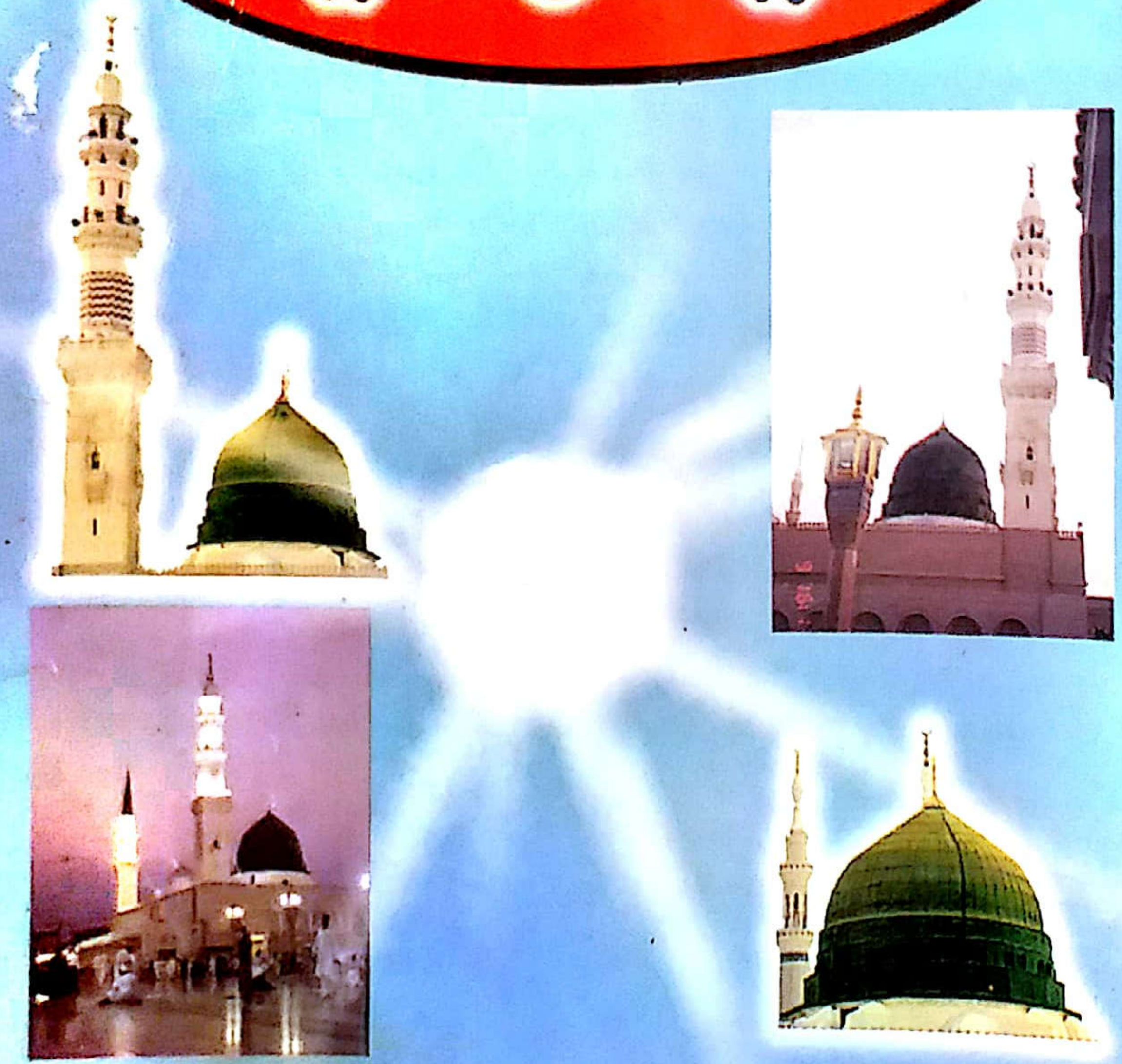
۱

مدینہ ہی مدینہ



مصنف

حضرت علامہ مولانا ناصر الدین عطاری

(فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، گلستان جوہر)

باہتمام

محمد کاشف اشرفی عطاری

ناشر

قُطبِ مدینہ پبلشرز

فون: 2432429 موبائل فون: 0303-7286258

جملہ حقوق محفوظ

نام کتاب : **مدینہ ھی مدینہ**

مصنف: حضرت علامہ محمد ناصر قادری عطاری

فارغ وتحصیل جامعۃ المدینہ گلستانِ جوہر

باہتمام : جناب محمد کاشف اشرفی قادری عطاری

ناشر: قطب مدینہ پبلشرز، ٹریڈ یونین ٹاؤن فلور، کمرہ نمبر 49-47

فون 2432429 موبائل 0303-7286258

ضخامت ; صفحات

قیمت ; روپے

کمپوزنگ ; عبید رضا عطاری کمپوزنگ (603734)

☆ملنے کا پتہ☆

۱۔مکتبہ اویسیہ رضویہ، سیرانی روڈ، بہاولپور۔

۲۔مکتبہ غوثیہ فیضان مدینہ مرکز سبزی منڈی نمبرا کراچی فون 4943368

۳۔صفہ پبلشرز سولجر بازار، گلزار حبیب کراچی

۴۔مکتبۃ المدینہ فیضان مدینہ مرکز سبزی منڈی/شہید مسجد کھارادر کراچی' 2314045

۵۔مکتبہ المصطفی /۴۔مکتبہ قاسمیہ رضویہ/برائٹ کارنر، سبزی منڈی کراچی۔

۶۔ضیاء الدین پبلشرز شہید مسجد کھارادر کراچی فون 203918

۷۔مکتبہ رضویہ، گاڑی احاطہ آرام باغ کراچی فون 2637897

۸۔مکتبہ البصری چھوٹی گٹی حیدرآباد سندھ فون 641926

۹۔مدنی کیسٹ ہاؤس مرکز اویس دربار مارکیٹ گنج بخش روڈ لاہور/ ۹۔سنی کتب خانہ۔مرکز ۱۰۔اویس دربار مارکیٹ گنج بخش روڈ لاہور ۱۰۔مکتبہ قادریہ دربار مارکیٹ گنج بخش روڈ لاہور

۱۱۔قادری کتب خانہ' ۹۰ سیکھٹی پلازہ علامہ اقبال چوک سیالکوٹ فون: 591008

۱۲۔مکتبہ ضیائیہ بوھر بازار راولپنڈی فون 552781 ۱۳۔مکتبہ غوثیہ عطاریہ، ریل بازار، وزیرآباد ضلع گوجرانوالہ۔

۱۴۔مکتبہ قطب مدینہ، صابری مسجد رنچھوڑ لائن کراچی۔

فہرست

الحمدللہ رب العالمین

صلی اللہ علیٰ محمد عدد ماذِ کرہ الزاکرون وعداما غفل عن ذکرہ الغافلون

انتساب

مدینه

میں اپنی اس تالیف کا انتساب اپنے پیرو مرشد مجدد اہلسنت، رہبر دین وملت امیرِ اہلسنت علامہ مولانا ابوالبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی کے نام کرتا ہوں کہ جو نہ صرف خود شریعت وسنت کی چلتی پھرتی تصویر ہیں بلکہ جن کی ذاتِ بابرکات کی بدولت ہر طرف سنتوں کی بہار چھائی ہوئی ہے۔ اللہ عزوجل اور اس کے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہِ میں دعا گو ہوں کہ وہ تمام علماء اہلسنت اور خصوص بالخصوص امیر اہلسنت کے علم، عمل وعمر میں برکت عطا فرمائے اور ان کا بابرکت سایہ ہمارے سروں پر تادیر قائم ودائم فرمائے اور ان کی ذاتِ پُرانوار کو ہمارے لیے ذریعہ نجات بنائے، اور اپنے پیاروں کے وسیلے سے اِس ناچیز کی اِس ادنیٰ سی کاوش کو قبول فرمائے اور میری کم علمی کے باعث اگر کوئی غلطی اس تالیف میں ہوئی ہو تو مجھے معاف فرمائے۔

(آمین بجاہِ النبی الامین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی ونسلم علیٰ رسولہ الکریم

تقریظ

مــــــــدینہ

عجب رنگ پر ہے بہارِ مدینہ
کہ سب جنتیں ہیں نثارِ مدینہ

مدینہ پاک کی جو چیز نظر آتی ہے وہ آنکھوں کے راستے سے قلب کی گہرائیوں میں کیف و سرور کی ایسی لطیف کیفیت پیدا کر دیتی ہے کہ اُسے دل ہی محسوس کرتا ہے، زبان وقلم اس کے اظہار سے عاجز ہیں۔

مدینے سے محبت دراصل اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت و الفت کی علامت ہے، اسی لیے عشاقِ مدینہ کو مدینے کا ذکر سننے سنانے سے ہی راحت وسکون میسر ہوتا ہے اور کیوں نہ ہو کہ مدینہ تو وہ مدینہ ہے کہ جس کا ذکر خود سرکارِ مدینہ ﷺ نے فرمایا، جس کے فضائل خود زبانِ رسالت ﷺ نے بیان فرمائے۔ اسی لیے عاشقانِ مدینہ بھی خوب خوب فضائلِ مدینہ بیان فرماتے رہتے ہیں،

الحمدللہ زیرِ نظر کتاب بنامِ "مدینہ ہی مدینہ"، مولانا ناصر الدین صاحب عطاری زید سلمہٗ نے نہایت بسط وتفصیل سے تحریر فرمائی ہے، یہ کتاب اہلِ ذوق کے لیے ایک بہترین نعمت سے کم نہیں ہے۔

امید ہے کہ اس کتاب کے قارئین کے قلوب محبت و الفتِ رسول ﷺ کی لذت سے مسرور ہونگے۔

دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب کریم ﷺ کے طفیل موصوف کی اس کاوش کو قبول فرمائے اور اس خدمت پر انہیں اجرِ جزیل مرحمت فرمائے۔ آمین

فقط مدینے کا بھکاری

الفقیر القادری ابو الصالح محمد فیض احمد اُویسی رضوی

بہاولپور ۱۵ ذوالحجۃ الحرام ۱۴۲۱ھ

تقریظ

الحمدللہ ربّ العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سید الانبیاء والمرسلین وعلی الہ واصحابہ اجمعین

بے شک رسول کریم رؤف رحیم ﷺ کی محبت مدار ایمان ہے اس کے بغیر دین و دنیا کا سراسر خسارہ ونقصان ہے اوراس کے برعکس جس کا دل سرکار ابد قرار ﷺ کے عشق ومحبت سے معمور ہو وہ دونوں جہانوں میں کامیاب وکامران ہے یہ اہلِ محبت کا دستور ہے کہ وہ ہر اس چیز سے محبت رکھتے ہیں پیار کرتے ہیں کہ جس کا ادنی سا بھی تعلق محبوب سے ہواور جس سے محبوب پیار کرے۔

جس کا محبوب ذکر کرے جس کے فضائل محبوب بیان کرے تو عشاق اسے دل وجان سے زیادہ عزیز رکھتے ہیں، اس کے ذکر کو حرزِ جاں بنالیتے ہیں، مدینہ طیبہ کا معاملہ بھی کچھ ایسا ہی ہے کہ سرکارِ دوعالم ﷺ نے نہ صرف اس سے محبت فرمائی بلکہ اس کے خصوصی فضائل بھی بیان فرمائے ہیں نبی کریم ﷺ نے اسے ایمان کی پناہ گاہ قرار دیا ہے، امام بخاری رحمتہ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں سرکار دوعالم ﷺ نے فرمایا انّ الایمان لیارز الی المدینه کما تأرز الحیته الی حجرها

ترجمہ: ایمان مدینہ منورہ کی طرف اس طرح لوٹ آئے گا کہ جس طرح سانپ (پناہ لینے کے لیے) اپنے بل میں لوٹ آتا ہے۔"

پیارے آقا ﷺ نے مدینہ شریف سے ازدیاد محبت کی دعا فرمائی فرمایا

اللھم حبب الینا المدینه کحبنا مکته اوْ اشدّ حباً

ترجمہ: اے اللہ عزوجل تو مدینہ طیبہ کو ہمارے نزدیک ایسا محبوب کردے جیسا کہ مکہ معظمہ

ہے یا اس سے بھی زیادہ۔

سلطان مدینہ ﷺ نے اس محبت کا عملاً بھی اظہار فرمایا امام بخاری رحمتہ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں۔

عن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا قدم من سفر منظر الی جدران المدینہ اوضع راحلتہ وادے کان علی دابتہ حرکھا من حبھا۔

ترجمہ: جب نبی کریم ﷺ سفر سے لوٹتے اور آپ کی نظر مدینہ شریف کے درو دیوار پر پڑتی تو اپنی سواری تیز کر دیتے اور اگر چوپایہ پر ہوتے تو مدینہ منورہ کی محبت میں اسے حرکت دیتے"

لہٰذا عاشقانِ رسول ﷺ نہ صرف اس سے محبت کرتے ہیں بلکہ خوب خوب مدینہ طیبہ کے فضائل بھی بیان کرتے ہیں اور من احبَّ شیئاً اکثر ذکرہ (جو جس سے محبت کرتا ہے اس کا ذکر کثرت سے کرتا ہے) کے مصداق ان کی زبان مدینہ طیبہ کے ذکر سے تر رہتی ہے۔ اسی محبت کی وجہ سے امام بخاری رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی صحیح میں فضائل مدینہ منورہ پر پورا باب باندھا ہے اور زیرِ نظر کتاب بھی علامہ ناصر الدین ناصر عطاری (زید مجدہ) کے اسی جذبہ محبت کا اظہار ہے علامہ موصوف نے سلیس اردو میں یہ کتاب لکھ کر عاشقانِ مدینہ کو بہترین تحفہ پیش کیا ہے، کہ جسے پڑھ کر ان شاء اللہ عزوجل عشاق کے دل مسرور اور آنکھیں ٹھنڈی ہو جائیں گی۔

الحمدللہ! جامعتہ المدینہ کو اس بات پر فخر ہے کہ علامہ موصوف جامعتہ المدینہ سے فارغ التحصیل ہیں، علامہ موصوف نے اس کتاب کے علاوہ اور بھی کتب تصنیف فرمائی ہیں جوانِ شاء اللہ عزوجل آہستہ آہستہ چھپ کر قارئین کرام کے ہاتھوں میں پہنچ جائیں گی۔

اللہ جل شانہ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے علم وعمل اور زورِ قلم میں برکت عطا فرمائے

آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم

(عفی عنہ) ڈاکٹر محمد ابوبکر صدیق عطاری

حمدِ ربِ عزوجل مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تو ہی مالک بحروبر ہے یا اللہ یا اللہ (عزوجل)
تو ہی خالقِ جن و بشر ہے یا اللہ یا اللہ (عزوجل)

تو ابدی ہے تو ازلی ہے تیرا نام علیم و علی ہے
ذات تیری سب سے برتر ہے یا اللہ ، یا اللہ

وصف بیاں کرتے ہیں سارے سنگ و شجر اور چاند ستارے
تسبیح ہر خشک و تر ہے یا اللہ یا اللہ (عزوجل)

تیرا چرچا گلی گلی ہے ڈالی ڈالی کلی کلی ہے
واصف ہر اک گل و ثمر ہے یا اللہ یا اللہ (عزوجل)

دنیا جب پانی کو ترسے رم جھم رم جھم برکھا برسے
ہر اک پر رحمت کی نظر ہے یا اللہ یا اللہ عزوجل

رات نے جب سر اپنا چھپایا چڑیوں نے یہ ذکر سنایا
نغمۂ بار نسیم سحر ہے یا اللہ یا اللہ (عزوجل)

بخش دے تو عطار کو مولیٰ واسطہ تجھ کو اس پیارے کا
جو کہ نبیوں کا سرور ہے یا اللہ یا اللہ عزوجل

(امیر اہلسنت ابوالبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی)

سے یہ نام دیا گیا ہے۔

۸۔ اکالتہ القریٰ: تمام بستیوں پر مدینہ شریف کی بستی عظمت ورتبہ کی وجہ سے غالب ہے چنانچہ اس فوقیت کی بناء ر یہ لقب حاصل ہے۔

۹۔ الایمان: آیت مبارکہ ہے کہ " والذین تبوءُ الدار والایمان" ابن زبالہ حضرتِ عثمان بن عبدالرحمٰن اور عنداللہ بن جعفر رضی اللہ عنھم راوی ہیں کہ اس آیت کریمہ میں دار اور ایمان سے مراد مدینہ منورہ ہے اور یہیں سے ایمان ظاہر اور یہیں لوٹے گا چنانچہ یہ عظیم الشان نام مدینہ کو دیا گیا۔

۱۰۔ بلد: اس شہر مبارک کا ایک نام بلد بھی ہے، اللہ تعالیٰ نے' لا اُقسم بِھٰذ البلد' یعنی مجھے اس شہر کی قسم فرما کر قسم اٹھائی مفسرین کرام نے یہاں بلد سے مراد مدینہ منورہ لیا ہے، کیونکہ مدینہ شریف کو ہی یہ شرف حاصل ہوا ہے کہ آپ ﷺ کی حیات وظاہر ممات سے مشرف ہوا۔اس شہر کی قسم اٹھانے کا مطلب ہی یہ تھا کہ اے محبوب جس جگہ تم ہو اُس شہر کی قسم اور مدینہ منورہ کو یہ سعادت حاصل ہوئی۔

۱۱۔ بیت رسول ﷺ: یہ بھی اس شہر مبارک کا لقب ہے کیونکہ یہ ہی آپ ﷺ کی ہجرت گاہ ہے اور یہی آپ ﷺ کا مسکن ہے۔

۱۲۔ حسنہ: کیونکہ، مدینہ منورہ، وہ حسین سرزمین ہے جہاں ظاہری باطنی حسنی، ومعنوی ہر طرح کا حسن پایا جاتا ہے، یہاں کثرت سے باغات وچشمے وکنوئیں، بلند و بالا پہاڑ پر کیف ورنگین فضاء، مشکبار ہوا، حسین و پر رونق احاطہء نور بقعہ نور ہے اور سب سے حسین نسبت یہ کہ اس میں آپ ﷺ اپنے پُرنور مشکبار وجود کے ساتھ رونق افروز ہیں اس لیے مدینہ شریف کو" حسنہ" کا نام بھی دیا گیا ہے۔

۱۳۔ شافیہ: اس شہر مکرم کا ایک نام "شافیہ" بھی ہے وجہ اس کی یہ ہے حدیث مبارکہ ہے کہ "مدینہ طیبہ کی خاک ہر مرض کی شفاء ہے، یہاں تک کہ کوڑھ اور برص جیسے موذی مرض بھی

یہاں کی خاک پاک سے ختم ہو جاتے ہیں اور پھر یہ بھی کہ یہاں کی ۔ نسری کی سعادت حاصل کرنے والے کے امراضِ قلبی دور ہو جاتے ہیں اور گناہوں کی بیماری سے شفا پاتے ہیں۔

۱۴۔ مؤمنہ :مؤمنہ بھی اس شہر کے اسماء میں سے ہے حدیث مبارکہ میں ہے ''قسم اس ذات پاک کی جس کے قبضہِ قدرت میں میری جان ہے اس شہر کی مٹی مومنہ ہے اور حق یہی ہے کہ یہیں اہلِ ایمان نے سکونت حاصل کی یہیں سے احکام ایمان و اسلام حاصل ہوئے سنگریزوں نے حضورﷺ کے دستِ مبارکہ پر رب ذوالجلال کی تصدیق کی، پتھروں، پہاڑوں جانوروں نے آپﷺ کی تصدیق کی اور آپﷺ سے ہم کلام ہوئے۔

۱۵۔ مسکینہ : مدینہ منورہ کا ایک لقب ''مسکینہ'' بھی ہے اور وجہ یہ ہے کہ اللہ عزوجل نے قرآن پاک میں اہلِ مدینہ کو خطاب کر کے ارشاد فرمایا کہ وہ ہمیشہ مسکینی اور غربت سے زندگی بسر کریں اور اہلِ دنیا کی طرف رغبت نہ کریں، اور اللہ عزوجل نے قرآن پاک میں اہلِ مدینہ شریف کو ''یا مسکنۃ'' یعنی اے مکان مسکین کہہ کر مخاطب کیا۔

۱۶۔ مدینہ : چند مجمع گھروں کو مدینہ کہتے ہیں اور چونکہ مکانوں کی کثرت کے سبب ہی شہر مبارکہ قریہ سے تجاوز کر کے سب سے بالاتر شہر بن گیا چنانچہ اسے ''مدینہ'' کا لقب دیا گیا اور کسی شخص کو مدینہ شریف سے نسبت دینی ہو تو اسے ''مدنی'' کہتے ہیں اسی نام مبارکہ کی نسبت سے ہے۔

۱۷۔ سیدہ البلدان : یہ بھی اس شہر مبارکہ کا ایک نام ہے حدیث مبارکہ میں اس شہر مبارکہ کو ''یا سیدہ البدان'' کہہ کر مخاطب فرمایا گیا یعنی شہروں کی بادشاہ بستی

۱۸۔ جابرہ و جارہ : مدینہ شریف کے اسمائے مبارکہ میں سے یہ نام بھی شامل ہیں صاحبِ کتاب ''النوحی'' کہتے ہیں کہ اگر ''جبر'' کے معنی پورا کرنے کے ہیں تو ظاہر بھی یہی ہے کہ یہاں آ کر غرباء و فقراء اور بے سہاروں، غم کے ماروں کا ہر نقصان پورا ہو جاتا ہے اور ہر کمی دور ہو جاتی ہے، اور ہر دکھ درد اور افسوس و ملال ختم ہو جاتا ہے اور اگر جبر کے معنی مہر کے ہیں تو بھی

صحیح کہ واقعتاً اسلام کی تابعداری قبول کر کے ہر اونچی شان والا بادشاہ اور اونچی ناک والا رئیس مغرور اور گردن فراز (اکڑی گردن) والا مجبور و مقہور ہو جاتا اور عجز، انکساری کا پیکر بن جاتا ہے۔

۱۹۔ خیرہ: اس مبارک شہر کا ایک نام "خیرہ" بھی ہے یعنی خیر والا شہر بہتری والا شہر حدیث مبارکہ میں ہے کہ "مدینہ منورہ ہی ان کے لیے بہتر ہے اگر وہ جان لیتے۔ دوسری حدیث مبارکہ میں وارد ہے "مدینہ منورہ مکہ مکرمہ سے بہتر" (بحوالہ: طبرانی شریف) چنانچہ یہ نام دیا ہی اس لیے گیا کہ یہ شہر مبارکہ جمیع الخیرات دنیا و آخرت کا جامع ہے۔

۲۰۔ عاصمہ: مدینہ منورہ کو "عاصمہ" اس لیے کہا جاتا ہے کہ مہاجرین یہاں پہنچ کر مشرکین کی ایذا رسانیوں سے محفوظ ہو گئے گویا یہ بستی مہاجروں کے لیے پناہ گاہ ہے اس بستی نے مہاجرین و انصار کی حفاظت کی انہیں سہارا دیا انہیں پناہ دی حدیث پاک میں ہے اس بستی میں دجال و طاعون داخل نہیں ہو سکیں گے۔ یعنی یہ بستی "عاصمہ" بچانے والی ہے۔

۲۱۔ مبارکہ: اس شہر شریف کے القابات میں سے ایک لقب "مبارکہ" بھی ہے احادیث صحیحہ میں وارد ہے حضور ﷺ نے مدینہ شریف کی تمام اشیاء کے لیے برکت کی دعا فرمائی کہ "یا اللہ تو نے جتنی برکت مکہ معظمہ کو دی ہے اس سے زیادہ مدینہ طیبہ کو عطا فرما" چنانچہ اس دعا مبارکہ کی برکت سے مدینہ شریف سے نسبت رکھنے والی ہر چیز باعث خیر و برکت ہے اور جس میں شک و شبہ کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔

۲۲۔ مُسلِمہ: یہ بھی مدینہ شریف کا ایک نام مبارکہ ہے ایمان و اسلام کی معرفت یہیں سے حاصل ہوئی کہ ایمان و اسلام ایک ہی چیز ہیں فرق تو صرف اتنا ہے کہ ایمان تصدیق قلبی اور باطنی امور سے متعلق ہے اور اسلام ظاہری اقرار اور تابعداری سے منسلک لہذا یہ دونوں امور ایمان و سلامتی "مسلمہ" سے متعلق ہیں۔

۲۳۔ جزیرۃ العرب: سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن

مدینہ ھی مدینہ

میں حضور ﷺ کے ساتھ مدینہ منورہ سے باہر نکلا تو آپ ﷺ نے مدینہ شریف کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا "اللہ تعالی نے اس جزیرے کو شرک سے پاک فرمایا ہے۔" ابن زبالہ رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جزیرہ العرب مدینہ منورہ ہی ہے اور محدثین کرام کی روایت کردہ یہ حدیث مبارکہ کہ "مشرکوں کو عرب کے جزیرے سے نکال دو" اس نام مبارکہ کی تائید کرتی ہے۔

۲۴۔ غلبہ: چونکہ اس مبارکہ و مقدس شہر کو تمام شہروں پر غلبہ رہا اور آج بھی اپنی فضیلت و کرامت و عظمت و شرافت کی وجہ سے تمام شہروں پر غالب ہے اس لیے اس بلدہ (شہر) کو یہ نام دیا گیا۔

۲۵۔ مجبورہ: بمعنی نعمت کے ہیں اور مجبارہ اس سرزمین کو کہتے ہیں کہ جو کافی سرسبز و زرخیز و بابرکت ہو اور یہ دونوں ہی صفات مدینہ شریف کا خاصہ ہیں۔

۲۶۔ مطیبہ مقدسہ: یہ اسماء مبارکہ بمعنی طہارت و لطافت کے ہیں چونکہ یہ خطہ مقدسہ ہر نجاست و گندگی شرک سے پاک ہے۔ چنانچہ یہ اسماء مبارکہ ان لوازمات مبارکہ کی طرف اشارہ ہیں۔

۲۷۔ محبہ وحبیبہ: یہ مدینہ شریف کے خوبصورت ناموں میں سے ایک خوبصورت نام یہ بھی ہے اسے حبیبہ اس لیے کہا گیا کہ حضور ﷺ کو اس شہر سے بے حد محبت اور پیار ہے حدیث شریف میں وارد ہے کہ "اے اللہ تعالی ہمارے لیے مدینہ کو محبوب بنادے۔"

۲۸۔ قاضحہ: یہ نام مبارکہ بمعنی بدکاروں اور بداعتقادوں کو ظاہر کرنے اور باہر نکال دینے کے زمرے میں آتا ہے۔

۲۹۔ محروسہ و محفوظہ: اللہ تعالی نے اس شہر مبارکہ کو دجال اور طاعون سے محفوظ فرمایا ہے اور حدیث شریف میں ہے کہ مدینہ کے ہر ایک کوچے میں فرشتہ بیٹھا ہوا ہے جو اس کی نگرانی اور پاسبانی کرتا ہے اور مزید حدیث مبارکہ میں آیا کہ اس بستی میں دجال اور طاعون داخل نہیں ہوسکیں گے۔" چنانچہ ان نسبتوں کے باعث شہر مدینہ کو محروسہ محفوظہ کا نام دیا گیا ہے۔

۳۰۔ محفوضہ : چونکہ شہر مدینہ برکتوں اور رحمتوں سے ڈھانپ دیا گیا ہے لہذا، المحفوضہ کہلایا گیا حدیث مبارکہ ہے "مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ ملائکہ بھر دیئے گئے ہیں۔

۳۱۔ مقر : مقر سے مراد قرار کے ہیں حضور ﷺ نے دعا فرمائی کہ "اے اللہ ہمارے لیے اس بستی کو قرار بنادے۔" لہذا شہرِ مدینہ کو قرار کی جگہ دیا گیا ہے اور مقر کے نام سے بھی مشہور ہوا۔

۳۲۔ محبوبہ : اللہ تعالیٰ کو یہ خطہ پوری روئے زمین میں سب سے زیادہ محبوب ہے اور خود اللہ تعالیٰ کے حبیب ﷺ کو سب سے زیادہ محبوب ہے حدیث شریف میں وارد ہے کہ "یہ خطہ اللہ کو زیادہ محبوب ہے اس لیے اسے محبوب کریم ﷺ کے لیے پسند فرمایا چنانچہ آج بھی اس خطہ کو اس پاک و پرُنور ہستی کی صحبت مبارکہ حاصل ہے اور ہر اہلِ ایمان و عاشق رسول ﷺ کے لیے یہ بستی محبوبہ ہے۔

۳۳۔ حرمِ رسول اللہ ﷺ : مدینہ مبارکہ کو حرم رسول ﷺ اس لیے قرار دیا گیا کہ حضور پرنور ﷺ نے اسے اپنا حرم قرار دیا حدیث مبارکہ ہے "مکہ ابراہیم کا حرم ہے اور مدینہ میرا حرم ہے"

۳۴۔ الحرم : کیونکہ یہ شہر مبارک شرافتوں، کرامتوں، کا منبع ہے لہذا اسے حرم فرمایا گیا مسلم شریف کی حدیث ہے "مدینہ حرم ہے" دوسری روایت میں ہے بے شک وہ امن والا حرم ہے" ان دونوں احادیث مبارکہ میں حرم سے مراد مدینہ منورہ مراد لیا گیا۔

۳۵۔ المرحومہ : اس شہرِ عظیم پر اللہ تعالیٰ کا رحم و کرم نازل ہوا کہ اس ذات باری تعالیٰ نے اپنے محبوب رحمۃ اللعالمین ﷺ کو یہاں مبعوث فرمایا اور اسی بناء پر یہ شہر مبارکہ تمام کائنات میں اس رحیم و کریم ذات باری تعالیٰ کی رحمتوں اور برکتوں و اکرام کا مرکز ٹھہرا۔

۳۶۔ المرزوقہ : یہ جگہ یعنی مدینہ منورہ رب عزوجل کی رحمت نازل ہونے کی جگہ ہے چنانچہ ساری دنیا کو اس بابرکت جگہ کی برکت سے رزق ظاہری و باطنی عطا کیا جاتا ہے اور خصوصاً

اس شہر مبارکہ کو بھی ہر طرح کے رزق سے نوازا گیا یہی وجہ ہے کہ یہ مبارک بستی مرزوقہ کہلائی۔

۳۷۔ ناجیہ: یہ بھی اس شہر مبارکہ کے اسماء شریفہ میں سے ہے اور بمعنی نجات کے ہے یعنی ہر قسم کے مصائب و ابتلا تکالیف و دکھ درد سے نجات عطا کرنے والا شہر مبارکہ ایک معنی خوشی کرنے کے اور بلند زمین کے بھی ہیں اور یہ دونوں صفات بھی اس شہر مکرم میں موجود ہیں۔

۳۸۔ الجنتہ: جنہ کے معنی ڈھال کے ہیں حضور ﷺ نے احد کے موقع پر فرمایا "میں جنہ میں ہوں یعنی ڈھال میں ہوں" یہاں جنہ سے مراد مدینہ منورہ ہے۔

۳۹۔ العزراء: تورات شریف میں بھی مدینہ منورہ کا یہ نام مذکورہ ہے یہ خطہ مقدسہ چونکہ دشمنانِ دین کی زیادتیوں کے باوجود محفوظ رہا اور ہمیشہ پاکیزہ نگاہوں کا محور رہا لہذا العزراء کے نام سے مذکور ہوا۔

۴۰۔ القاصمہ: یہ نام مبارکہ بھی تورات شریف میں مزکور ہے یہ شہر قاصمہ اس لئے کہلایا گیا ہے کہ ہر آنے والے سرکش کی سرکشی کو اس بستی نے خاک میں ملا دیا ہر تباہی کا ارادہ کرنے والے کو تباہ کر دیا اور بری نگاہ ڈالنے والے کو ہلاک کر دیا جیسا کہ حدیث مبارکہ میں ہے "جس شخص نے مدینہ منورہ کے ساتھ برا ارادہ کیا اللہ تعالیٰ اسے ہلاک فرمادے گا۔

۴۱۔ قریتہ الانصار: اس مبارک بستی میں ان مبارک ہستیوں اور جلیل القدر فرزاندانِ اسلام کا قیام رہا جو مدینہ منورہ میں انصار کہلائے اور حقیقتاً بہترین مددگار ثابت ہوئے چنانچہ حضور ﷺ نے اپنے اس شہر کا نام "قریتہ الانصار" فرمایا۔

۴۲۔ قلب الایمان: حضرت ابن جوزی رحمتہ اللہ علیہ حدیث مبارکہ روایت کرتے ہیں المدینہ قلب الایمان "مدینہ ایمان کا دل ہے" چنانچہ اس حدیث پاک کے تحت شہرِ مدینہ کو قلب الایمان کا لقب دیا گیا۔

۴۳۔ مُدخل صدق: قرآن مجید نے شہر مدینہ کو سچائی کے داخل ہونے کی جگہ ارشاد فرمایا "وقل رب ادخلنی مدخل صدق واخرجنی مخرج صدق" اس آیتِ کریمہ

میں مدخل صدق سے مراد مدینہ منورہ ہی ہے۔

۴۴۔ مضجع رسول ﷺ: حضور ﷺ نے اپنی زبان مبارکہ سے شہر مدینہ کو اس مبارک نام سے نوازا آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''مدینہ منورہ میری آرام گاہ ہے۔''

۴۵۔ الموفیہ: کیونکہ یہ شہر یہاں سے آنے والے زائرین سے وفا کرتا ہے ان کا خیال رکھتا ہے ان کے جزبات، احساس، خیالات کا پاس رکھتا ہے اسی باعث موفیہ کہلاتا ہے اور وہ صحابہ کرام علیہم الرضوان جو یہاں آرام فرمارہے ہیں انہوں نے اللہ عزوجل سے جو عدے کیے تھے وہ پورے کیے ان عہد کو وفا کرنے کے باعث بھی یہ شہر موفیہ کہلایا۔

۴۶۔ الحصینۃ: حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا ''رایت کانی فی درع حصینہ'' اس حدیث مبارکہ میں حصینۃ سے مراد مدینہ منورہ ہے جس میں حضور ﷺ اپنے آپ ﷺ کو ملاحظہ فرما رہے ہیں۔

۴۷۔ قبۃ الاسلام: شہر مدینہ کے مبارک ناموں میں ایک نام قبۃ الاسلام بھی ہے اس نام کا سبب حضور ﷺ کی یہ حدیث مبارکہ ہے جس میں ارشاد فرمایا گیا ''مدینہ اسلام کا قبہ ہے۔''

۴۸۔ العزّاء: عربی لغت میں عراء اس اونٹنی کو کہتے ہیں جس کی کوہان بہت اُونچی نہ ہو اور کیونکہ مدینہ منورہ میں بھی فلک بوس عمارتیں، موجود نہ تھیں بلکہ تمام مکانات کم اونچائی کے بنے ہوئے تھے چنانچہ اس بستی کو العزاء کہا گیا۔

۴۹۔ العروض: مدینہ شریف کا نام العروض بھی ہے، یہ اس لیے رکھا گیا کہ عرب شہر کے تمام شہر علاوہ مدینہ منورہ و مکہ مکرمہ خط مستقیم طولائی پر واقع ہیں جب کہ مدینہ شریف اس سے ہٹ کر خط عرض پر واقع ہے۔

۵۰۔ الغراء: اس کی معنی ہیں روشن اور مدینہ منورہ کا ظاہر و باطن مدینہ منورہ کی ایک ایک چیز روشن ہے بلکہ تمام عالم کو روشنی ہی یہاں سے ملتی ہے تمام قسم کی روشنیاں یہیں سے تمام

عالم میں پھیل رہی ہیں اور سب سے بڑھ کر نورِ خدا ﷺ کی نورانی ہستی بھی یہاں موجود ہے لہذا اسی سبب سے مدینہ منورہ کو الغراء کے لقب سے پکارا گیا۔

۵۱۔ مبیّن الحلال والحرام: مدینہ شریف کے اسماء مبارکہ میں سے ایک نام یہ بھی ہے وہ اس لیے کہ حلال و حرام کے احکامات کا نزول بھی یہیں سے ہوا اور حلت و حرمت کے احکامات بھی یہیں پر نازل ہوئے اسی لیے اسے حلال و حرام ظاہر کرنے والی بستی کہا گیا۔

۵۲۔ ذات النخل: کھجوروں کے باغات کی کثرت کے سبب اس شہر مدینہ منورہ کو ذات النخل کا نام دیا گیا حدیث مبارکہ میں ہے ''مجھے میری ہجرت گاہ دکھائی گئی جو کھجوروں والی ہے''

۵۳۔ المجبورہ: مدینہ شریف کا نام مجبورہ بھی رہا وہ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے اس پاک سرزمین کو اپنے محبوب ﷺ کے لیے خاص کرلیا یہاں کی ایک ایک چیز اس کے محبوب ﷺ سے نسبت رکھتی ہے اور اسی وجہ سے اس شہر کو تمام اہلِ ایمان محبوب رکھتے ہیں۔

۵۴۔ الدّار: قرآن حکیم میں ہے والذین تبوء الدار'' جن لوگوں نے دار کو ٹھکانہ بنایا'' مفسرین کرام کی رائے میں یہاں دار سے مراد مدینہ منورہ ہے۔

۵۵۔ دارالابرار: اس سے مراد نیکیوں کا گھر ہے اور مدینہ منورہ کو دارالابرار اس لیے کہا جاتا ہے کیونکہ یہ شہر مدینہ صحابہ کرام علیہم الرضوان کا مسکن ہے جو یقیناً اعلیٰ مقام کے ابرار ہیں اور یہ شہر مدینہ سرکارِ مدینہ ﷺ کا بھی مسکن ہے جو یقیناً سید الابرار ہیں۔

۵۶۔ دارالفتح: چونکہ تمام عالم اسلام میں فتوحات کا سلسلہ اسی شہر مدینہ سے شروع ہوا لہذا حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں یہ شہرِ مدینہ منورہ دارالفتح ہے۔

۵۷۔ مدینۃ الرسول ﷺ: مدینہ بمعنی شہر کے ہیں لیکن سرکار مدینہ ﷺ کی صحبت و قربت کی نسبت سے اسے یہ نام دیا گیا حضور ﷺ کی حیاتِ ظاہری یہاں گزارنے اور بعد ظاہری وصال یہاں قیام فرمانے کے باعث مدینۃ الرسول ﷺ کہا گیا۔

۵۸۔ البارّہ: یہ نام بمعنی احسان و مروت کرنے والا شہر کے ہے کیونکہ یہ شہر مقدسہ یہاں کے مکینوں کو ظاہری و باطنی نعمت سے نوازتا ہے بلکہ تمام عالم اسی کے طفیل سے پل رہا ہے اسی لیے اسے البارّہ کا لقب حاصل ہوا۔

۵۹۔ البلاط: مدینہ شریف کا ایک نام یہ بھی ہے، بلاط کے معنی پتھر کے ہیں اور چونکہ مدینہ شریف میں پتھریلی زمین بکثرت پائی جاتی ہے اس لیے اس نام سے موسوم ہے۔

۶۰۔ ذات الحجر: حجر سے مراد پتھر کے ہیں اور اس شہر میں کیونکہ بکثرت پتھر موجود ہیں چنانچہ یہ نام دیا گیا۔

۶۱۔ ذات الحجرار: شہر مقدسہ کیونکہ پتھریلی زمین والا ہے اس لیے اس نام مبارکہ سے پکارا گیا۔

۶۲۔ المملکینہ: شہر مدینہ کے اس لقب کی وجہ اس کے مرتبہ اور بلند قدری میں بہت بڑا مرتبہ پانا ہے۔

۶۴۔ دار السنۃ: اسلامی طرز معاشرت و زندگی کے اصول یہیں سے وضع ہوئے تمام مروجہ امور کے طریقہ ادائیگی اسی شہر میں بتائے گئے چنانچہ دار السنۃ کا نام قرار دیا گیا۔

۶۵۔ دار الھجر ۃ: حدیث نبوی ﷺ ہے مدینہ منورہ میری ہجرت کی جگہ ہے، چنانچہ مدینہ شریف کے اسماء مبارکہ کا ایک نام دار الھجر ہ بھی ہے یعنی ہجرت والی جگہ۔

۶۶۔ قریۃ الرسول اللہ ﷺ: حضور ﷺ کی حیاتِ ظاہری کا زمانہ یہاں گزارنے اور بعد ظاہری وصال فرمانے کے بعد یہاں قیام فرمانے کی وجہ سے اسے قریۃ الرسول ﷺ کا نام دیا گیا یعنی رسول اللہ ﷺ کی بستی۔

حدیث مبارکہ میں ہے کہ "دجال چلتا پھرتا مدینہ منورہ کے قریب پہنچے گا مگر اسے داخلے کی اجازت نہ ہوگی تو کہے گا یہ بستی اس آدمی (حضور اکرم ﷺ) کی ہے۔

☆☆☆

"مدینہ منورہ کے فضائل احادیث مبارکہ کی روشنی میں"

مــــــدینہ

اب آیئے مدینہ منورہ کی پر کیف بھینی بھینی مہکی معطر معنبر ہواؤں سے اپنے دل و دماغ کو معطر کیجئے اور روح و بدن کو تازگی بخشیے کہ مدینہ منورہ وہ مبارک و مقدس و معطر شہر ہے جو حضور ﷺ کو اور آپ ﷺ کے اصحاب علیہم الرضوان بلکہ ہر عاشق صادق کو محبوب و پسند ہے۔

کہ بخاری شریف میں ہے جب حضور سید عالم ﷺ سفر سے تشریف لاتے اور مدینہ منورہ کی دیواروں پر نظر پڑتی تو شوقِ مدینہ میں سواری کو تیز کر دیتے۔ (بحوالہ: بخاری ج اص ۲۵۳)

خلاصۃ الوفاء ص ۲۱ میں درج ہے کہ حضور ﷺ جب کسی سفر سے واپس آتے اور مدینہ منورہ کے قریب ہو جاتے تو یہ دعا فرماتے کہ "اے اللہ مدینہ منورہ کو ہمارے لیے تسکین اور رزق حسنہ بنا دے۔ صحیح حدیث شریف میں ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ مکہ معظمہ سے واپس مدینہ طیبہ کی طرف لوٹتے تو مدینہ پاک کی خوشی اور محبت میں چادر کندھے مبارکہ سے ہٹا کر فرماتے ہیں۔
ھذا ارواح طیبہ یہ ہوائیں کیسی بھلی لگتی ہیں۔"

صحیح حدیث شریف میں وارد ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا "اے اللہ مدینہ پاک میں مکہ مکرمہ کی برکتوں سے دوگنی برکتیں پیدا فرما۔

مسلم شریف میں ہے اے اللہ ہمارے مدینے میں برکت دے، اے اللہ ہمارے ثمر میں برکت دے اور اے اللہ ہمارے پیمانے میں برکت دے، اے اللہ ہمارے مدُ میں برکت دے، اے اللہ ہمارے مدینہ میں برکت دے، اے اللہ ایک برکت کے ساتھ دو برکتیں جمع

فرما......"

غور کرنا چاہیے کہ برکت کی یہ دعا دین و دنیا دونوں کے لیے ہے کہ نہ صرف یہ کہ مدینہ پاک کے ثمر (پھلوں) میں برکت کی دعا مانگی "اے اللہ ہمارے مدینہ پاک میں برکت نازل فرما"

پیمانوں اور انکے مدُ (سیر یا کلو) کے لیے برکتکی دُعا مانگی بلکہ مدینہ منورہ کی ہر ہر چیز مکہ مکرمہ سے دُگنی برکت طلب فرمائی، لہذا بلاشک وشبہ مدینہ منورہ میں قیام پذیر ہر عاشق رسول ﷺ کے ایمان وعشق میں بھی دوسروں کی نسبت زیادہ برکت وحلاوت ہے۔

طبرانی میں ہے کہ حضرتِ عمر رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں حضور ﷺ نے صبح کی نماز پڑھا کر دعا مانگی "اے اللہ ہمارے لیے مدینہ پاک میں برکت فرما"

ترمذی شریف میں ہے کہ حضور ﷺ نے اللہ عزوجل سے دعا فرمائی کہ یا اللہ میں تجھ سے مدینہ والوں کے لیے خیر مانگتا ہوں تو مدینہ والوں کو مکہ والوں کی نسبت ہر برکت کے ساتھ دگنی برکت عطا فرما۔"

طبرانی میں ہے کہ حضور سید عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا 'مدینہ مکہ سے افضل ہے، "والمدینه خیر من مکته

(بحوالہ وفاء الوفاء جلد ا صفحہ ۳۷)

حدیث مبارکہ میں ہے "ایمان مدینہ منورہ میں ایسے پناہ لے گا جیسے سانپ اپنے بل میں چلا جاتا ہے۔"

(بحوالہ، بخاری شریف جلد ا صفحہ ۲۵۲)

صحیحین میں ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا "جس شخص نے مدینہ منورہ کی مشکلات پر صبر کیا میں قیامت کے دن اس کا گواہ اور شفیع ہوں گا۔" (بحوالہ خلاصہ الوفاء صفحہ ۳۱)

حضور ﷺ نے مدینہ منورہ سے بیماریوں اور وبا سے نجات کے لیے بھی دعا فرمائی

آپ ﷺ نے فرمایا "یا اللہ عزوجل مدینہ منورہ سے بخار کو جحفہ کی طرف منتقل فرمادے اور مدینہ کی وبا خم (وادی کا نام) بھیج دے اور اے اللہ ہمیں مدینہ محبوب بنادے اور تندرستی کا مرکز بنا۔

(بحوالہ بخاری شریف، مسلم شریف)

ایک اور روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے دعا فرمائی "اے اللہ مدینہ ہمیں محبوب کردے اور اس کی بیماریاں یہاں سے منتقل فرمادے۔

(بحوالہ، خلاصہ الوفاء صفحہ ۲۵)

مسلم شریف بخاری صفحہ ۲۵۲ میں یہ حدیث مبارکہ درج ہے۔ "مدینہ منورہ کے دروازے پر فرشتے مقرر ہیں اس مقدس شہر میں طاعون اور دجال داخل نہیں ہوسکیں گے۔"

بخاری شریف جلد اصفحہ ۲۵۲ میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت کردہ حدیث مبارکہ درج ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا "مجھے ایسی بستی میں رہنے کا حکم دیا گیا ہے جو تمام بستیوں پر حاوی ہوگی اور تمام سے افضل ہوگی لوگ اسے یثرب کہتے ہیں وہ مدینہ منورہ ہے۔ (سبحان اللہ) اور واقعی مدینہ منورہ دنیا کے تمام شہروں سے افضل کیوں نہ ہو کہ یہ محبوب نگر، دیارِ حبیب ﷺ خود اللہ عزوجل خالق و مالک کائنات کو بھی محبوب ہے کہ حدیث مبارکہ ہے "اے اللہ تو نے مجھے اس سرزمین سے ہجرت کا حکم دیا جو مجھے محبوب تھی اب ایسی جگہ ٹھہرا جو تجھے زیادہ محبوب ہو۔"

(بحوالہ، خلاصۃ الوفاء صفحہ ۳۱۔۳۴)

بخاری شریف جلد اصفحہ ۲۵۲ میں حدیث مبارکہ روایت کی گئی ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا "اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں مدینہ کا نام طابہ رکھوں" طابہ کے معنی ہیں ایسی خوشبو جو باعثِ فرحت و تسکین ہو یہی وجہ ہے کہ مدینہ منورہ میں خصوصاً روضہ انور کے درودیوار سے ایسی خوشبو پھوٹتی ہے جو اہلِ عشق فوراً محسوس کرلیتے ہیں اور یہ خوشبو انہیں دنیا کے کسی خطے میں محسوس نہیں ہوتی، اللہ عزوجل کو اپنے حبیب ﷺ کا دیار اس قدر محبوب ہے کہ معطر و معنبر فرمادیا

اور نام بھی خود ہی تجویز فرمایا سبحان اللہ.....

(بحوالہ جذب القلوب)

ابن جوزی و ابن کثیر وغیرہ حدیث مبارکہ روایت کرتے ہیں کہ حضور سید عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا مجھے اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے مدینہ منورہ کے غبار میں شفا ہے۔

(بحوالہ خلاصۃ الوفاء)

سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں میں نے حضور سید عالم ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ "پیغمبر کا وصال اسی جگہ ہوتا ہے جو اسے زیادہ محبوب ہو" اس حدیث مبارکہ سے اچھی طرح واضح ہو گیا کہ مدینہ منورہ سرکار مدینہ ﷺ کو دنیا کے تمام خطوں سے زیادہ محبوب ہے اور اسی لیے ہر عاشق صادق کو بھی دنیا کے تمام خطوں میں مدینہ ہی زیادہ پسند ہے۔

بخاری شریف میں جلد ا صفحہ ۲۵۳ میں حدیث مبارکہ روایت کی گئی ہے۔" اے اللہ عزوجل ہمیں مدینہ منورہ محبوب بنادے جس طرح مکہ مکرمہ بلکہ اس سے بھی زیادہ۔"

ایک اور ارشاد پاک ہے "جو شخص مدینہ منورہ میں فوت ہوا میں اس کا شفیع ہونگا۔"

مسلم شریف میں ہے کہ جو کوئی اہلِ مدینہ کو تکلیف پہنچانے کا ارادہ کرے اور بخاری شریف جلد ا صفحہ ۲۵۳ میں یہ حدیث مبارکہ روایت کی گئی ہے "جو کوئی اہلِ مدینہ سے مکروفریب (برائی کا ارادہ) کرے گا وہ اس طرح (مصائب میں) پگھل جائے گا جس طرح نمک پانی میں گھل جاتا ہے۔" اور ارشاد فرمایا "اے اللہ جس نے مدینہ والوں پر ظلم کیا اور انہیں ڈرایا تو اسے ڈرا اور اس پر اللہ کی لعنت ہو فرشتوں جن اور انسانوں کی" اور ایک روایت ہے کہ فرمایا اسے جلد تباہ کردے۔"

☆مسلم شریف کی حدیث مبارکہ ہے "رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا" حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرم بنایا تھا اور مکہ والوں کے لیے دعا کی تھی اور میں مدینہ کو حرم بناتا ہوں اور

میں مدینہ کے صاع اور مد میں (برکت کے لیے) حضرت ابراہیم علیہ السلام سے دو چند دعا کرتا ہوں۔

☆☆ مسلم شریف میں ہے کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں مدینہ طیبہ ہے اور میل کچیل کو اس طرح دور کرتا ہے جس طرح چاندی کے میل کو آگ دور کرتی ہے" مسلم شریف میں ہی ہے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا مدینہ بھٹی کی طرح ہے مدینہ میں آئے ہوئے میل کو دور کرتا ہے اور پاک چیز کو خالص وصاف کرتا ہے، اور قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک مدینہ خبیث لوگوں کو نکال کر باہر نہیں کردے گا جیسا کہ لوہار کی بھٹی لوہے کے میل کو نکال پھینکتی ہے۔"

شارحین حدیث و علماء کرام اس حدیث مبارکہ کی تشریح بیان فرماتے ہیں کہ یہ حدیث مبارکہ ایک تو آپ ﷺ کے عہدِ مبارکہ کے ساتھ خاص ہے یعنی آپ ﷺ کے عہدِ مبارکہ میں مدینہ منورہ میں جو منافقین تھے اللہ تعالی نے انہیں مدینہ سے باہر نکال دیا اسی طرح قربِ قیامت میں دجال کے زمانے میں مدینہ منورہ کا یہ وصف پھر ظاہر ہوگا اور خروجِ دجال کے بعد تین زلزلوں سے مدینہ میں موجود کافروں اور منافقوں کو نکال باہر کیا جائے گا یعنی اس حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ منافقین و بدعقیدہ لوگوں کا اخراج صرف عہدِ رسالت اور قربِ قیامت سے خاص ہے۔ اس کے درمیان اب بدعقیدہ لوگ جو رہائش پذیر ہوں تو اس حدیث کے خلاف نہیں۔

☆☆☆

”مدینہ منورہ کے عنوان پر لکھی گئی مشہور تصانیف“

مدینہ

حضور پرنور ﷺ کے محبوب شہر اور اہلِ ایمان و عاشقانِ مدینہ کی متاع کل مدینہ منورہ وہ عظیم و باکرامت شہر ہے جس کے عنوان پر اب تک بے شمار عاشقانِ رسول ﷺ نے قلم اٹھانے کی سعادت حاصل کی جس کے نتیجے میں ایسی عظیم و یادگار تصانیف ظہور پذیر ہوئیں جن کی تعداد احاطۂ قلم میں لانا تقریباً ناممکن ہے چنانچہ ہماری محدود معلومات کے مطابق چند یادگار تصانیف کا ذکر کرنے کی سعادت حاصل کی جارہی ہے۔ ان کے نام مندرجہ ذیل ہیں۔

نام کتاب	مؤلف	صدی۔ہجری
۱۔اخبار المدینہ	محمد حسن بن زبالہ	المتوفی ۲ صدی ہجری
۲۔تاریخ المدینہ	زبیر بن بکار مکی	المتوفی ۲۵۶ صدی ہجری
۳۔الانباء المبینہ	قاسم بن عساکر	المتوفی ۳۰۸ صدی ہجری
۴۔فضائل المدینہ	مفضل الجندی	المتوفی ۳۰۸ صدی ہجری
۵۔اخبار المدینہ	یحیٰی بن حسن	المتوفی ۲۷۷ صدی ہجری
۶۔آثار المدینہ	عمر بن شیبہ	
۷۔اتحاف الزائر	ابوالیمن ابن عساکر	
۸۔اخبار المدینہ الرسول ﷺ	محمد بن محمود النجار	المتوفی ۶۴۳ صدی ہجری
۹۔بہجۃ النفوس والاسرار	عبداللہ بن محمد المرجان	المتوفی ۶۹۹ صدی ہجری

نام کتاب	مؤلف	صدی۔ہجری
۱۰۔ روضۃ الفردوس	محمد بن احمد الاقشیری	التوفی ۷۳۹صدی ہجری
۱۱۔ التعریف	محمد احمد المطری	التوفی ۷۴۱صدی ہجری
۱۲۔ الاعلان فمن دخل المدینہ	عبداللہ بن محمد فرحون	التوفی ۷۶۵صدی ہجری
۱۳۔ نصیحۃ المشاور	عبداللہ بن محمد فرحون	التوفی ۷۶۵صدی ہجری
۱۴۔ تحقیق النصرہ	زبن ابی بکر المراغی	التوفی ۸۱۶صدی ہجری
۱۵۔ المغانم المطابہ	محمد فیروز آبادی	التوفی ۸۱۷صدی ہجری
۱۶۔ وفاء الوفاء	نورالدین سمہودی مدنی	التوفی ۹۱۱صدی ہجری
۱۷۔ خلاصہ الوفاء	نورالدین سمہودی مدنی	التوفی ۹۱۱صدی ہجری
۱۸۔ عمدہ الاخیار	سید عباسی	
۱۹۔ فصول بن تاریخ المدینہ	السیدی علی حافظ	
۲۰۔ تحفۃ المحبین والاصحاب	شیخ عبدالرحمٰن انصاری	
۲۱۔ تنزیل السکینہ	علامہ تاج الدین سبکی	
۲۲۔ جزب القلوب الدیار المحبوب	شیخ عبدالحق محدث دہلوی	التوفی ۱۰۵۲صدی ہجری
۲۳۔ عمدہ الاخبار فی مدینہ المختار	احمد بن عبدالمجید عباسی	
۲۴۔ نزہتہ الناظرین	سید جعفر برزنجی	
۲۵۔ مراۃ الحرمین	ابوایوب صبری	
۲۶۔ الرملۃ الحجازیہ	شیخ محمد طیب التونی	
۲۷۔ آثار المدینہ	عبدالقدوس الفاری	

نام کتاب	مؤلف	صدی۔ہجری
۲۹۔تاریخ المدینہ	محمد عبدالمعبود	
۳۰۔مدینۃ الرسول ﷺ	ابوالنصر منظور احمد	
۳۱۔اخبار طرقاء اھل المدینہ	ابوایوب سلیمان بن محمد	التوفی ۱۷۷ صدی ہجری
۳۲۔اخبار دار الھجرہ	رزین بن معاویہ	التوفی ۵۳۵ صدی ہجری
۳۳۔اخبار امراء المدینہ	ابوزید عمر بن شبہ	التوفی ۲۶۲ھ صدی ہجری
۳۴۔رسالہ فی فضائل المدینہ المنورہ	شہاب الدین احمد بن محمد عمر الخفاجی	التوفی ۱۰۶۹ھ صدی ہجری
۳۵۔فضائل المدینہ علی مکہ	ابوبکر محمد بن عبداللہ	التوفی ۳۷۵ صدی ہجری
۳۶۔تاریخ المدینہ	ابوبکر محمد بن عبداللہ	التوفی ۸۲۳ھ صدی ہجری

☆☆☆

”خاکِ پاکِ مدینہ“

میری خاک یارب نہ برباد جائے
پس مرگ کر دے غبار مدینہ
ملائکہ لگاتے ہیں آنکھوں سے اپنی
شب و روز خاک مزار مدینہ

(مولانا حسن رضا خان علیہ الرحمہ)

”مدینہ منورہ کی خاکِ پاک کا ہر ذرہ اہلِ عشق، اہلِ دل و اہلِ ایمان کے لیے قابل صد احترام ہے خاک مدینہ کے بے شمار فضائل ہیں جو احادیث مبارکہ کے ذریعے ہم تک پہنچے ہیں آیئے دیکھتے ہیں خاکِ پاک مدینہ کیوں محترم و معزز و ممتاز ہے، ابن نجار، ابن جوزی، زرین اور ابنِ اثیر رحمتہ اللہ علیہ نے حدیث پاک روایت کی کہ حضور ﷺ غزوہ تبوک سے واپس تشریف لا رہے تھے تو صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں سے کسی نے مدینہ کی (اڑتی ہوئی) خاک سے اپنا منہ ڈھانپا تو حضور ﷺ نے فرمایا ”مجھے اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے مدینہ منورہ کے غبار (خاک) میں شفا ہے۔“ (بحوالہ، خلاصہ الوفاء صفحہ ۲۸)

ابنِ جعفر علوی و ابن نجار علیہ الرحمہ روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضور سید عالم ﷺ بنو حرث رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاں تشریف لائے اور ان کی خیریت دریافت فرمائی تو بنو حرث رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی حضور ﷺ سب ہی آج کل بخار کی لپیٹ میں ہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا ”اس کی مٹی (خاک مدینہ) لے کر پانی میں حل کر دو پھر وہ پانی چھڑک دو۔“ انہوں نے ایسا ہی کیا تو اللہ تعالیٰ نے انہیں بخار سے نجات دی۔ (بحوالہ خلاصہ الوفاء صفحہ ۲۸)

واللیل ان کے گیسوئے خمدار کی قسم
کھائی ہے حق نے خاک دیار کی قسم

حضرت سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا'' مدینے کا غبار کوڑھ پن کو ختم کر دیتا ہے۔'' حضرت صیفی بن ابی عامر رضی اللہ تعالی عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا'' مجھے اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے بے شک مدینہ پاک کی مٹی امن دیتی ہے اور کوڑھ کو شفا دیتی ہے'' اور ایک اور جگہ حضرت مسلمہ رضی اللہ تعالی عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ مجھے اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے بے شک مدینہ پاک کی مٹی امن دیتی ہے اور کوڑھ کو شفا دیتی ہے۔'' اور ایک اور جگہ حضرت مسلمہ رضی اللہ تعالی عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ مجھے حدیث پہنچی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا'' مدینہ پاک کا غبار کوڑھ کی گرمی کو بجھا دیتا ہے۔'' اور خود امام سمہودی علیہ الرحمہ مصنف وفاء الوفاء فرماتے ہیں کہ'' ہم نے بہت سے ان خوش بختوں کو دیکھا جنہوں نے اس سے (خاک پاک) شفا پائی اور اس مٹی کو استعمال کیا تو لازماً نفع پایا''

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا حضور ﷺ کا معمول مبارک بیان فرماتے ہوئے ارشاد فرماتی ہیں کہ حضور ﷺ ہر مریض کے لیے ان کلمات کو ادا فرما کر مریض کو دعا دیتے ان کلمات میں خاک مدینہ کا ذکر ہے آپ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں''

ان النبی ﷺ کان یقول للمریض بسمہ اللہ تربہ ارضنا بریقہ بعضنا یشفی سقیمنا" متفق علیہ بحوالہ التاریخ الشامل)

اسی طرح برص اور دوسری جلدی بیماریوں کے لیے بھی یہ مٹی مبارکہ تریاق کی حیثیت رکھتی ہے کسی کو گہرا زخم آ جاتا تو حضور پر نور ﷺ کے پاس حاضر ہو جاتا اور آپ ﷺ زخم پر مٹی لگاتے اور فرماتے'' ہماری زمین کی مٹی کو اللہ تعالی نے ہمارے زخموں کے لیے شفا بخش مرہم بنایا ہے۔'' (بحوالہ میرے حضور ﷺ کے دیس میں)

اللہ اکبر اپنے قدم اور یہ خاک پاک
حسرت ملائکہ کو جہاں وضع سر کی ہے

(اعلی حضرت علیہ الرحمہ)

شیخ عبدالحق محدث دہلی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ان کے پاؤں میں ورم ہوا اطباء نے

لاعلاج قرار دیا اور موت کی علامت تجویز کی آپ نے یہ دیکھ کر خاک شفاء استعمال کی اور صحت یاب ہوگئے خاک شفاء کا طریقہ استعمال بھی احادیث مبارکہ میں (بحوالہ جذب القلوب) مذکور ہے کہ پانی میں خاک مدینہ ڈال کر وہ پانی مریض پر چھڑک دیا جائے یا پھر وہ مریض متبرک سمجھ کر پانی پی لے اور اگر زخم ہو تو خاک شفا زخم پر لگائی جائے تو اللہ تعالیٰ سے فضل وکرم سے امید ہے شفا نصیب ہوگی۔ (خاک مدینہ تھوڑی سی کسی بوتل میں ڈال دیں اور اس میں پانی بھر لیں اور مریضوں کو پلاتے رہیں ضرورتاً بوتل میں مزید پانی ڈالتے رہیں انشاء اللہ شفا ہی شفا ہے) حبیب خدا ﷺ اس شہر مبارک اور اس کے غبار کو بہت محبوب رکھتے تھے چنانچہ سرور دو عالم ﷺ جب کبھی سفر سے واپس ہوتے اور مدینہ منورہ کے قریب پہنچتے تو اپنی سواری کو کمال شوق سے تیز فرما دیتے اور چادر مبارک کو اپنے دوش مبارکہ سے ہٹا کر فرماتے۔ یہ ہوائیں بھلی لگتی ہیں اور سواری تیز کرنے کے سبب مدینہ منورہ کی اڑتی دھول جو آپ کے چہرہ پر انوار پر پڑتی تو آپ ﷺ اسے صاف نہ فرماتے اور کوئی صحابی اس گرد وغبار سے اپنے آپ کو بچانے کے لیے چہرہ چھپاتا تو آپ ﷺ منع فرما دیتے اور فرماتے خاک مدینہ شفا ہے اور اسی وجہ سے آپ ﷺ نے مدینہ منورہ کا ایک نام شافیہ بھی تجویز فرمایا یعنی شفاء دینے والی۔ (بحوالہ جذب القلوب)

نہ ہو آرام جس بیمار کو سارے زمانے سے
اٹھا لے جائے تھوڑی خاک ان کے آستانے سے

مختلف احادیث مبارکہ میں مذکور ہے کہ ہر آدمی کی پیدائش اسی مٹی سے ہوتی ہے جہاں وہ دفن ہوتا ہے چنانچہ مدینہ منورہ کی خاک پاک کی فضیلت وشرف کے لیے یہی کافی ہے کہ حضور ﷺ کی پیدائش مبارکہ بھی اسی مقدس مٹی پر ہوئی اور آپ ﷺ کا مزار پر انوار بھی یہیں موجود ہے۔ اور آپ ﷺ کے اکثر آل واصحاب رضی اللہ عنہم تابعین اور دیگر عاشقین رسول ﷺ اسی مبارک مٹی میں مدفون ہیں چنانچہ خاک مدینہ کی یہ فضیلت اپنی تمام فضیلتوں پر حاوی ہے۔

☆☆

مدینہ منورہ کے مبارک پہاڑ

مدینہ منورہ میں پہاڑوں کا حد نگاہ تک پھیلا ہوا طویل سلسلہ ہے جن کا فرداً فرداً اگر ذکر کیا جائے تو قریب ناممکن ہے، چنانچہ مندرجہ ذیل چند پہاڑوں کا تذکرہ خیرہ کیا جاتا ہے جنہیں حضور ﷺ سے کچھ نہ کچھ نسبت با سعادت حاصل ہے۔

۱۔ جبلِ احد

(اب اس مقدس پہاڑ کی زیارت کے لیے تیار ہو جائیں جسے جبل احد کہتے ہیں اور جس کے متعلق سرکار مدینہ ﷺ نے ارشاد فرمایا "یہ پہاڑ ہم سے محبت رکھتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں اور یہ جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے"۔ (بحوالہ بخاری شریف)

جبلِ احد مدینہ منورہ سے شمال کی جانب تین میل کے فاصلے پر واقع ہے جو کہ تقریباً ۵ میل کے رقبے میں مشرق سے مغرب تک سیدھا پھیلا ہوا ہے دور سے دیکھنے میں یہ سرخ رنگ کا نظر آئے گا یہی وہ پہاڑ ہے کہ جب حضور ﷺ سیدنا صدیق اکبر و عمر فاروق اعظم اور عثمان غنی رضی اللہ عنہم کے ہمراہ اس پہاڑ پر تشریف لے گئے تو یہ پہاڑ وجد میں آ گیا اور ہلنے لگا آپ ﷺ نے فرمایا ٹھہر جاؤ کہ تم پر ایک نبی ایک صدیق اور دو شہید کھڑے ہیں یہ سنتے ہی پہاڑ نے فوراً تعمیل کی اور رک گیا حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ اس مبارک پہاڑ کے لیے حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ جب اس کے قریب سے گزرو تو اس کے پھلوں سے کچھ نہ کچھ کھاؤ اگرچہ عام گھاس ہی کیوں نہ ہو۔" چنانچہ تعمیل نبوی ﷺ میں حضرت سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زوجہ محترمہ حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے بچوں سے فرمایا کرتیں تھیں "جب تمہارا گزر احد شریف سے ہو تو میرے لیے وہاں سے کچھ نہ کچھ لیتے آنا تو لہذا جب آپ جبل احد پر

جانے کی سعادت حاصل کریں تو فرمان نبوی ﷺ کے مطابق وہاں کے ... ت پودے بوٹی وغیرہ ضرور کھائیں۔(احد شریف کے دامن میں ایک چھوٹا سا غار بھی موجود ہے جس کے اوپر والے پتھر میں انسانی سر کے برابر گول نشان ہے جس کی وجہ یہ ہے کہ جنگ احد کے دوران حضور ﷺ آرام فرمانے کے لیے تشریف فرما ہوئے تو سر مبارک کے لیے اوپر کا پتھر نرم ہوگیا اور آپ ﷺ آرام سے بیٹھ گئے اور سر مبارک کا نشان اس پتھر پر آ گیا)

اس مبارک پہاڑ کی زیارت کے وقت شوال ۳ھ جمعہ کے روز ہونے والے عظیم معرکے کی یاد تازہ کر لیجیے جو حق و باطل کے درمیان ہوا جسے غزوہ احد کہا جاتا ہے اور اس عظیم معرکہ میں حضور ﷺ کے پیارے چچا جان حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور دیگر جانثاران اسلام و پروانہ شمع رسالت صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین نے جامِ شہادت نوش کیا۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا جب تم احد پر آؤ تو اسکے شہداء کو سلام کرلیا کرو یہ قیامت تک سلام کا جواب دیے جائیں گے۔ شہداء احد پر گنبد بھی موجود تھے مگر افسوس کہ ان کے نشانات کو بھی مٹا دیا گیا اور تمام گنبد شہید کردیے گئے اب حضرت سید الشہداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزار شریف کے غربی جانب ایک احاطہ کھینچا ہوا ہے اس میں قبور شہداء احد ہیں لیکن قبروں کی شکلیں بنی ہوئی نہیں ہیں۔ (بحوالہ جذب القلوب) لہٰذا آپ نہ صرف احد شریف کی زیارت کریں بلکہ تمام شہداء احد اور خصوصاً سید الشہداء حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر سلام بھیجیں کہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نقل کرتے ہیں کہ شہداء احد اور مزار الشہداء سے بار بار سلام کے جواب کی مبارک آواز سنی گئی ہے۔ جبل احد کی زیارت جمعرات کو افضل ہے ہوسکے تو جبلِ احد کی زیارت جمعرات کے روز کریں۔

۲۔ جبل المستندر

مدینہ منورہ کے مقدس پہاڑوں میں ایک چھوٹا سا پہاڑ جبل المستندر کے نام سے بھی موجود ہے دورِ رسالت ﷺ میں مہاجرین بنی وائل نے اپنے مکانات اس مقدس پہاڑ کے

قریب بنائے ہوئے تھے۔

۳۔جبل سلع:

مدینہ منورہ کے شمال میں یہ مبارک پہاڑ واقع ہے اس کے پتھر سیاہی مائل ہیں اس پہاڑ کے غربی جانب وہ مقدس غار ہے جس میں حضورﷺ اکثر راتیں بسر فرمایا کرتے تھے اس غار کے جانب شمال مسجد فتح واقع ہے جسے بارہا حضورﷺ کی قدمبوسی کا شرف نصیب ہوا اس مبارک پہاڑ کے جنوب میں بلندی کی طرف حضرت ابوبکر صدیق اور حضرتِ عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ تشریف لے جایا کرتے تھے اور دعا فرمایا کرتے۔

۴۔جبل سلیع:

مدینہ شریف میں جبل سلیع نامی پہاڑوں کا ایک سلسلہ جس کے جنوب میں ایک چھوٹا سا پہاڑ ہے، جو سلیع کے نام سے مشہور ہے حضورﷺ اکثر راتیں بسر فرمایا کرتے تھے اس غار کے جانب شمال مسجد فتح واقع ہے جسے بارہا حضورﷺ کی قدمبوسی کا شرف نصیب ہوا اسی مبارک پہاڑ کے جنوب میں بلندی کی طرف حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہم تشریف لے جایا کرتے اور دعا فرمایا کرتے۔

۵۔جبل الرماۃ:

مدینہ منورہ کا یہ چھوٹا سا پہاڑ سیدنا حمزہ رضی اللہ تعالی عنہ کے مزار مبارک کے جنوب میں واقع ہے اسی جگہ غزوہ احد پر سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ حربہ لگنے کے باعث گرے تھے کیونکہ اس جگہ یہ شرف باسعادت حاصل ہے کہ حضورﷺ نے غزوہ احد ۵۰ تیر اندازوں کو یہاں جم کر بیٹھنے کا حکم فرمایا تھا چنانچہ یہ جبل الرماہ کے لقب سے مشہور ہوا۔

۶۔جبل عیر

مدینہ شریف کا یہ پہاڑ اس وجہ سے مشہور ہے کہ اس پہاڑ کے متعلق سرکارﷺ نے ارشاد

فرمایا کہ "یہ عیر پہاڑ ہم سے بغض رکھتا ہے ہم اس سے ناراض ہیں یہ جہنم کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے۔

۷۔کوہ طور :

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب کوہ طور پر اللہ تعالی نے اپنی تجلی فرمائی تو یہ پہاڑ تاب نہ لا سکا اور ٹکڑے ٹکڑے ہوگیا جس میں تین ٹکڑے مدینہ منورہ میں آ کر گرے جن کے نام احد، ورقان اور رضوئی ہیں کوہ طور وہ پہاڑ ہے جس کے بارے میں سرکار مدینہ ﷺ نے فرمایا چار پہاڑ، جنت کے پہاڑوں میں سے ہیں عرض کی گئی کون کون سے تو ارشاد ہوا احد، ورقان، طور، لبنان

۸۔مدنی جبل ثور :

جبل ثور مدینہ شریف کا ایک مبارک پہاڑ ہے جو جبل احد کے پیچھے واقع ہے بعض اہلِ مدینہ بھی اس پہاڑ کی موجودگی سے ناواقف ہیں۔ اور یہ سمجھتے ہیں کہ جبل ثور مکہ معظمہ میں ہے لیکن علماء کرام اور محقق اس بات پر متفق ہیں کہ جبل ثور شہر مدینہ کا ہی ایک مقدس پہاڑ ہے اور جبل احد کے قریب بائیں جانب واقع ہے۔

۹،ثریب :

:مدینہ منورہ کا یہ پہاڑ مثرب کے نام سے بھی روایت کیا گیا اور ذات الحبیش غار کے بائیں جانب بڑے بڑے پہاڑوں کے درمیان واقع ہے۔

۱۰۔اشرافِ مخض :

آج کل مدینہ منورہ کا یہ پہاڑ اشراف الحیط کے نام سے پکارا جاتا ہے ملک شام سے آنے والے ان پہاڑوں کو عبور کر کے مدینہ شریف کے موز پر تالاب پر سے گزرتے ہیں تو یہ مقدس پہاڑ آنے والوں کے دائیں جانب پڑتا ہے۔

۱۱۔ جبل الحفیاء:

یہ مبارک پہاڑ مدینہ شریف کے بائیں جانب چھ میل کے فاصلے پر ایک جنگل میں واقع ہے۔

۱۲۔ جبل ثیب:

ابن زبالہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مدینہ پاک سے نسبت رکھنے والا یہ پہاڑ مدینہ منورہ کے مشرقی جانب ۱۲ میل کی مسافت پر واقع ہے۔

۱۴۔ جبل مضرابتہ القبہ:

مدینہ منورہ میں داخل یہ مقدس پہاڑ مدینۂ منورہ سے ۶ میل کے فاصلے پر جبل اعظم اور ثمر کے درمیان واقع ہے۔

☆☆

"مدینہ منورہ کی مبارک وادیاں"

یوں تو مدینہ منورہ میں بہت سی وادیاں ہیں جنہیں مدینہ پاک سے نسبت کا شرف حاصل ہے مگر ان سب کے نام وتفصیل بیان سے باہر ہیں البتہ حصول برکت کے لئے چند مبارک وادیوں کے متعلق بیان کیا جارہا ہے۔

۱)وادی بطحان:

یہ وہ مقدس ومبارک وادی ہے جسکے بارے میں حضور سرور عالم ﷺ کا فرمان مبارک ہے "بطحان جنت کی زمینوں میں سے ایک ہے" (روایت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ) مسجد غمامہ کے غربی جانب تمام علاقہ وادی بطحان کہلاتا ہے۔ یہ مبارک وادی بالشونیہ سے لے کر مسجد فتح کے غربی جانب تک پھیلی ہوئی ہے اس مقدس وادی کا کچھ حصہ وادی رانوناء سے بھی جاملتا ہے۔وادی بطحان کا اختتام ذغابہ کی ابتداء پر ہوتا ہے۔(بحوالہ: آثار المدینہ صہ ۲۴۲_۲۴۳)

۲)وادی عقیق:

آیئے اب اس مقدس وادی میں چلتے ہیں جسے وادی عقیق کہتے ہیں اور جسکے بارے میں حضور سید عالم ﷺ کا فرمان خوشبودار ہے رات میرے پاس آنے والا آیا اور اس نے کہا اس وادی مبارک میں نماز پڑھیئے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ وادی عقیق مبارک ہے۔(روایت حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ) سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم حضور سید عالم ﷺ کے ساتھ وادی عقیق گئے تو آپ ﷺ نے فرمایا انس لوٹا لے اور اس وادی کا پانی بھر لے اس وادی کو ہم سے پیار ہے اور ہم کو اس سے۔ حضرت عامر بن سعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور سرور عالم ﷺ سوار ہو کر وادی عقیق تشریف لے گئے پھر واپس آئے

تو سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا عائشہ ہم وادی عقیق گئے تھے یہ بڑا نرم مقام ہے اور پانی بڑا ٹھنڈا ہے۔ حضرت سلمہ بن اکوع رضی الہ عنہ فرماتے ہیں میں شکار کیا کرتا تھا اور گوشت بطور ہدیہ حضور ﷺ کو پیش کیا کرتا تھا ایک مرتبہ میں دیر سے حاضر ہوا تو فرمایا سلمہ کہاں چلے گئے تھے عرض کی اس بار شکار کے لئے دور نکل گیا تھا تو فرمایا اگر تو وادی عقیق میں شکار کے لئے جاتا تو میں بھی ساتھ ہولیتا۔ وادی عقیق وہ مبارک مقام ہے جسے حضور ﷺ کی قدمبوسی کا شرف بار بار نصیب ہوا وادی عقیق دو حصوں میں منقسم ہے وادی عقیق کبیر، وادی عقیق صغیر۔ مسجد قبلتین، مدینہ یونیورسٹی، بیئر عثمان رضی اللہ عنہ وادی عقیق میں ہی واقع ہیں۔(بحوالہ: مدینۃ الرسول ﷺ صہ ۲۹۶)۔

۳)وادی رانوناء:

وادی رانونا کا ایک نام وادی رانوناء بھی ہے وادی رانوناء دار الشواترہ کے قریب وادی بطحان سے مل گئی ہے یہ مقدس وادی باغات، سبزیوں، پھلوں، گھاس اور ہریالی سے بھری ہوئی تھی۔(بحوالہ: خلاصۃ الوفاء صہ ۳۴۲) یہ مبارک وادی سرسبز و شادابی سے پُر تھی ایسا معلوم ہوتا ہے کہ پوری وادی جنت اراضی میں تبدیل ہوگئی ہے سنہ ۱۲۸۹ء میں صالح محمد حماد نے اپنی نگرانی میں اس پر خصوصی توجہ دی اور اس کی تجدید ملک مظفر ملکان عبدالعزیز خان اور شیخ حرم خالد پاشا کی محنت شاقہ کا نتیجہ ہے۔(بحوالہ: آثار المدینہ)

۴)وادی مذینب:

یہ مقدس و مبارک وادی مدینہ منورہ سے سات میل کے فاصلہ پر واقع ہے اسکی ابتداء اغوات سے ہوتی ہوئی فرغابہ پہنچ کر ختم ہو جاتی ہے۔ یہ وادی یہودی کعب بن اسرف کے قلعہ کے شرقی جانب واقع ہے اس وادی کو آباد کرنے والے قبیلہ بنو نصر کے تھے جو یہاں کھیتی باڑی کیا کرتے تھے غزوہ بدر کے موقع پر حضور سید عالم ﷺ نے انہیں یہیں سے جلاوطنی کا حکم

فرمایا۔(بحوالہ: آ ثار المدینہ) یہ مبارک وادی بنو امیہ کے باغ سے ہوتی ہوئی وادی بطحان میں جاملتی ہے اور آگے جاکر کئی حصوں میں تقسیم ہو جاتی ہے۔

(بحوالہ: خلاصۃ الوفاء صہ ۳۴۳)

۵)وادی قنادۃ:

مدینہ منورہ کی یہ مبارک وادی مدینہ منورہ کے شرقی جانب واقع ہے تبع اول حمیری کے زمانے میں یہ وادی قنادۃ کے نام سے موسوم ہوئی یہ مبارک وادی بعض اہل مدینہ کی زبان پر سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کے نام سے بھی مشہور ہے کیونکہ قنادۃ کے معنی میں گہری زمین جسمیں پانی بہتا ہو یعنی نہر۔اس مقدس وادی کے اطراف میں کئی نہریں موجود ہیں جو دورِ عثمانیہ کے عہد کی ہیں ۱۲۹۰ھ اور ۱۳۷۲ھ میں چار مرتبہ شدید طغیانی آئی یہاں تک کہ لوگوں کے ڈوبنے کا خطرہ لاحق ہو گیا مگر اللہ تعالیٰ کے کرم سے یہ لوگ محفوظ رہے مدینہ منورہ سے اس وادی تک جانے لے لئے تقریباً آدھ گھنٹے کا سفر کرنا پڑتا ہے۔

(بحوالہ: آ ثار المدینہ، خلاصۃ الوفاء)

۶)وادی مہروز:

یہ مقدس وادی حرہ واقم کے شرقی حصے سے شروع ہوتی ہے اور بنو قریضہ تک جا پہنچتی ہے پھر یہ دو حصوں میں منقسم ہو جاتی ہے ایک حصہ وادی مذینب سے جاملتا ہے اور دوسرا حصہ وادیٔ خطمہ کے علاقہ میں جاتا ہے اس مبارک وادی کے دونوں حصے حضور ﷺ کے باغ مشربہ ام ابراہیم سے جاملتے ہیں۔

(بحوالہ: مدینۃ الرسول ﷺ صہ ۳۰)۔

☆☆☆

”مدینہ منورہ کے مبارک مکانات“

مدینہ

مدینہ منورہ میں ایسے بے شمار مقدس و مبارک مکانات موجود ہیں جو اہل عشق کے لئے باعث حصول سعادت ہیں ان میں سے چند متبرک مکانات کا ذکر کرنے کی سعادت حاصل کی جارہی ہے۔

۱) حضرت کلثوم بن ھدم رضی اللہ عنھا کا متبرک مکان:

حضور سید عالم ﷺ ۱۲ ربیع النور ۱ھ بروز پیر کو وادی قبا تشریف لائے تو یہاں قیام فرمانے کے لئے حضرت کلثوم بن ھدم کے مقدس مکان کو یہ سعادت حاصل ہوئی کہ اسے سرکار ﷺ کی قدمبوسی کا شرف حاصل ہوا۔ یہ وہ متبرک مکان ہے جہاں سید عالم ﷺ نے تقریباً ۱۴ دن قیام فرمایا یہ مقدس مکان مدینہ منورہ سے تقریباً ۳ میل کے فاصلے پر وادی قباء میں واقع ہے اور مسجد قبا کے قریب جنوب کی جانب موجود تھا ۸۰۰ھ تک اس مبارک مکان کے نشانات موجود تھے ترکوں نے ان نشانات کو سفید قبوں کی شکل میں باقی رکھا مگر اب وہ قبہ ڈھادیئے گئے اور نشانات مفقود کردیئے گئے اب یہاں مدرسہ قباء (الابتدائیہ، پرائمری) قائم ہے۔

(بحوالہ: آثار المدینہ)

۲) حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کا متبرک مکان:

یہ وہ مبارک و مقدس مکان ہے کہ جب ہجرت کے بعد سرکار ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے تو اس مقدس مکان کو یہ شرف حاصل ہوا کہ آپ ﷺ نے یہاں تقریباً ۱۲ ماہ قیام فرمایا اور حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کو میزبانِ رسول ﷺ بننے کی سعادت حاصل ہوئی اس مکان مبارک کی دو منزلیں تھیں نیچے کی منزل میں خود حضور ﷺ نے قیام فرمایا تا کہ ملاقات کے

لئے آنے والوں کو آرام رہے ۱۹۸۰ء تک اس مقدس مکان کا وجود رہا مگر اسکے بعد اسے ختم کر دیا گیا۔ (بحوالہ: وفاء الوفا، آثار المدینہ)

۳) حضرت جعفر صادق رضی اللہ عنہ کا مکان:

یہ مقدس مکان مسجد نبوی شریف ﷺ کے جنوب مشرق میں حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے مکان مبارک سے ملتا ہے سب سے پہلے یہ مبارک مکان حضرت حارثہ بن نعمان انصاری رضی اللہ عنہ کی ملکیت تھا اسکے بعد سیدنا جعفر صادق رضی اللہ عنہ کے پاس آ گیا اور انہی کے نام سے یہ مبارک مکان مشہور ہوا۔

(بحوالہ: آثار المدینہ صہ ۳۲، وفاء الوفاء ج ۲ صہ ۷۳۳)

۴) سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا مقدس مکان:

علامہ سمہودی فرماتے ہیں کہ یہ مکان مبارک مسجد نبوی شریف ﷺ کے مشرقی جانب دار عثمان سے ملحق ہے اور باب جبرائیل علیہ السلام سے جنت البقیع شریف کو جانے والے راستہ پر واقع ہے۔ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا اسی مکان میں وصال ہوا۔

(بحوالہ: آثار المدینہ صہ ۳۷)

۵) حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا مکان:

سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے دو مکانات مقدسہ تھے جو مسجد نبوی شریف ﷺ کے مسرقی جانب واقع ہیں ایک دار صغریٰ اور دوسرا دار کبریٰ کے نام سے مشہور ہیں یہ دونوں مبارک مکانات حضور ﷺ کے زمانہ ظاہری میں ہی بنائے گئے۔ علامہ سمہودی فرماتے ہیں کہ دور عباسہ میں دار کبریٰ کی جگہ رباط (سرائے) بنائی گئی جو رباط سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے نام سے معروف رہی یہ سرائے مسجد نبوی شریف ﷺ کی سعودی توسیع سے پہلے موجود تھی یہاں ایک

بڑا مکتبہ تھا سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی شہادت بھی اس جگہ ہوئی۔ یہ مقدس مکان باب جبرائیل علیہ السلام کے سامنے واقع ہے اور اسکے شمال میں جنت البقیع کا راستہ ہے۔

(بحوالہ: آثار المدینہ صہ ۲۰۴)

٦) حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کا مکان:

یہ مبارک مکان دار خالد بن ولید اور رباط خالد بن ولید کے ناموں سے مشہور و معروف رہا ہے ۹۰۰ھ میں اسے رباط السبیل ''مسافر سرائے'' کے نام سے یاد کیا گیا۔ ایک مرتبہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے اس مکان مبارک کے تنگ ہونے کی شکایت کی تو حضور ﷺ نے فرمایا ''اسے دو منزلہ بنالو اور اللہ تعالیٰ سے فراخی کا سوال کرو'' پہلی عالمگیر جنگ کے موقع پر فخری پاشا نے اس مکان کو گرادیا لیکن قبہ باقی رہنے دیا اسکے بعد سعودی توسیع میں اسکا نشان بھی باقی نہ رہا۔ اس مقدس مکان کے عقب میں فاتح مصر حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کا مکان مبارک بھی تھا۔ سیدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ سے اسے اوقاف کے لئے وقف کردیا اسکے بعد انکی اولادوں میں بطور نگرانی منتقل ہوتا رہا یہاں تک کہ ۱۲۰۰ھ کے آغاز میں یہ مقدس مکان اوقاف اغوات کے نام سے مشہور ہوا اور آج بھی ہے۔

(بحوالہ: آثار المدینہ صہ ۴۲)۔

☆☆☆

''مدینہ منورہ کے مقدس کنوئیں''

مدینہ

ا۔ بیئر رومہ:

آیئے سب سے پہلے زیارت کرتے ہیں اس مبارک کنوئیں کی جسے بیئر رومہ کہتے ہیں اس مقدس کنوئیں کو حضرت عثمان رضی اللہ تعالی عنہ کا کنواں بھی کہتے ہیں، یہ مبارک کنواں مسجد قبلتین کے شمالی جانب وادی عقیق میں واقع ہے اس کی مٹھاس اور لطافت بیان سے باہر ہے اسی کنوئیں کے متعلق حضورﷺ نے ارشاد فرمایا ''بہترین کنواں مزنی رومہ) کا کنواں ہے۔''

(بحوالہ جذب القلوب)

(مزنی اس یہودی کا نام تھا جو بنی غفار سے تعلق رکھتا تھا یہ کنواں اس کی ملکیت تھا اور وہ اس کا پانی مہنگی قیمت میں بیچا کرتا تھا۔ کیونکہ ان دنوں مدینہ منورہ کے اردگرد میٹھے پانی کا کوئی کنواں موجود نہ تھا چنانچہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالی عنہ نے مزنی یہودی سے یہ کنواں خرید کر مسلمانوں کے لیے وقف کردیا جس پر حضورﷺ نے آپ رضی اللہ تعالی عنہ کو جنتی ہونے کی بشارت دی تھی) کیونکہ آپﷺ نے فرمایا تھا کہ جو شخص بیئر رومہ کو خریدے گا وہ جنت میں جائے گا چنانچہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے پہلے اس کنوئیں کا نصف بارہ ہزار درہم میں خرید کر اور ایک روایت کے تحت سو اونٹ کے بدلے خرید کر مسلمانوں کے لیے وقف کردیا اور طے یہ پایا کہ ایک دن مسلمان پانی پی لیں گے اور دوسرے دن کفار چنانچہ مسلمانوں نے اپنے دن میں دو دن کا پانی لینا شروع کردیا۔ تو یہودی یہ دیکھ کر گھبرا گیا کہ اس طرح اسے نقصان ہو رہا ہے چنانچہ اس نے باقی حصہ بھی آٹھ ہزار درہم میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالی عنہ کو فروخت کردیا، حضورﷺ نے ایک موقعہ پر یہ بھی فرمایا تھا کہ جو شخص بیئر رومہ کو کھودے گا اس کے لیے جنت ہے چنانچہ ۷۵۰ھ میں قاضی شہاب الدین رحمۃ اللہ علیہ نے یہ سعادت حاصل کی چونکہ بیئر رومہ

بند ہو چکا تھا اور اس کی کھدائی کی ضرورت تھی چنانچہ قاضی شہاب الدین رحمۃ اللہ علیہ اس کی تجدید کی سعادت حاصل کر کے بشارت نبوی ﷺ کے مطابق اپنے آپ کو جنت کا مستحق قرار دیا۔ اب اس کنوئیں کا پانی خشک ہو چکا ہے البتہ کنوئیں کی شکل موجود ہے اہلِ عشق اس کنوئیں مبارکہ کی زیارت کے لیے حاضر ہوتے ہیں اور سعادتیں لوٹتے ہیں۔

(بحوالہ: جذب القلوب، مدینۃ الرسول ﷺ) آپ بھی یہ سعادت ضرور حاصل کیجئے۔

(۲) بیئر اریس:

(اریس ایک یہودی کا نام تھا جس کی ملکیت میں کنواں تھا اس نسبت سے یہ بیئر اریس کہلایا) یہ مقدس کنواں مسجد قباء کے قریب واقع ہے اس کا پانی بھی نہایت لطیف و شیریں تھا کیونکہ اس مقدس کنوئیں کو یہ سعادت حاصل ہے کہ حضور ﷺ اس پر تشریف لائے اس سے پانی پیا اور باقی پانی اور لعاب دہن اس میں ڈال دیا پھر یہیں وضو فرما کر نماز ادا فرمائی اسی لیے اس کنوئیں کے پانی میں لطافت و شیرنی پیدا ہوگئی ورنہ اس سے پہلے یہ اتنا شیریں نہ تھا (بحوالہ: جذب القلوب، مدینۃ الرسول ﷺ) یہی وہ مبارک کنواں ہے کہ ایک موقعہ پر حضور سرورِ دو عالم ﷺ اس مبارک کنوئیں کی منڈیر پر اندر پاؤں مبارک لٹکا کر تشریف فرما تھے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ ﷺ نے اس مبارک مقام پر انہیں جنت کی بشارت دی اور آپ رضی اللہ عنہ حضور سرورِ دو عالم ﷺ کے دائیں جانب کنوئیں میں پاؤں لٹکا کر بیٹھ گئے تھوڑی دیر میں حضرت عمر فاروق اعظم آپ ﷺ کی خدمت بابرکت میں حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے اس مقدس جگہ پر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جنت کی بشارت عطا فرمائی حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ ﷺ کے بائیں جانب بیٹھ گئے تھوڑی ہی دیر بعد سیدنا عثمانِ غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ ﷺ کے سامنے کی جانب بیٹھ گئے اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی اس مقدس کنوئیں کے اندر پاؤں لٹکا لیے (بحوالہ: جذب القلوب مدینۃ الرسول ﷺ)

آثار المدینہ، خلاصہ الوفاء) سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی انگھوٹی مبارکہ بھی اس

بیئر میں گری تھی یہ مقدس انگوٹھی حضور ﷺ کی تھی آپ ﷺ کے بعد اسے حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ نے پہنی اور پھر حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالی عنہ نے اس مبارک انگوٹھی کو پہننے کی سعادت حاصل کی ایک دن سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالی عنہ اس کنوئیں پر بیٹھے انگوٹھی اتار کر انگلی میں پھیر رہے تھے کہ اچانک انگوٹھی کنوئیں میں جا گری، مسلسل تین دن تک تلاش بسیار کے باوجود انگوٹھی نہ مل سکی تمام پانی نکال لیا گیا مگر نامی ہوئی انگوٹھی کا گم ہونا تھا کہ حضور مخبر صادق ﷺ کے بتائے گئے فتنے فساد کا آغاز ہو گیا پھر ۱۴۷ھ میں اس کنوئیں کی تجدید ہوئی ۱۹۶۲ء تک یہ کنواں موجود تھا البتہ پانی خشک ہو چکا تھا مگر افسوس کہ اب مقدس کنوئیں کا نام نشان تک باقی نہیں زائرین اس مبارک کنوئیں کے محل وقوع پر جا کر اس جگہ کی زیارت کی سعادت حاصل کر لیتے ہیں۔

(بحوالہ: جذب القلوب، خلاصہ الوفاء آثار المدینہ)

(۳) بیئر سیدنا انس رضی اللہ عنہ:

ابو نعیم رحمتہ اللہ علیہ سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے ان کے کنوئیں میں لعاب دہن ڈالا مدینہ منورہ میں اس سے زیادہ میٹھا کوئی کنواں نہ تھا (بحوالہ خلاصہ الوفاء صفحہ ۳۰۹) حضرت ابن زبالہ رحمتہ اللہ علیہ سیدنا انس رضی اللہ عنہ سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک موقعہ پر حضور ﷺ نے پانی طلب فرمایا تو آپ ﷺ کے لیے اس مقدس کنوئیں سے پانی کا ڈول نکالا گیا اور اس میں دودھ شامل کر کے (لسی) پیش کیا گیا اور آپ ﷺ نے نوش فرمایا۔

(۴) بیئر نمرس:

اب چلتے ہیں بیئر نمرس کی طرف یہ وہ مقدس و مبارک کنواں ہے جس کے بارے میں حضور ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو وصیت فرمائی جب میں اس عالم سے سفر کر جاؤں تو مجھے

بیرِ غرس کے سات مشکیزوں سے جو پورے بھرے ہوئے ہوں اور جس کا منہ نہ کھولا ہو مجھے غسل دینا چنانچہ حسب وصیت سرکار مدینہ ﷺ کی وصیت مبارکہ کے مطابق آپ غرس سے ہی غسل دیا گیا (بحوالہ: جذب القلوب) اس مقدس کنوئیں کو یہ اعزاز بھی حاصل ہے کہ حضور ﷺ نے اس کے بارے میں ارشاد فرمایا ''میں نے آج رات بہشت کے کنوؤں میں سے ایک پر صبح کی ہے پھر آپ ﷺ صبح کو بیرِ غرس تشریف لے گئے اور وہاں وضو فرمایا اور اس میں اپنا لعاب دہن ڈالا حضور ﷺ کے لیے شہد بطور ہدیہ لایا گیا تو آپ ﷺ نے وہ اس میں ڈال دیا''

(بحوالہ جذب القلوب)

حضرت انس رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ میں نے خود دیکھا کہ حضور ﷺ نے بیرِ غرس سے پانی بھی نوش فرمایا اور وضو بھی کیا۔ حضرت سعد بن رقیش رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضور ﷺ نے اس کنوئیں سے وضو فرمایا اور باقی بچا ہوا پانی اسی کنوئیں میں ڈال دیا۔

(بحوالہ: راحت القلوب، خلاصہ الوفاء، جذب القلوب)

یہ مبارک کنواں مسجد قباء کی مشرقی جانب تقریباً آدھا میل کے فاصلے پر ہے حرس ان مقامات کا نام ہے جو اس مقدس کنوئیں کو اطراف میں واقع ہیں۔ ۷۰۰ھ تک اس کنوئیں میں پانی موجود تھا۔ ۸۸۲ھ میں اس کنوئیں کی دوبارہ تعمیر ہوئی۔

(۵) بیرِ بضاعہ:

(اب باری ہے بیرِ بضا کی کہ جسے یہ سعادت وشرف و امتیاز حاصل ہے اس کے پانی سے حضور سردار دو عالم ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہ غسل فرمایا کرتے تھے اور اسی کنوئیں پر آ کر اپنے کپڑے مبارک دھویا کرتے تھے) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ بیرِ بضاعہ سے گزرا تو نبی کریم ﷺ اس کے پانی سے وضو فرما رہے تھے، سیدنا سہیل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے اس میں اپنا لعاب دہن ڈالا اور اپنے دستِ مبارک سے اس کا پانی نوش فرمایا۔ (بحوالہ: مدینۃ الرسول ﷺ) یہ وہ مقدس کنواں ہے جس کے

لیے حضور ﷺ نے برکت کی دعا فرمائی (حضرت اسماء رضی اللہ عنہ فرماتی ہیں۔ ہم بیماروں کو بیئر بضاعہ کے پانی سے مسلسل تین روز تک غسل دیتے تو اللہ کے فضل وکرم سے بیمار صحت یاب ہوجاتے) (بحوالہ خلاصہ الوفاء، جذب القلوب، راحت القلوب) یہ مبارک کنواں۔" احد شریف کو جاتے ہوئے باب شامی سے متصل باغ میں واقع ہے۔

(بحوالہ: جذب القلوب)

(٦) بیئر حاء:

یہ مبارک کنواں مسجد نبوی شریف ﷺ کے باب مجیدی کے بالکل سامنے اور باب عثمان رضی اللہ عنہ سے شمالی رخ پر واقع ہے، سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مدینہ منورہ میں مالی لحاظ سے سیدنا ابوطلحہ رضی اللہ عنہ آگے تھے آپ رضی اللہ عنہ کا ایک باغ تھا جو انہیں بہت پسند تھا اور یہ باغ بیئر حاء کے نام سے مشہور تھا حضور ﷺ اس باغ میں تشریف لاتے اس کے کنوئیں سے پانی نوش فرماتے اور درخت کے سائے میں آرام فرماتے تھے جب یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی "لن تنالو البرحتی تنفقو مما تحبون" ترجمہ ہرگز بھتری نہ پاؤ گے جب تک کوئی محبوب شے خدا کی راہ میں خرچ نہ کرو، یہ سن کر حضرتِ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے دربارِ رسالت ﷺ میں حاضر ہوکر یہ باغ صدقہ کردیا۔ (بحوالہ: خلاصہ الوفاء، راحت القلوب، جذب القلوب) اس کنوئیں مبارک کا پانی بھی نہایت شیریں اور اس باغ کی ہوا انتہائی فرحت انگیز تھی۔

(بحوالہ: جذب القلوب)

(٧) بیئر العین:

یہ مقدس کنواں مسجد قباء کے مشرقی جانب ایک باغ میں واقع تھا اس کا پانی بھی نہایت شیریں اور لطیف تھا یہ باغ مدینہ منورہ کے بعض شرفاء کی ملکیت تھا اور اس میں وافر مقدار میں درخت موجود تھے جس کے باعث وہاں کی ہوا و مقام لطیف و نظیف تھے حضور ﷺ نے یہاں وضو بھی فرمایا۔

(۸) بیرِ عروہ:

بیرِ عروہ وادی عتیق میں واقع ہے حضور ﷺ کو اس مقدس کنوئیں کا پانی بہت پسند تھا اور آپ ﷺ اس کا پانی بہت شوق سے نوش فرمایا کرتے تھے۔

(۹) بیرِ بصہ:

یہ وہ مبارک کنواں ہے جو جنت البقیع کے قریب ہی واقع تھا اور اس کی چوڑائی چھ یا سات ہاتھ پر تھی سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ شہداء احد اور ان کے بال بچوں کے گھر اکثر تشریف لے جایا کرتے تھے ایک دن تشریف لائے تو مجھے فرمایا تیرے پاس بیری کے پتے ہیں کہ انہیں ملا کر سر دھویا جائے میں نے عرض کی حضور ﷺ پتے حاضر ہیں پھر آپ ﷺ بیرِ بصہ تشریف لائے سر مبارک دھویا اور سر مبارک کا دھوبن بیرِ بصہ میں ڈال دیا۔

(بحوالہ: خلاصہ الوفاء صفحہ ۳۱۱)

(۱۰) بیرِ انا:

عبدالمجید بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب حضور ﷺ بنی قریضہ کا محاصرہ فرمایا تو آپ ﷺ نے یہاں پر خیمہ نصب فرمایا یہیں کی مسجد میں نماز ادا فرمائی اور اس کنوئیں کا پانی نوش فرمایا۔ (بحوالہ: خلاصہ الوفاء صفحہ ۳۰۹)

(۱۱) بیرِ اطواف:

(بیرِ اطواف کے متعلق سیدنا عبداللہ بن عمر بن عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے یہاں وضو فرمایا آپ ﷺ کے وضو کا پانی بہہ کر اس کنوئیں کے اندر چلا گیا اور جس جگہ وضو کا پانی بہا اس جگہ سبزہ اگ آیا۔)

(بحوالہ: خلاصہ الوفاء صفحہ ۳۰۹)

(۱۲) بیرِ ارہاب یا بیرِ زمزم:

یہ مقدس ومبارک کنواں ہے جس کے لیے سرکار دو عالم ﷺ نے برکت کی دعا فرمائی اور

اس کنوئیں میں اپنا لعاب دہن مبارک ڈالا۔ یہ مبارک کنواں سعد بن عثمان رضی اللہ عنہ کی ملکیت تھا حضرت سعد بن عثمان رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے حضرت عبادہ بن سعد رضی اللہ عنہ سے فرمایا اگر مجھے یقین ہوتا کہ تم یہ کنواں بیچ گے نہیں تو میں قبر اس میں بنانے کو ترجیح دیتا (مطری)

فرماتے ہیں کہ حضور علیہ السلام کے لعاب دہن کی برکت کا یہ عالم تھا کہ تمام اہل مدینہ اس کنوئیں مقدسہ سے تبرک حاصل کرتے تھے بلکہ لوگ دور دور تک اس کنوئیں کا پانی پہنچاتے تھے اسی وجہ سے لوگ اس کنوئیں کو بیئر زمزم کے نام سے یاد کرتے ہیں۔

(بحوالہ: خلاصہ الوفاء)

(۱۳) بیئر جاسوم:

اس مبارک کنوئیں کو بیئر ابوالہیثم بھی کہا جاتا ہے، ہیثم بن نصر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے عرصہ تک حضور علیہ السلام کی غلامی کا شرف حاصل رہا میں آپ علیہ السلام کے لیے بیئر جاسوم سے پانی لایا کرتا تھا حضور علیہ السلام نے خود جاکر بھی بیئر جاسوم سے پانی نوش فرمایا۔

(بحوالہ خلاصہ الوفاء صفحہ ۳۱۲)

(۱۴) بیئر جمل:

بیئر جمل وہ مبارک کنواں ہے جس کے بارے میں حضرت عبداللہ بن رواحہ اور حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں حضور سید دو عالم علیہ السلام سیدنا بلال رضی اللہ عنہ کے ساتھ بیئر جمل پر تشریف لائے اور آپ علیہ السلام نے اس پانی سے وضو فرمایا۔

(بحوالہ: خلاصہ الوفاء صفحہ ۳۱۳)

(۱۵) بیئر زرع:

حضور علیہ السلام ایک مرتبہ بنی خطمہ تشریف لے گئے اور بنی خطمہ کی مسجد میں واقع اس مبارک کنوئیں کے پانی سے وضو فرمایا اور اپنا لعاب دہن اس میں ڈالا۔

(بحوالہ: خلاصہ الوفاء)

(۱۶) بیرُ السقیاء:

ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضورﷺ کے لیے اس مبارک کنوئیں سے پانی لایا جاتا تھا اور اس کا پانی نہایت شیریں تھا۔ (بحوالہ: خلاصہ الوفاء صفحہ ۳۱۴)

(۱۷) بیرُ عنبہ:

حضرت سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ غزوہ بدر کے موقع پر حضور سید عالمﷺ نے اپنے لشکر سمیت یہاں مختصر قیام فرمایا۔ یہ مقدس کنواں مدینہ منورہ سے ایک میل کی مسافت پر ہے۔

(۱۸) بیرُ القراضہ:

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب والد گرامی کا انتقال ہو گیا تو قرض خواہوں نے اپنے اپنے قرض کی واپسی کا مطالبہ کیا آپ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے قرض خواہ سے کہا آپ بیرُ القراضہ لے لیں۔ لیکن انہوں نے انکار کر دیا (شاید اس کی مالیت کم تھی) یہ واقعہ پھر حضورﷺ کی خدمت میں پیش کیا گیا تو حضور رحمۃ اللعالمینﷺ صحابہ کرام کی ایک جماعت کے ساتھ اسی جگہ تشریف لے گئے اور اس مقدس کنوئیں میں اپنا لعاب دہن ڈالا اور برکت کی دعا فرمائی چنانچہ اسی سال اس مبارک کنوئیں کے پانی کی برکت سے یہاں کے پھلوں میں کئی گنا اضافہ ہوا یہاں تک کہ ان پھلوں سے قرض خواہوں کو ادائیگی کر دی گئی۔

(بحوالہ: خلاصہ الوفاء صفحہ ۳۱۹) (سبحان اللہ)

(۱۹) بیرُ زروان:

یہ وہ مشہور کنواں ہے جس میں لبید بن عاصم کی بیٹیوں نے حضورﷺ کے بال مبارک لے کر جادو کر کے وہاں دبا دیئے تھے جس کے معمولی اثرات طبع انور پر ظاہر ہوئے حضورﷺ نے سیدنا علی المرتضی رضی اللہ عنہ کو بیرُ زروان بھیجا اور وہ بال مبارک نکال لیے گئے۔ لبید اور اس کی بیٹیاں دراصل یہ جاننا چاہتے تھے کہ آیا کہ لوگ جو حضورﷺ کو (معاذ اللہ) جادوگر کہتے ہیں

تو یہ بات صحیح ہے یا نہیں اس لیے انہوں نے سوچا تجربہ کریں کہ یہ (معاذ اللہ) جادوگر ہیں یا نبی کیونکہ جادوگر پر تو جادو کا اثر ہوتا نہیں بذا اگر آپ ﷺ کی طبیعت شریف پر جادو کے معمولی اثرات ظاہر نہ ہوتے تو وہ سمجھتے کہ یہ (معاذ اللہ) جادوگر ہیں چنانچہ مشیت الٰہی سے جادو کا اثر ہوا ہی اس لیے کہ ان پر حق واضح ہو جائے کہ یہ اللہ کے نبی ہیں جادوگر نہیں۔

(بحوالہ: مدینۃ الرسول ﷺ صفحہ ۲۹۴)

(۲۰) بیئر الیسیر ہ:

یہ وہ مبارک کنواں ہے جس کا نام مقدس حضور ﷺ نے رکھا حضرت سعد بن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور ﷺ ایک مرتبہ بنی امیہ بن زید کے ہاں تشریف لائے اور ان کے کنوئیں پر ٹھہرے اور ان سے دریافت فرمایا کہ اس کنوئیں کا نام کیا ہے انہوں نے عرض کی "عیرہ" تو حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا اس کا نام "عیرہ" نہیں بلکہ "یسیرہ" ہے کیونکہ عیرہ عیر سے نکلا ہے جس کے معنی تنگی و مشکل کے ہیں اور یسیرہ یسر سے ہے کہ جس کے معنی آرام و آسانی کے ہیں۔ (بحوالہ: خلاصہ الوفاء صفحہ ۳۱۹) گویا حضور ﷺ نے نام تبدیل فرما کر ان کی قسمت ہی جگادی کہ ان کی تنگی فراخی میں دکھ کو سکھ میں اور پریشانی کو سکون میں بدل دیا اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ نام ہمیشہ اچھے اور بامعنی رکھنے چاہئیں کہ ناموں میں بھی تاثیر ہوتی ہے۔

(بحوالہ: مدینۃ الرسول ﷺ صفحہ ۲۹۴)

☆☆

''مدینہ منورہ کی مبارک کھجوریں''

مدینہ منورہ کی تاریخ پر لکھی گئی کتابوں میں مدینہ منورہ سے نسبت رکھنے والی تقریباً 130 کھجوروں کے نام، انکے رنگ وذائقہ کے متعلق تفصیل موجود ہے یہاں حصول برکت کے لیے چند اقسام بیان کی جاتی ہیں۔

(۱) عجوہ کھجور:

یہ وہ مبارک کھجور ہے جس کے متعلق حضور پُرنور ﷺ نے ارشاد فرمایا ''جو شخص (مدینہ منورہ) کی سات عجوہ کھجوریں کھالے اسے اس دن کوئی شے نقصان نہیں پہنچا سکے گی اور کسی قسم کا جادو اور زہر اثر نہیں کر سکیں گے۔(بحوالہ: بخاری و مسلم) اس مقدس کھجور کے متعلق سرکار مدینہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''عجوہ کھجور جنت کا پھل ہے''

(بحوالہ: خلاصۃ الوفا صفحہ ۲۹)

حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں کہ حضور سید عالم ﷺ کو زیادہ پیاری عجوہ کھجور تھی۔(بحوالہ: خلاصۃ الوفاء ص ۳۰) اس مبارک پھل کا پودا حضور ﷺ نے اپنے دستِ مبارک سے لگایا تھا۔

(۲) برنی کھجور:

مدینہ منورہ کی مبارک کھجوروں میں سے ایک قسم برنی کھجوروں کی بھی ہے، حضور ﷺ نے

اس جبرنی کھجور کے متعلق ارشاد فرمایا "تمہاری کھجوروں میں بہتر برنی کھجور ہے۔ یہ مرض کو دور کرتی ہے اس میں کوئی مرض نہیں۔"

(۳) صیحانی کھجور:

اس مبارک کھجور کو یہ شرف حاصل ہے کہ اس کا نام سید الانبیاء ﷺ نے تجویز فرمایا سیدنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ مدینہ منورہ کے ایک باغ میں تھا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہاتھ حضور ﷺ کے دستِ مبارک میں تھا ہم ایک کھجور کے قریب سے گزرے تو اس نے چیخ کر کہا کہ یہ محمد سید الانبیاء ﷺ ہیں اور یہ سید الاولیاء علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں حضور ﷺ نے سید الاولیاء حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا اور فرمایا اس کا نام صیحانی رکھ دو" (بحوالہ: خلاصہ الوفاء) چنانچہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کے نام کا اعلان فرمادیا آج بھی یہ مقدس کھجور جس نے رسالت نبوی ﷺ کی گواہی دی صیحانی نام سے مشہور ہے صیحانی نام رکھنے کا سبب یہی ہے کہ لغت میں صیحہ بمعنی آواز آتا ہے اور چونکہ اس مبارک کھجور نے سرکار ﷺ کی رسالت کی گواہی دی اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سید الاولیاء تسلیم کیا چنانچہ سرکار ﷺ نے اس کا نام صیحانی (بمعنی آواز) رکھ دیا۔

(بحوالہ محبوب مدینہ)

☆☆

"مدینہ منورہ کی مساجدِ مقدسہ"

(۱) مسجدِ قباء:

وادی ءقبا کی وہ پہلی مقدس مسجد جس کی بنیاد سرکار ﷺ نے اپنے دستِ مبارک سے رکھی مسجد قباء ہے حضور ﷺ نے ۱ھ میں بارہ ربیع الاول کو بروز پیر بستی قباء کو قدم بوسی کی سعادت عطا فرمائی اور تقریباً ۱۲ یا ۱۴ دن وہاں قیام فرمایا۔ (بحوالہ: جذب القلوب) سب سے پہلا کام جو وادی قبا میں حضور ﷺ نے ادا فرمایا وہ اس مبارک مسجد کی تعمیر ہے (جو مسجد نبوی شریف ﷺ سے جنوب کی جانب تقریباً ۵ کلو میٹر کے فاصلے پر واقع ہے)

اس مسجد کے لیے جگہ پیش کرنے کی سعادت حضرت کلثوم ابن ہدم رضی اللہ تعالی عنہا کے حصہ میں آئی یہاں پہلے کھجوریں خشک کی جاتی تھیں جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے مسجد کی حدود کے لیے دریافت فرمایا تو حضور ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنہم سے ارشاد فرمایا کہ تم میں سے کوئی اونٹنی پر سوار ہو جائے جس جگہ اونٹنی بیٹھ جائی وہاں مسجد کی تعمیر کردی جائے چنانچہ حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ ناقہ پر سوار ہوئے مگر اونٹنی اپنی جگہ سے نہ ہلی پھر حضرت سیدنا عمر رضی اللہ تعالی عنہ سوار ہوئے ناقہ پھر بھی اپنی جگہ سے نہ ہلی پھر جیسے ہی حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ نے ناقہ کی رکاب میں پاؤں رکھا کہ ناقہ اٹھ کھڑی ہوئی اور جتنی جگہ ناقہ نے قدم رکھے وہ مسجد کی حد قرار دے دی گئی۔ (بحوالہ: خلاصہ الوفاء ص ۲۶ جذب القلوب)

ترک دور میں: ناقہ کا یہ نشان قدم واضح طور پر نمایاں رکھا گیا تھا لیکن سعودی دور کی جدید تعمیر میں اسے نمایاں حیثیت نہیں دی گئی البتہ اس جگہ فرش میں دوسرے فرش سے کچھ مختلف رنگ کی اینٹیں لگا دی گئی ہیں ترک دور کی اس جگہ پر موجود چھوٹی محراب باقی رکھی گئی ہے اور اس

چھوٹی محراب کے بالکل سامنے قالین کے نیچے موجود مختلف رنگ کا پتھر اس جگہ کی یاد دلاتا ہے جہاں حضور ﷺ نماز ادا فرماتے تھے۔ اور یہ چھوٹی محراب شریف پر یہ تحریر ہے "ھذا المحل نزول الایۃ" (بحوالہ: مدینۃ الرسول ﷺ ص ۸۰) اکتوبر ۶۲۲ء میں اس مسجد کا سنگ بنیاد رکھا گیا حضرت شموس بنت نعمان رضی اللہ تعالیٰ عنہا ارشاد فرماتی ہیں کہ انہوں نے حضور ﷺ کو دیکھا کہ پتھروں کے وزن سے آپ ﷺ کا جسم مبارک خم ہو جاتا تو صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم عرض کرتے "ہمارے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان آپ اسے چھوڑ دیں ہم اٹھا لیں گے تو آپ ﷺ کبھی ان کے اصرار پر وہ پتھر ان کے حوالے کر دیتے اور اسی وزن کا دوسرا پتھر اٹھا لیتے اور کبھی انکار فرما دیتے اور فرماتے دوسرا پتھر تم جیسا اٹھا کر لے جاؤ اس طرح حضور ﷺ نے مسجد قباء کی تعمیر میں مکمل حصہ لیا سنگِ بنیاد رکھتے وقت آپ ﷺ نے حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ارشاد فرمایا میرے پتھر کے ساتھ پتھر رکھو پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ارشاد فرمایا کہ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پتھر کے ساتھ پتھر رکھو اسی طرح سیدنا حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ارشاد فرمایا کہ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پتھر کے ساتھ پتھر رکھو پھر باقی اہلِ قباء سے ارشاد فرمایا اسی طرح ساتھ ساتھ پتھر جوڑتے چلے جاؤ (بحوالہ: خلاصہ الوفاء ص ۲۶۱) رسول اللہ ﷺ کی تعمیر کی گئی یہ مقدس مسجد بالکل سادہ تھی اس کے بعد کئی مرتبہ تعمیر و توسیع کی سعادت حاصل کی گئی جدید تعمیر و توسیع کے بعد یہ مسجد اب سفید رنگ کے چار میناروں اور بہت سے گنبدوں سے پہچانی جاتی ہے اس مسجد کی چھت پر ۶ بڑے اور ۵۶ چھوٹے گنبد بنائے گئے ہیں اس مسجد کے میناروں کی لمبائی ۴۷ میٹر ہے اس مسجد کے صحن میں ایسے ماربل استعمال کیے گئے ہیں جو گرمی میں فرش کو ٹھنڈا رکھتے ہیں اس مسجد کے صحن کے اوپر دھوپ سے بچاؤ کے لیے خود کار شیڈ بھی لگائے گئے ہیں اب اس مسجد کا کل رقبہ ۱۳۵۰۰ مربع میٹر ہے جس میں تقریباً ۱۰۰۰۰ نمازی ایک ساتھ سجدہ ریز ہونے کی سعادت حاصل کر سکتے ہیں تمام مسجد میں مرکزی طور پر ائر کنڈیشنڈ ہے اور رات میں اس کے میناروں سے نکلنے والی روشنی مسجد کے حسن میں چار چاند لگا دیتی ہیں۔

اس وقت آپ اس مسجد کی زیارت کر رہے ہیں جو مسجد الحرام، مسجد نبوی شریف ﷺ، بیت المقدس کے بعد دنیا کی تمام مساجد سے افضل ہے اور یہی وہ مقدس مسجد ہے جس کی تعریف میں اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے "یقیناً یہی وہ مسجد ہے جس کی بنیاد پہلے دن سے پرہیزگاری اور تقویٰ پر رکھی گئی ہے۔" اور یہی وہ متبرک مسجد ہے جس کی شان و مدح میں دوران تعمیر صحابی رسول ﷺ حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو کہ شاعر دربار ﷺ بھی ہیں اشعار پڑھتے جاتے تھے اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور خود حضور ﷺ بھی بنفس بنفس ہر قافیہ کے ساتھ اپنی آواز مبارک ملاتے جاتے اور یہی وہ باسعادت مسجد ہے جس کے بارے میں حضور ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ "مسجد قباء میں نماز کا ثواب عمرہ کے برابر ہے" (بحوالہ ترمذی شریف) اور اسی مقدس مسجد کے بارے میں صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی ایک جماعت سے حضور ﷺ نے فرمایا کہ اس مسجد میں کیا بھید پوشیدہ ہے یہ جان لو تو اس کی زیارت کی ہر امکان کوشش کرو" چنانچہ آپ بھی مسجد میں دو رکعت نفل ادا کر کے عمرہ کی سعادت حاصل کریں اور فرمان نبوی ﷺ کے مطابق اپنے گناہوں کو بخشوا کر مغفرت کی سعادت حاصل کیجئے۔ اور زیارت کے لیے ہفتہ کا روز منتخب کیجئے کہ سرکار ﷺ ہر ہفتہ کو قباء تشریف لے جاتے تھے۔

(بحوالہ: بخاری شریف ج ۱ ص ۱۵۹)

(۲) مسجد جمعہ:

آیئے اب اس مسجد مقدس کی زیارت کریں جہاں اسلام کی پہلی نماز جمعہ امام الانبیاء ﷺ کی امامت میں ادا کی گئی جب حضور ﷺ مکہ مکرمہ سے ہجرت فرما کر مدینہ منورہ کی طرف روانہ ہوئے تو درمیان میں پہلے کچھ عرصے مسجد قباء میں قیام فرمایا اس کے بعد مدینہ منورہ کی طرف کوچ کا ارادہ ظاہر فرمایا تو ہر انصاری کی یہ خواہش تھی کہ سلطانِ مدینہ ﷺ میرے گھر تشریف فرما ہوں لیکن آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میری ناقہ حکم الٰہی پر مامور ہے یہ جس جگہ بیٹھ جائے گی وہی میری قیام گاہ بنے گی چنانچہ آپ ﷺ روزانہ ہوگئے دوران سفر چاروں جانب انصار و

مہاجرین کا پر جوش مجمع آپ ﷺ کے ساتھ ساتھ تھا یہاں تک کہ جب آپ ﷺ قباء سے تقریباً ۹۰۰ کلومیٹر دور وادی بطن کے قبیلہ بنو سالم کے نزدیک پہنچے تو آپ ﷺ نے وہیں نماز جمعہ قائم فرمائی اور اپنی امامت سے بے شمار جانثاران اسلام کو مشرف فرمایا یہ جگہ تھی مسجد جمعہ کے نام مشہور معروف ہے اس سے پہلے یہ مسجد مسجد عاتکہ کے نام سے مشہور تھی لیکن آپ ﷺ کے نماز جمعہ پڑھانے کے باعث مسجد جمعہ کے نام سے منسوب ہوگئی۔

(بحوالہ: اخبار المدینہ ص ۶۸ خلاصہ الوفاء ص ۲۶۷)

اس کے علاوہ یہ مقدس و مبارک مسجد مسجد غیب کے نام سے بھی جانی پہچانی جاتی ہے۔ (بحوالہ ضیاء النبی ﷺ) حضور ﷺ کی اس مسجد میں تشریف آواری سے پہلے یہ مسجد نصف قد آدم تک پتھروں سے تعمیر کی گئی پھر سرکار ﷺ کی امامت میں اسلام کی پہلی نماز جمعہ کی ادائیگی کے بعد مختلف ادوار میں اس کی تعمیر و توسیع کا کام ہوتا رہا اور اب اس چھوٹے سے ٹیلے پر قائم اس مقدس مسجد کو جدید تعمیر کے بعد کافی وسیع کر دیا گیا ہے اس کا طول قبلہ سے شام کی جانب ۲۰ گز اور مشرق تا مغرب ساڑھے ۱۶ گز ہے اس مسجد شریف کی جدید تعمیر ملک مظفر نے کروائی اس مسجد شریف کی دیوار پر یہ کندہ تھا "امر ببناء ھذا المسجد امیر المؤمنین ملک مظفر" اس مبارک مسجد میں امامت کے فرائض سیدنا عتبان بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ انجام دیتے تھے یہ وہی عاشق صادق صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں کہ جن کے مکان اور اس مبارک مسجد کے درمیان نہر بہتی تھی جب آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بینائی کمزور ہوگئی اور مسجد شریف کے آنے جانے میں تکلیف محسوس کرنے لگے تو حضور ﷺ سے عرض کی "حضور ﷺ بینائی کمزور ہوگئی ہے راستے میں نہر بہتی ہے مسجد میں حاضر نہیں ہوسکتا چاہتا ہوں کہ میرے گھر تشریف لائیں اور دو رکعت نماز ادا فرمائیں حضور سید عالم ﷺ نے آپ کی خواہش کو پورا فرمایا اور حضرت عتبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر تشریف لے گئے اور دو رکعت نماز ادا فرمائی سیدنا عتبان بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے جگہ کو ہمیشہ کے لیے اپنی سجدہ گاہ بنالیا۔ (بحوالہ: مسلم و بخاری شریف ج ا ص ۱۵۸) آیئے

مسجد جمعہ میں دو رکعت نفل ادا کرنے کی سعادت حاصل کریں۔

(۳) مسجد قبلتین :

یہ مبارک و مقدس مسجد مسجد فتح کے غرب میں تقریباً ایک میل کے فاصلے پر وادی عقیق میں واقعہ ہے (بحوالہ: جذب القلوب) بیئر رومہ (سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا کنواں) مسجد قبلتین کے دائیں جانب واقع ہے۔ حضور ﷺ کی مدینہ منورہ تشریف آوری کے بعد تقریباً سترہ ماہ تک بیت المقدس ہی مسلمانوں کا قبلہ رہا، یہودی طعنہ دیتے کہ مسلمان ویسے تو ہماری مخالفت کرتے ہیں لیکن نماز ہمارے قبلہ کی طرف منہ کر کے پڑھتے ہیں چنانچہ یہودوں کی اس طعنہ زنی کے باعث سرکار ﷺ کی شدید خواہش تھی کہ مسلمانوں کی نماز کا رخ کعبہ معظمہ کی طرف ہو جائے ۱۵ رجب المرجب ۲ھ بروز پیر بوقت ظہر حضرت جبرائیل علیہ السلام سلام حضور ﷺ کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے حضرت جبرائیل علیہ السلام سے اپنی خواہش کا اظہار فرمایا کہ جبرائیل (علیہ السلام) میرا دل چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں کعبہ کی طرف پھیر دے تو جبرائیل علیہ السلام نے عرض کی حضور ﷺ آپ اللہ تعالیٰ کے حضور بڑی عزت والے ہیں اور مستجاب الدعوات ہیں آپ دعا فرمائیں یہ کہہ کر جبرائیل علیہ السلام آسمانوں پر چلے گئے اور حضور پرنور ﷺ دعا فرماتے رہے اور نماز کے بعد چہرہ مبارک آسمان کی طرف اٹھا لیتے کہ شاید اب حکم ربی نازل ہو جائے چنانچہ ہجرت کے اٹھارویں مہینے یعنی شعبان المعظم ۲ھ میں غزوہ بدر سے ایک ماہ قبل سورہ بقرہ کی آیت کریمہ نازل ہوئی "تمہارا منہ کا بار بار آسمان کی طرف اٹھنا ہم دیکھ رہے ہیں تو لو ہم اسی قبلہ کی طرف پھیر دیتے ہیں جسے تم پسند کرتے ہیں مسجد الحرام کی طرف رخ پھیر دو اب جہاں کہیں تم ہو اسی کی طرف منہ کر کے نماز پڑھا کرو" تحویل قبلہ کا حکم اس دن نازل ہوا جس دن حضور ﷺ ام بشر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیمار پرسی کے لیے ان کے گھر تشریف لے گئے انہوں نے کھانے کا انتظام کر دیا اس دوران ظہر کا وقت ہو گیا ظہر کی ابھی دو رکعت ہی ادا فرمائی تھیں کہ تحویل قبلہ کی آیت نازل ہو گئی اور حضور ﷺ نماز کے اندر ہی نئے قبلہ کی طرف

پھر گئے اور اپنے رخ مبارک کو کعبہ معظمہ کی جانب کر دیا اور آپ ﷺ کی پیروی کرتے ہوئے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم بھی نماز کے دوران قبلہ کی جانب پھر گئے اسی وجہ سے اسے مسجد قبلتین کہتے ہیں۔ (بحوالہ: جذب القلوب)

یہ مقدس مسجد اس سے پہلے مسجد بنو سلم کے نام سے مشہور تھی کیونکہ یہاں قبیلہ بنو سلم آباد تھا لیکن تحویل قبلہ کا واقعہ پیش آنے کے بعد سے یہ مبارک مسجد قبلتین کے نام سے متعارف ہوئی۔ بیت المقدس کی طرف قبلہ کا نشان دیوار میں موجود ہے اہل عشق زائرین اس نشان کو تبرکاً مس کرتے ہیں۔ (بحوالہ: وفاء الوفاء، آثار مدینہ، آثار مدینہ اخبار المدینہ) اس مسجد شریف کی لمبائی ۹ میٹر چوڑائی ۴ میٹر اور بلندی ساڑھے ۴ میٹر ہے۔ (بحوالہ آثار المدینہ ص ۱۳۱) آیئے آپ بھی اس مسجد میں دو رکعت نفل ادا کرنے کی سعادت حاصل کریں کہ یہ وہ مسجد ہے جس کا چپہ چپہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے عشق و تابعداری کا گواہ ہے، کہ تحویل قبلہ کا حکم نازل ہوتے ہی حضور ﷺ نے دوران نماز جیسے ہی بیت المقدس سے کعبہ کی طرف رخ انور پھیرا صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی پوری جماعت بغیر کسی عذر و پس و پیش کے کعبہ رخ ہو گئی آپ بھی اس مبارک مسجد کی زیارت کے دوران صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے اتباع رسول ﷺ کی یاد تازہ کریں اس مبارک مسجد کی مختلف ادوار میں تعمیر و توسیع ہوتی رہی سب سے پہلے خلیفہ عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کے دور میں جدید تعمیر کی گئی اس کے بعد ۸۹۳ھ میں شاہین الجمالی اور ۹۵۰ میں سلطان سلمان القانونی نے اس مقدس مسجد کی تعمیر کی سعادت حاصل کی سب سے آخری تعمیر ۱۴۰۸ھ میں ہوئی اس تعمیر میں نئی عمارت کو دو منزلہ بنا دیا گیا ہے اور اس میں نماز کے لیے جگہ اسی اونچائی پر ہے جس اونچائی پر وہ پہلی پہاڑی پر موجود تھی جب کہ اس کی نچلی منزل پر وضو خانہ، سامان رکھنے کیلیے کمرہ درخت وغیرہ کے لیے دالان بنائے گئے ہیں مردوں کے لیے اوپر منزل پر نماز کے لیے کشادہ ہال جس کا رقبہ ۱۱۹۰ مربع میٹر اور ایک بالکونی خواتین کی نماز کے جس کا رقبہ ۴۰۰ مربع میٹر ہے بنایا گیا ہے۔

(۴) مسجد میقات:

حضور ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے مدینہ منورہ میں احرام باندھ کر ایک درخت کے سائے میں جس جگہ نماز ادا فرمائی اور حج وعمرے کی سعادت کے لیے روانہ ہوئے وہ جگہ مسجد میقات کے نام سے مشہور ہے اس کا پرانا نام ذوالحلیفہ ہے یہ نام بھی معروف ہے کیونکہ یہ اسی جگہ کا نام ہے جہاں یہ مبارک مسجد واقع ہے یہ مسجد مقدس مدینہ طیبہ سے تقریباً ۱۲ کلو میٹر دور بیرِ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک واقع ہے مدینہ منورہ سے عمرہ وحج کے لیے جانے والے زائرین کو اسی مقام سے احرام باندھنا لازمی ہے۔

اس مسجد کی تعمیر سب سے پہلے حضرتِ عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کے دور میں ۸۷ھ تا ۹۳ھ میں ہوئی اس کے بعد مختلف ادوار میں اس کی تعمیر وتوسیع ہوتی رہی یہاں تک کہ جدید تعمیر کے بعد اب اس کا رقبہ ۶۰۰۰ مربع میٹر ہے مسجد میقات محرابوں، گنبدوں، اور ۲۶ کلو میٹر کے ایک دالان پر مشتمل ہے حجاج کرام اور زائرین عمرہ کے لیے یہاں مسجد سے متصل وضو غسل کے لئے کافی جگہ کا انتظام کیا گیا ہے جس میں ۵۶۷ شاور ۵۱۲ بیت الخلاء اور ۶۴۰۱ احرام باندھنے کے لیے کمرے موجود ہیں مسجد سے متصل ایک مارکیٹ بھی ہے جہاں حجاج کرام اور زائرین کے لیے ضروری چیزیں دستیاب ہیں اس مسجد کے مغربی سمت پارک، کار پارکنگ اور کھجور کے درخت ہیں اگر آپ کو مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ عمرہ حج کی سعادت حاصل ہو تو آپ کو اس مسجد سے ہی احرام باندھنا اور نیت کرنا لازم ہوگا۔

(۵) مسجد السقیاء:

سیدنا عمر بن عبداللہ وسیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم روایت کرتے ہیں کہ حضور ﷺ جب بدر شریف کو روانہ ہوئے تو آپ ﷺ نے اس جگہ جنگِ بدر کو جانے والی فوج کا معائنہ کیا یہاں نماز ادا فرمائی اور اہلِ مدینہ کے لیے خیر و برکت کی دعا فرمائی اسی مسجد کے ساتھ ایک کنواں بھی ہے جس کا نام السقیاء ہے اسی وجہ سے یہ مسجد مبارک مسجد السقیاء کے نام سے موسوم ہے۔

(بحوالہ: خلاصہ الوفاء جذب القلوب) اس مقدس مسجد کے قریب ترک دور کا قائم کردہ مدینہ ریلوے اسٹیشن آج بھی موجود ہے۔ (بحوالہ آثار مدینہ)

مدینہ منورہ کی تاریخ لکھنے والوں میں بعض نے مسجد کے مقام کا تعین کیا سیدنا سمہودی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں مسجد کے مقام کی تلاش میں معروف رہا یہاں تک اس کی بنیادیں مل گئیں اور ہر جانب سے نصف گز دیوار ظاہر ہوگئی اس کے بعد اس مسجد کی تعمیر شروع کردی گئی یہ مبارک مسجد تقریباً سات گز چوڑی اور سات گز لمبی ہوگی مدینہ منورہ میں داخل ہوتے وقت سب سے پہلے اس مسجد کی زیارت حاصل ہوتی ہے مگر افسوس کہ اب اسے بند کردیا گیا ہے۔ لہٰذا نوافل کی اب ادائیگی یہاں ممکن نہیں ہے۔

(٦) سبع مسجد: (سات مساجد)

مدینہ منورہ کے شمال مغربی جانب سلع کے پہاڑ کے دامن میں واقع ٦ مساجد ہیں جو ایک دوسرے کے قریب موجود ہیں لیکن انہیں سبع یعنی سات مساجد اس لیے کہا گیا ہے کہ یہاں سے مسجد قبلتین صرف ٢ کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے اور زائرین جب سبع مساجد کی زیارت کے لیے نکلتے ہیں تو مسجد قبلتین بھی ان کے راستے میں پڑتی ہے اسی لیے مسجد قبلتین کو بھی سبع مساجد میں شامل کیا گیا ہے۔ غزوہ خندق کے موقع پر ان مساجد کی جگہ پر حضور ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے اپنے اپنے خیمہ لگائے تھے بعد میں خلیفہ عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کے دور میں ان خیموں کی جگہ پر یہ مساجد تعمیر کردی گئیں ان کے نام یہ ہیں۔

(١) مسجد فتح　　(٢) مسجد سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(٣) مسجد ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ　　(٤) مسجد عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(٥) مسجد علی ابن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ　　(٦) مسجد فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

(١) مسجد فتح:

[illegible] ﷺ کا خیمہ مبارک نصب تھا وہ جگہ اب مسجد فتح کے نام سے مشہور ہے اسے

مسجد احزاب بھی کہتے ہیں اور مسجد اعلیٰ بھی مسجد فتح کا نام ہے فتح اس سبب سے کہ حضور ﷺ نے یہاں تین روز پیر، منگل، بدھ کو مسلمانوں کی فتح و نصرت کے لیے دعا فرمائی تیسرے دن بروز بدھ بذریعہ وحی ظہر عصر کے درمیان فتح کی بشارت ملی اور جبرائیل علیہ السلام حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ پروردگار عالم نے آپ کی دعا قبول فرمائی آپ ﷺ اور آپ کے اصحاب رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو دشمن سے محفوظ رکھا۔ (بحوالہ مسند امام بن حنبل) اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب ﷺ کی دعا قبول فرمائی اور مسلمانوں کو عظیم فتح سے سرفراز فرمایا وہ غزوہ خندق کے اس موقعہ پر مسلمانوں کو ایسی فتح کامرانی حاصل ہوئی کہ اس کے بعد مسلمان ہمیشہ غالب اور کفار مغلوب ہی رہے حضرت سیدنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ "مجھے جب بھی مشکل پیش آتی ہے تو میں مسجد فتح جا کر دعا مانگتا ہوں اور میری مشکل حل ہو جاتی ہے۔" (بحوالہ جذب القلوب)

آیئے آپ بھی اس مبارک مسجد کی زیارت کی سعادت حاصل کریں اور دو رکعت نفل کی ادائیگی کا شرف حاصل کریں اور خوب دعائیں کریں کہ یہاں اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوبوں کی دعاؤں کو قبول فرمایا۔ مسجد فتح کی لمبائی ۸ میٹر چوڑائی ۳ میٹر ہے اور اس پر پہنچنے کے لیے تقریباً ۱۲ سیڑھیاں طے کرنا پڑتی ہیں۔

(۲) مسجد سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ:

یہ مقدس مسجد بھی سبا مساجد میں شمار ہوتی ہے مسجد فتح کی سیڑھیوں سے نیچے اترتے ہی آپ کو یہ مبارک مسجد جو مسجد سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نام سے معروف ہے نظر آ جائے گی اس مسجد کا نام صحابی رسول ﷺ حضرت سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نام پر اس لیے رکھا گیا کہ یہاں غزوہ خندق کے موقعہ پر آپ کا خیمہ نصب تھا آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہی کفار سے بچاؤ کے لیے خندق کھودنے کا مشورہ دیا تھا سب سے پہلے اس کی تعمیر ۹۳۔۸۶ھ میں حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمتہ اللہ علیہ کے عہد میں ہوئی پھر اس کے بعد بھی مختلف سلاطین کے ادوار میں اس پر تعمیری کام ہوتا رہا یہاں پر بھی دو رکعت نفل ادا کرنے کا شرف حاصل کریں

کہ اس مقدس مقام پر بھی حضور ﷺ نے نماز ادا فرمائی۔

(۳) مسجد ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ:

یہ مسجد بھی فتح کی سیڑھیوں اترتے ہی سامنے واقع تھی اور مسجد مسجد فتح سے صرف ۱۵ کلو میٹر کے فاصلے پر واقع تھی اس کی سب سے پہلی تعمیر بھی حضرت عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ کے دور میں ہی ہوئی اس کے بعد جدید تعمیر ۹۸۲ھ میں ہوئی اس مسجد کے گرد ایک رباط تعمیر کردیا ایک نہر بھی جاری کی۔ (بحوالہ: راحت القلوب) اس مسجد کے قریب ایک باغیچہ بھی عریضہ کے نام سے مشہور تھا مگر افسوس کہ اب اس مسجد کی زیارت ممکن نہیں کیونکہ کچھ عرصے پہلے اس مبارک مسجد کو شہید کردیا گیا اور یہاں سڑک بنادی گئی۔ البتہ اس مقام کی زیارت کی سعادت حاصل آپ کو ضرور ہوسکتی ہے۔

(۴) مسجد عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ:

مسجد ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے تھوڑا آگے بائیں جانب تقریباً ۱۰ کلو میٹر کے فاصلے پر مسجد عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ واقع ہے اور اگر اسی طرح مسجد صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے تھوڑا آگے دائیں جانب ۱۰ کلو میٹر کے ہی فاصلے پر ہی مسجد فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم واقع ہے مگر افسوس کہ مسجد فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اب بند کردی گئی ہے چنانچہ یہاں نفل پڑھنے کی سعادت ممکن نہیں رہی۔

(۵) مسجد علی ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ:

مسجد فتح کے قریب ہی مسجد علی مرتضیٰ واقع ہے ۸۷۶ھ میں مدینہ منورہ کے امیر زین الدین ضیغم منصور نے اس مسجد کو نئے سرے سے تعمیر کیا کیونکہ اس کی پہلی تعمیر عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کے زمانے میں ہوئی تھی لیکن جب مسجد کی حالت مخدوش ہونے لگی تو نئی تعمیر کی ضرورت پیش آئی چنانچہ امیر مدینہ منورہ زین الدین منصور نے یہ سعادت حاصل کی۔

(۶) غار سجدہ:

سبع مسجد کے درمیانی راستہ میں جبل سلع کی گھاٹی ہے اسی گھاٹی کے قریب وہ غار ہے جس میں حضور ﷺ نے غزوہ خندق کے دنوں میں رات کو قیام فرمایا اور اس غار کے اندر آپ ﷺ پر وحی بھی نازل ہوئی چنانچہ یہ غار نہایت ہی مشرف باسعادت ہے آپ بھی یہاں کی زیارت کی سعادت حاصل کریں۔ یہی وہ مبارک غار ہے جس میں آپ ﷺ اپنی امت کے لیے دعائیں مانگا کرتے تھے اور ایک مرتبہ تو اس غمخوار آقا ﷺ نے اس مبارک غار میں اتنا طویل سجدہ فرمایا کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالی عنہ جو آپ ﷺ کی تلاش میں یہاں آپہنچے تھے آپ ﷺ کو اتنی دیر تک سربسجود میں دیکھ کر یہ گمان کرنے لگے کہیں حضور ﷺ پردہ نہ فرماگئے ہوں اس کے بعد آپ ﷺ نے سر مبارک اٹھایا اور حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالی عنہ سے فرمایا کہ جبرائیل امین (علیہ السلام) میرے لیے خوشخبری لے کر آئے تھے کہ اللہ تعالی فرماتے ہے آپ ﷺ خوش ہوجایئے آپ ﷺ کی امت سے کوئی ایسا سلوک نہیں ہوگا جو آپ کو ناپسند ہو اور دل آزاری کا سبب بنے پھر میں نے سجدہ میں سر رکھ دیا اور شکر بجالایا۔

(بحوالہ: راحت القلوب، وفاء الوفاء، خلاصہ الوفاء)

ترکوں نے اپنی عقیدت ومحبت کے باعث اس غار کو اہل عشق کے لیے خاص طور پر زیارت کے لیے مزین کیا اور غار کا وہ راستہ بھی رہنے دیا جس کے ذریعے حضور ﷺ اندر تشریف لے گئے لیکن اب اس مقدس زیارت گاہ کی زیارت پر پابندی عائد ہے اور ایک سپاہی متعین کر دیا گیا جو زائرین کو یہاں آنے سے روک دیتا ہے۔

(بحوالہ مدینۃ الرسول ﷺ ص ۲۵۶)

(۷) مسجد بنی حرام:

جبل سلع کی ایک گھاٹی کے قریب قبیلہ بنی حرام آباد تھا چنانچہ ان کی مسجد بنی حرام کے نام سے مشہور تھی یہ مسجد بنی حرام جبل سلع کی گھاٹی میں دائیں جانب واقع تھی اور مسجد فتح کے راستے میں پڑتی تھی، افسوس کہ اب یہ مسجد بھی موجود نہیں ہے۔ حضور ﷺ نے اس مبارک مسجد کو اپنی صحبت پاک سے مشرف فرمایا اور نماز ادا فرمائی اسی مسجد کے قریب غار سجدہ ہے جس میں ہمارے آقا ﷺ اپنی امت کے لیے رورو کر دعائیں مانگا کرتے تھے۔

(۸) مسجد غمامہ:

آیئے اب اس مبارک مسجد کی طرف چلتے ہیں جو کہ مسجد غمامہ کے نام سے مشہور و معروف ہے اسے مسجد مصلے بھی کہتے ہیں۔ (بحوالہ جذب القلوب) مسجد غمامہ مدینہ منورہ کے مشہور بازار مناخہ کے جنوب مغرب میں واقع ہے مسجد باب السلام سے بائیں طرف ۱۰۰۰ گز کے فاصلے پر اونچی قبوں والی ایک مسجد ہے جس کی لمبائی ۲۶ میٹر چوڑائی ۱۳ میٹر بلندی ۱۲ میٹر ہے دیواروں کی چوڑائی ڈیڑھ میٹر ہے۔ (بحوالہ: سیرت نبوی ﷺ) حضور ﷺ یہاں عیدین کی نماز ادا فرمایا کرتے تھے گویا اس مسجد کو سرکار مدینہ ﷺ کی عید گاہ ہونے کا فخر حاصل ہے مدینہ منورہ میں آپ ﷺ نے جو پہلی نماز عید فرمائی وہ سعادت اسی مقدس مسجد کو حاصل ہے یہ عید گاہ دوسری صدی ہجری میں مسجد کی شکل میں وجود میں آئی۔ (بحوالہ روایت علامہ سمہودی علیہ الرحمہ) بادل کو عربی زبان میں غمامہ کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ (بحوالہ آثار مدینہ) حضور ﷺ یہاں نماز استسقاء بھی ادا فرماتے تھے دیکھتے ہی دیکھتے بادل گھر جاتے اور بارش شروع ہو جاتی تھی ایک خوش نصیب زائر کو بھی اس مبارک مسجد میں یہ کرامت دیکھنا نصیب ہوگئی کہ نماز استسقاء ادا ہونے کے بعد جیسے ہی بارش کے لیے دعا شروع ہوئی زوردار بارش شروع ہوگئی۔ آپ بھی اس مبارک و مقدس مسجد میں نوافل ادا کریں اس کی دید سے اپنے قلب و روح کو تسکین پہنچائیں۔

(۹) مسجد اجابہ:

یہ مقدس و مبارک مسجد جنت البقیع کے شمال جانب ایک اونچی جگہ پر واقع ہے قبلہ سے شام کی جانب ۲۰ گز اور مشرق سے مغرب کی طرف ۲۵ گز ہے اس مبارک مسجد کو معاویہ بھی کہتے ہیں کیونکہ اس جگہ پر بنو معاویہ کا قبیلہ آباد تھا۔ (بحوالہ جذب القلوب) یہ مسجد عمارتوں اور آبادی میں گھری ہوئی ہے یہ مقدس مسجد معاویہ بن مالک نے تعمیر کروائی۔ محمد بن طلحہ رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے مسجد معاویہ میں محراب شریف کے دائیں جانب نماز ادا فرمائی کیونکہ اس مسجد میں دعاوں کی قبولیت ہوتی ہے اسی بناء پر اس کا نام (مسجد اجابہ) ہے محمد بن طلحہ رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے مسجد معاویہ میں محراب شریف کے دائیں جانب نماز ادا فرمائی کیونکہ اس مسجد میں دعاؤں کی قبولیت ہوتی ہے اسی بناء پر اس کا نام مسجد اجابہ) ہے محمد بن طلحہ رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ کا مصلے شریف محراب کے دائیں جانب دو گز کے فاصلے پر تھا۔

(بحوالہ جذب القلوب، راحت القلوب)

صحیح مسلم میں روایت ہے کہ ایک روز رسول اللہ ﷺ عالیہ کی طرف سے تشریف لائے جب بنی معاویہ مسجد سے گزرے تو آپ ﷺ نے وہاں دو رکعت نماز پڑھی اور جتنے صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنہ ساتھ تھے انہوں نے بھی نماز پڑھی نماز کے بعد آپ ﷺ نے نہایت طویل دعا کی جب دعا سے فارغ ہوئے تو صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنہ سے فرمایا میں نے اپنے رب سے تین دعائیں کیں،

(۱) میری امت قحط سالی کے عذاب سے ہلاک نہ ہو۔ (قبول ہوئی)

(۲) دوسری یہ کہ میری امت غرق ہونے سے ہلاک نہ ہو۔ (قبول ہوئی)

(۳) تیسری یہ کہ میری امت آپس میں قتال نہ کرے۔ (منع فرما دیا گیا)

پہلی دو تو منظور فرمالی گئیں اور تیسری کے بارے میں منع فرما دیا گیا اور فرمایا گیا کہ تیری

امت تلوار سے (آپس میں قتال) ہلاک ہوگی۔ (بحوالہ جذب القلوب) یہاں حضورﷺ کی مانگی گئی پہلی دو دعائیں قبول ہوئیں اس باعث اسے مسجد اجابہ کہتے ہیں۔ (بحوالہ جذب القلوب) آپ بھی اس مقدس مسجد کی نہ صرف زیارت کریں بلکہ نوافل ادا کرنے کی سعادت حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ خوب دعائیں مانگیں کہ انشاء اللہ دعائیں قبول ہوں گی۔

(۱۰) مسجد ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ:

آیئے اب مسجد ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زیارت کی سعادت حاصل کرتے ہیں اگر آپ سید الشہداء حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مقام شہادت کی زیارت کے لیے مدینہ منورہ سے چلیں تو مشرقی جانب دائیں ہاتھ پر یہ مقدس مسجد آپ کو نظر آجائے گی۔ یا مزید آسانی کے لیے آپ یوں سمجھ لیں کہ مسجد نبوی شریف ﷺ کے باب النساء کے قریب شارع ابی ذر ہے اسی روڈ پر آگے جا کر مسجد ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ واقع ہے اس مسجد میں حضورﷺ نے طویل سجدہ ادا کیا اسی لیے مسجد کو مسجد سجدہ بھی کہتے ہیں اس کے علاوہ اس مسجد کو مسجد بحیرہ اور مسجد طریق السافلہ بھی کہا جاتا ہے یہ بہت چھوٹی سی مسجد ہے جس کا طول و عرض صرف آٹھ گز ہے۔

سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں مسجد شریف کے صحن میں لیٹا ہوا تھا کہ اچانک حضورﷺ باہر سے تشریف لے آئے میں بھی آپﷺ کے پیچھے پیچھے چلا گیا آپﷺ نے وضو فرما کر نوفل ادا کیے پھر ایک طویل سجدہ کیا یہاں تک کہ مجھے خطرہ لاحق ہوگیا کہ آپﷺ کی روح پاک آسمان پر اٹھالی گئی یہ تصور کر کے میری آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے حضورﷺ نے فرمایا عبدالرحمٰن (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) خیر ہے کیوں رو رہے ہو؟ میں نے عرض کی حضورﷺ آپ کے طویل سجدہ سے مجھے اندیشہ ہوا کہ کہیں آپ کی روح مبارک پرواز تو نہیں کر گئی آپﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے میری امت کے لیے ایک انعام عطا فرمایا ہے جس کے سبب میں نے سجدہ شکر ادا کیا وہ انعام یہ ہے کہ "جو شخص مجھ پر ایک

مرتبہ درود پاک پڑھے گا اس کے نامہ اعمال میں دس نیکیاں لکھے گا اور دس گناہ معاف فرمائے گا جو مجھ پر سلام بھیجے گا اللہ تعالیٰ اس پر سلام فرمائے گا۔'' چنانچہ اس طویل سجدہ مبارک پر یہ مقدس مسجد قائم ہوئی آپ بھی اس میں نوافل ادا کرنے کی سعادت حاصل کریں اور خوب درود وسلام بھیجیں۔

(۱۱) مسجد فضیخ:

یہ مبارک مسجد قباء کے قریب مشرقی جانب پون میل کے فاصلے پر واقع ہے اور اس کا دوسرا نام مسجد شمس بھی ہے یہ مسجد بغیر چھت کی کالے پتھروں کی چار دیواری پر مشتمل ہے جب حضور ﷺ نے یہودی قبیلہ بنونضیر کا محاصرہ فرمایا تو اس مسجد میں چھ دن رات تک نماز ادا فرمائی فضیخ کھجور سے کشید کی گئی شراب کو کہتے ہیں چنانچہ شراب کا حکم آنے سے پہلے حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کچھ انصاری ساتھیوں کے ساتھ فضیخ پی رہے تھے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے شراب حرام ہونے کا حکم نازل ہوا جونہی انہیں اس حکم کا علم ہوا انہوں نے اسی جگہ شراب کے سارے مٹکے توڑ ڈالے اور جتنی فضیخ (کھجور کی شراب) تھی اسی جگہ انڈیل دی اسی وجہ سے اسے مسجد فضیخ کہتے ہیں۔ (بحوالہ جذب القلوب) اس مسجد کو مسجد شمس کہلانے کی وجہ بعض علماء یہ بیان فرماتے ہیں کہ بنسبت ان مکانوں کے جو اس کے قریب واقع ہیں یہ مسجد اونچی جگہ پر واقع ہے چنانچہ جب سورج طلوع ہوتا ہے تو سب سے پہلے اسی پر روشنی پڑتی ہے اس لیے اسے مسجد شمس بھی کہا جاتا ہے آپ بھی اس مبارک مسجد کی زیارت کے ساتھ ساتھ نوافل کا اہتمام کریں۔

(۱۲) مسجد بنی ظفر:

یہ مبارک مسجد جنت البقیع سے مشرقی جانب حرہ واقم کے کنارے واقع ہے یہاں پہلے قبیلہ بنوظفر آباد تھا اس لیے یہ مبارک مسجد مسجد بنی ظفر کے نام سے پہچانی جاتی ہے بعد میں اسے مسجد بغلہ کہا جانے لگا حضور ﷺ نے یہاں نماز ادا فرمائی آپ ﷺ کے ساتھ حضرت عبداللہ ابن مسعود معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی تھے آپ ﷺ وہاں موجود ایک پتھر پر بیٹھ گئے اور

اپ صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمائش کی کہ وہ تلاوت کریں چنانچہ صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تلاوت قرآن شروع کی اور جب اس آیت کریمہ پر پہنچے **فکیف اذا جئنا من کل امۃ بشھید** تو سرکار دو عالم ﷺ پر رقت طاری ہوگئی اور آپ ﷺ کی چشمان مبارکہ سے آنسو جاری ہوگئے۔ (بحوالہ راحت القلوب) حضرت یحییٰ اور دیگر علماء تاریخ لکھتے ہیں کہ جس عورت کی اولاد نہ ہوتی ہو اس کو اگر اس پتھر پر بٹھا دیا جائے جس پتھر پر رحمت دو عالم ﷺ بیٹھے تھے تو اللہ تعالیٰ اس کی تاثیر سے اسے اولاد کی نعمت سے نواز دیتا ہے۔ (بحوالہ: جذب القلوب)

مطری فرماتے ہیں کہ اس مسجد شریف کے قریب و جوار میں حضور ﷺ کے خچر مبارک کے پاؤں کے نشانات بھی تھے اور لوگ ان نشانات سے برکت حاصل کرتے (بحوالہ خلاصہ الوفاء ص ۲۷۰، راحت القلوب ص ۱۴۷) اس کے علاوہ مطری فرماتے ہیں کہ اس حرہ میں بہت سے مقدس پتھر ہیں جن پر آپ ﷺ کے آثار بارکہ ہیں کہ جس پر حضور ﷺ نے تکیہ لگایا تھا اور اپنی کہنی شریف اس پر رکھی تھی اور ایک پتھر پر کچھ انگلیوں کے نشانات ہیں حجاج ان کی زیارت باسعادت حاصل کرتے ہیں اور اسی مسجد میں ایک پتھر ہے جس پر یہ تحریر کندہ ہے۔

" **خلداللہ ملک الامام ابی جعفر المنصور المستنصر باللہ امیر المؤمنین عمر ست ثلثین وبستمائمہ**

کیونکہ اس مبارک مسجد کو ابو جعفر مستنصر باللہ نے ۶۳۰ ھ میں تعمیر کرایا تھا۔

(بحوالہ آثار المدینہ ص ۱۳۴)

(۱۳) مسجد الذباب:

اب آیئے مسجد زباب کی طرف، اس مقدس مسجد کے نام سے بھی پہچانی جاتی ہے جبل احد کے راستے میں بائیں جانب اور مدینہ منورہ سے شام جانے والوں کے دائیں جانب ایک سیاہ پہاری جس کا نام زباب ہے پر واقع ہے اسی لیے اس مسجد زباب کہا جاتا ہے غزوہ تبوک سے ،اپسی پر حضور ﷺ کا خیمہ مبارکہ یہاں نصب تھا یہاں آپ ﷺ نے نماز بھی ادا فرمائی، (بحوالہ

آپ ﷺ نے فرمایا" یا اللہ عزوجل مدینہ منورہ سے بخار کو جحفہ کی طرف منتقل فرمادے اور مدینہ کی وباخم (وادی کا نام) بھیج دے اور اے اللہ ہمیں مدینہ محبوب بنادے اور تندرستی کا مرکز بنا۔

(بحوالہ بخاری شریف، مسلم شریف)

ایک اور روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے دعا فرمائی" اے اللہ مدینہ ہمیں محبوب کردے اور اس کی بیماریاں یہاں سے منتقل فرمادے۔

(بحوالہ، خلاصہ الوفاء صفحہ ۲۵)

مسلم شریف بخاری صفحہ ۲۵۲ میں یہ حدیث مبارکہ درج ہے۔" مدینہ منورہ کے دروازے پر فرشتے مقرر ہیں اس مقدس شہر میں طاعون اور دجال داخل نہیں ہوسکیں گے۔"

بخاری شریف جلد اصفحہ ۲۵۲ میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ کی روایت کردہ حدیث مبارکہ درج ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا" مجھے ایسی بستی میں رہنے کا حکم دیا گیا ہے جو تمام بستیوں پر حاوی ہوگی اور تمام سے افضل ہوگی لوگ اسے یثرب کہتے ہیں وہ مدینہ منورہ ہے۔ (سبحان اللہ) اور واقعی مدینہ منورہ دنیا کے تمام شہروں سے افضل کیوں نہ ہو کہ یہ محبوب نگر، دیارِ حبیب ﷺ خود اللہ عزوجل خالق و مالک کائنات کو بھی محبوب ہے کہ حدیث مبارکہ ہے" اے اللہ تو نے مجھے اس سرزمین سے ہجرت کا حکم دیا جو مجھے محبوب تھی اب ایسی جگہ ٹھہرا جو تجھے زیادہ محبوب ہو۔"

(بحوالہ، خلاصتہ الوفاء صفحہ ۳۱۔۳۴۔)

بخاری شریف جلد اصفحہ ۲۵۲ میں حدیث مبارکہ روایت کی گئی ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا" اللہ تعالی نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں مدینہ کا نام طابہ رکھوں" طابہ کے معنی ہیں ایسی خوشبو جو باعثِ فرحت و تسکین ہو یہی وجہ ہے کہ مدینہ منورہ میں خصوصاً روضہ انور کے درودیوار سے ایسی خوشبو پھوٹتی ہے جو اہلِ عشق فوراً محسوس کرلیتے ہیں اور یہ خوشبو انہیں دنیا کے کسی خطے میں محسوس نہیں ہوتی، اللہ عزوجل کو اپنے حبیب ﷺ کا دیار اس قدر محبوب ہے کہ معطر و معنبر فرمادیا۔

اور نام بھی خود ہی تجویز فرمایا سبحان اللہ.....

(بحوالہ جذب القلوب)

ابن جوزی و ابن کثیر وغیرہ حدیث مبارکہ روایت کرتے ہیں کہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مجھے اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے مدینہ منورہ کے غبار میں شفا ہے۔

(بحوالہ خلاصۃ الوفاء)

سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ "ہر پیغمبر کا وصال اسی جگہ ہوتا ہے جو اسے زیادہ محبوب ہو" اس حدیث مبارکہ سے اچھی طرح واضح ہو گیا کہ مدینہ منورہ سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دنیا کے تمام خطوں سی زیادہ محبوب ہے اور اسی لیے ہر عاشق صادق کو بھی دنیا کے تمام خطوں میں مدینہ ہی زیادہ پسند ہے۔

بخاری شریف میں جلد ا صفحہ ۲۵۳ میں حدیث مبارکہ روایت کی گئی ہے۔" اے اللہ عزوجل ہمیں مدینہ منورہ محبوب بنادے جس طرح مکہ مکرمہ بلکہ اس سے بھی زیادہ۔"

ایک اور ارشاد پاک ہے "جو شخص مدینہ منورہ میں فوت ہوا میں اس کا شفیع ہونگا۔"

مسلم شریف میں ہے کہ جو کوئی اہلِ مدینہ کو تکلیف پہنچانے کا ارادہ کرے اور بخاری شریف جلد ا صفحہ ۲۵۳ میں یہ حدیث مبارکہ روایت کی گئی ہے "جو کوئی اہلِ مدینہ سے مکرو فریب (برائی کا ارادہ) کرے گا وہ اس طرح (مصائب میں) پگھل جائے گا جس طرح نمک پانی میں گھل جاتا ہے۔" اور ارشاد فرمایا "اے اللہ جس نے مدینہ والوں پر ظلم کیا اور انہیں ڈرایا تو اسے ڈرا اور اس پر اللہ کی لعنت ہو فرشتوں جن اور انسانوں کی" اور ایک روایت ہے کہ فرمایا اسے جلد تباہ کردے۔"

☆ مسلم شریف کی حدیث مبارکہ ہے "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا" حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرم بنایا تھا اور مکہ والوں کے لیے دعا کی تھی اور میں مدینہ کو حرم بناتا ہوں اور

میں مدینہ کے صاع اور مد میں (برکت کے لیے) حضرت ابراہیم علیہ السلام سے دو چند دعا کرتا ہوں۔

''مسلم شریف میں ہے کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں مدینہ طیبہ ہے اور میل کچیل کو اس طرح دور کرتا ہے جس طرح چاندی کے میل کو آگ دور کرتی ہے'' مسلم شریف میں ہی ہے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا مدینہ بھٹی کی طرح ہے مدینہ میں آئے ہوئے میل کو دور کرتا ہے اور پاک چیز کو خالص و صاف کرتا ہے، اور قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک مدینہ خبیث لوگوں کو نکال کر باہر نہیں کر دے گا جیسا کہ لوہار کی بھٹی لوہے کے میل کو نکال پھینکتی ہے۔''

شارحین حدیث و علماء کرام اس حدیث مبارکہ کی تشریح بیان فرماتے ہیں کہ یہ حدیث مبارکہ ایک تو آپ ﷺ کے عہدِ مبارکہ کے ساتھ خاص ہے یعنی آپ ﷺ کے عہدِ مبارکہ میں مدینہ منورہ میں جو منافقین تھے اللہ تعالی نے انہیں مدینہ سے باہر نکال دیا اسی طرح قربِ قیامت میں دجال کے زمانے میں مدینہ منورہ کا یہ وصف پھر ظاہر ہوگا اور خروجِ دجال کے بعد تین زلزلوں سے مدینہ میں موجود کافروں اور منافقوں کو نکال باہر کیا جائے گا یعنی اس حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ منافقین و بدعقیدہ لوگوں کا اخراج صرف عہدِ رسالت اور قربِ قیامت سے خاص ہے۔ اس کے درمیان اب بدعقیدہ لوگ جو رہائش پذیر ہوں تو اس حدیث کے خلاف نہیں۔

☆☆☆

”مدینہ منورہ کے عنوان پر لکھی گئی مشہور تصانیف“

مدینہ

حضور پرنور ﷺ کے محبوب شہر اور اہلِ ایمان و عاشقانِ مدینہ کی متاع کل مدینہ منورہ وہ عظیم و باکرامت شہر ہے جس کے عنوان پر اب تک بے شمار عاشقانِ رسول ﷺ نے قلم اٹھانے کی سعادت حاصل کی جس کے نتیجے میں ایسی عظیم و یادگار تصانیف ظہور پذیر ہوئیں جن کی تعداد احاطۂ قلم میں لانا تقریباً ناممکن ہے چنانچہ ہماری محدود معلومات کے مطابق چند یادگار تصانیف کا ذکر کرنے کی سعادت حاصل کی جارہی ہے۔ ان کے نام مندرجہ ذیل ہیں۔

نام کتاب	مؤلف	صدی۔ہجری
۱۔اخبار المدینہ	محمد حسن بن زبالہ	التوفی ۲ صدی ہجری
۲۔تاریخ المدینہ	زبیر بن بکار مکی	التوفی ۲۵٦ صدی ہجری
۳۔الانباء المبینہ	قاسم بن عساکر	التوفی ۳۰۸ صدی ہجری
۴۔فضائل المدینہ	مفضل الجندی	التوفی ۳۰۸ صدی ہجری
۵۔اخبار المدینہ	یحیی بن حسن	التوفی ۲۷۷ صدی ہجری
٦۔آثار المدینہ	عمر بن شیبہ	
۷۔اتحاف الزائر	ابوالیمن ابن عساکر	
۸۔اخبار المدینہ الرسول ﷺ	محمد بن محمود النجار	التوفی ٦۴۳ صدی ہجری
۹۔بہجۃ النفوس والاسرار	عبداللہ بن محمد المرجان	التوفی ٦۹۹ صدی ہجری

نام کتاب	مؤلف	صدی۔ہجری
۱۰۔ روضۃ الفردوس	محمد بن احمد الاقشیری	التوفی ۷۳۹صدی ہجری
۱۱۔ التعریف	محمد احمد المطری	التوفی ۷۴۱صدی ہجری
۱۲۔ الاعلان فمن دخل المدینہ	عبداللہ بن محمد فرحون	التوفی ۷۶۵صدی ہجری
۱۳۔ نصیحۃ المشاور	عبداللہ بن محمد فرحون	التوفی ۷۶۵صدی ہجری
۱۴۔ تحقیق النصرہ	زبن ابی بکر المراغی	التوفی ۸۱۶صدی ہجری
۱۵۔ المغانم المطابہ	محمد فیروز آبادی	التوفی ۸۱۷صدی ہجری
۱۶۔ وفاء الوفاء	نورالدین سمہودی مدنی	التوفی ۹۱۱صدی ہجری
۱۷۔ خلاصہ الوفاء	نورالدین سمہودی مدنی	التوفی ۹۱۱صدی ہجری
۱۸۔ عمدہ الاخیار	سید عباسی	
۱۹۔ فصول بن تاریخ المدینہ	السیدی علی حافظ	
۲۰۔ تحفۃ المحبین والاصحاب	شیخ عبدالرحمٰن انصاری	
۲۱۔ تنزیل السکینہ	علامہ تاج الدین سبکی	
۲۲۔ جزب القلوب الدیار المحبوب	شیخ عبدالحق محدث دہلوی	التوفی ۱۰۵۲صدی ہجری
۲۳۔ عمدہ الاخبار فی مدینہ المختار	احمد بن عبدالمجید عباسی	
۲۴۔ نزہۃ الناظرین	سید جعفر برزنجی	
۲۵۔ مراۃ الحرمین	ابوایوب صبری	
۲۶۔ الرحلۃ الحجازیہ	شیخ محمد طیب التونی	
۲۷۔ آثار المدینہ	عبدالقدوس الفاری	

جذب القلوب) بعض علماء کرام ارشاد فرماتے ہیں کہ غزوہ خندق کے موقع پر سرکار ﷺ کا یہاں خیمہ مبارک نصب کیا گیا تھا یہ مبارک مسجد چونکہ ایک پہاڑی پر واقع ہے لہذا مدینہ منورہ گنبد خضرا کی زیارت باسعادت یہاں سے خوب ہوتی ہے۔ (بحوالہ جذب القلوب) اس مسجد کی بلندی چھ میٹر طول وعرض ۴۴ میٹر ہے اس مبارک مسجد کی بنیاد عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے رکھنے کی سعادت حاصل کی اس کے بعد ۸۴۵ھ میں امیر مدینہ ... البزوزی نے اس کی جدید تعمیر کی۔

(بحوالہ: خلاصۃ الوفاء، آثار المدینہ، جذب القلوب)

(۱۴) مسجد جبل احد یا مسجد فسح:

یہ دونوں نام اس مبارک ومقدس مسجد کے ہیں کیونکہ مسجد جبل احد کی جڑ میں واقع ہے اس لیے سید الشہداء حضرت امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزار شریف سے شمال کی طرف واقع ہے۔ (بحوالہ: جذب القلوب) حضرت زین المراغی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس مقدس مسجد میں یہ آیت کریمہ "اے ایمان والوں جب تمہیں کہا جائے مجالس میں کشادگی پیدا کرو تو ایسا کرو اللہ تعالیٰ تمہیں وسعت بخشے گا۔ نازل ہوئی مطری فرماتے ہیں کہ حضور علیہ السلام نے جنگ احد ختم ہو جانے کے بعد اسی دن نماز عصر اور ظہر اسی مقدس مقام پر ادا فرمائی تھی۔

(بحوالہ خلاصہ الوفاء، راحت القلوب، جذب القلوب)

(۱۵) مسجد عینین:

آیئے اب زیارت کرتے ہیں اس مبارک مسجد کی جو مسجد عینین کے نام سے معروف ہے یہ مبارک مسجد سید الشہداء کے مزار مبارک قبلہ کی طرف واقع ہے جس پہاڑ پر یہ مبارک مسجد واقع ہے اس جبل الرمات کہتے ہیں جنگ احد کے موقع پر اسلامی لشکر کے تیر انداز اسی جگہ کھڑے ہوئے تھے حضور سیدنا حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو وحشی نے اسی مقام پر تیر مارا تھا اب اس

کے نشانات منہدم ہو چکے ہیں۔ (بحوالہ جذب القلوب) حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں حضور ﷺ نے احد کے دن نماز ظہر اسی جگہ ادا فرمائی اور ایک اور روایت میں ہے کہ سرور کائنات ﷺ نے جماعتِ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے ساتھ ہتھیاروں سمیت نماز صبح ادا فرمائی۔

(بحوالہ جذب القلوب: خلاصہ الوفاء)

(۱۶) مسجد الوادی:

آیئے اب زیارت کرتے ہیں اس مقدس مقام کی جہاں مسجد الوادی واقع ہے یہ مقدس مسجد اسی جگہ پر واقعہ ہے جہاں سیدنا حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ زخم کھا کر گرے تھے اور یہیں جام شہادت نوش فرمایا پھر حضور ﷺ کے حکم مبارک سے انکی نعش مبارک کو اٹھا کر جہاں اب ان کی قبر شریف ہے لا کر دفن کر دیا گیا۔

(روایت ابن شہبہ، جذب القلوب)

جنگ ختم ہونے کے بعد باقی زخمیوں کو اسی مقام پر اکٹھا کیا گیا بعض علماء کرام نے اس مسجد کو مسجد عسکری یا مسجد العسکر بھی کہا ہے۔ (بحوالہ جذب القلوب، وفاء الوفاء خلاصہ الوفاء) یہ مقدس مسجد جبل عینین کے شمال کنارے پر واقع ہے آپ بھی اس مقدس مقام پر دو رکعت نفل ادا کریں کہ سید الشہداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مقامِ شہادت ہے۔

(۱۷) مسجد البقیع:

اب چلتے ہیں مسجد البقیع کی طرف جنت البقیع کے دروازے سے باہر آتے ہی یہ مقدس مسجد دائیں جانب واقع تھی یہ مقدس مسجد حضرت عقیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور امہات المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مزار کے غربی جانب واقع تھی، سیدنا حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس مسجد میں امامت فرمایا کرتے تھے۔ (بحوالہ وفاء الوفاء) حضور سید عالم ﷺ بھی اس مسجد میں اکثر اوقات جلوہ افروز ہوئے اور نماز ادا فرمایا کرتے اور ارشاد فرمایا کرتے کہ "مجھے لوگوں

کے یہاں جمع ہو جانے کا خوف نہ ہوتو میں اکثر اوقات نماز یہاں پڑھا کروں"
(بحوالہ جذب القلوب، خلاصہ الوفاء، راحت القلوب)

(۱۸) مسجد بنی جہنیہ :

ابن زبالہ رضی اللہ تعالی عنہ رافع بن ملکیت رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہیں کہ ابومریم جہنی نے حضور سید عالم ﷺ سے درخواست کی کہ میری قوم کے لیے مسجد کی نشاندہی فرمادیں تو حضور پرنور ﷺ نے اسی جگہ کی نشاندہی فرمائی چنانچہ یہ مقدس مسجد بنی جہنیہ کے نام سے منسوب ہے قبیلہ بنوجہنیہ اسی مقام پر آباد تھا (بحوالہ خلاصہ الوفاء، ص ۲۸۰) ابن زبالہ رضی اللہ تعالی عنہ حضرت معاذ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے اس مبارک مسجد مسجدِ جہنیہ میں نماز ادا فرمائی۔

(۱۹) مسجد بیوت المطر :

مدینہ منورہ کی ایک اور مقدس مسجد بیوت المطر کے نام سے معروف ہے حضرت ابن زبالہ رضی اللہ تعالی عنہ حضرت انس بن عیاض رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے اس مبارک مسجد کو بھی قدم بوسی کا شرف بخشا اور یہاں نماز ادا فرمائی یہاں آل ابی ادھم کلثوم بن حصین غفاری رضی اللہ تعالی عنہ کے مکانات واقع ہیں یہ مبارک مسجد بھی قبیلہ بنوغفاری کے مکانات کے قریب ہی واقع ہے۔

(۲۰) مسجد بنی زریق :

مسجد بنی زریق وہ مقدس و مبارک مسجد ہے جہاں سب سے پہلے قرآن پاک کی تلاوت کی گئی حضرت رافع بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ حضور ﷺ سے اس مقام پر تلاوت کے شرف سے فیضیاب ہوئے تو حضور ﷺ نے قرآن پاک کی وہ آیات مبارکہ جو کہ مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی تھی انہیں سنائیں، جب حضرت رافع بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ اپنے قبیلے میں پہنچے تو قوم

فرما......"

غور کرنا چاہیے کہ برکت کی یہ دعا دین و دنیا دونوں کے لیے ہے کہ نہ صرف یہ کہ مدینہ پاک کے ثمر (پھلوں) میں برکت کی دعا مانگی " اے اللہ ہمارے مدینہ پاک میں برکت نازل فرما"

پیمانوں اور انکے مدُ (سیر یا کلو) کے لیے برکتکی دُعا مانگی بلکہ مدینہ منورہ کی ہر ہر چیز مکہ مکرمہ سے دُگنی برکت طلب فرمائی، لہذا بلاشک وشبہ مدینہ منورہ میں قیام پذیر ہر عاشق رسول ﷺ کے ایمان و عشق میں بھی دوسروں کی نسبت زیادہ برکت وحلاوت ہے۔

طبرانی میں ہے کہ حضرتِ عمر رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں حضور ﷺ نے صبح کی نماز پڑھا کر دعا مانگی "اے اللہ ہمارے لیے مدینہ پاک میں برکت فرما"

ترمذی شریف میں ہے کہ حضور ﷺ نے اللہ عزوجل سے دعا فرمائی کہ یا اللہ میں تجھ سے مدینہ والوں کے لیے خیر مانگتا ہوں تو مدینہ والوں کو مکہ والوں کی نسبت ہر برکت کے ساتھ دگنی برکت عطا فرما۔"

طبرانی میں ہے کہ حضور سید عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا ' مدینہ مکہ سے افضل ہے،' "والمدينه خير من مكته

(بحوالہ وفاء الوفاء جلد ا صفحہ ۳۷)

حدیث مبارکہ میں ہے "ایمان مدینہ منورہ میں ایسے پناہ لے گا جیسے سانپ اپنے بل میں چلا جاتا ہے۔"

(بحوالہ، بخاری شریف جلد ا صفحہ ۲۵۲)

صحیحین میں ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا "جس شخص نے مدینہ منورہ کی مشکلات پر صبر کیا میں قیامت کے دن اس کا گواہ اور شفیع ہوں گا۔" (بحوالہ خلاصہ الوفاء صفحہ ۳۱)

حضور ﷺ نے مدینہ منورہ سے بیماریوں اور وبا سے نجات کے لیے بھی دعا فرمائی

کو جمع کر کے ان آیات مقدسہ کی تلاوت فرمائی ابن شیبہ حضرت معاذ بن رفاعہ رضی اللہ تعالی عنہم سے روایت کرتے ہیں کہ حضور ﷺ اس مسجد میں داخل ہو ـ مگر نماز پڑھنا ثابت نہیں ـ

(۲۱) مسجد بنی ساعدہ:

پاکستانی ہوٹل سے سیدھے شارع تحمی پر مین اڈے کی طرف چلیں تو بائیں جانب ایک خوبصورت باغیچہ نظر آئے گا سقیفہ بنی ساعدہ اسی جگہ پر ہے عبدالمصم بن عیاض رضی اللہ تعالی عنہ اپنے والد ماجد سے روایت کرتے ہیں کہ حضور سقیفہ بن ساعدہ کے ڈیرے میں تشریف فرما تھے کہ آپ کو حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالی عنہ نے ایک پیالے میں دودھ پیش کیا حضور ﷺ نے نوش فرمایا اور مزید طلب فرمایا تو انہوں نے مزید پیش کیا۔ اسی سقیفہ بن ساعدہ میں انصار نے سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کے دستِ مبارک پر بیعت کی تھی ـ (بحوالہ خلاصہ الوفاء)

مسجد بنی ساعدہ اسی مقام کے قریب واقع ہے ـ

(۲۲) مسجد راتج:

راتج ٹیلوں کا نام ہے اسی مناسبت سے یہ مسجد، مسجد راتج، کے نام سے منسوب ہے اسی جگہ پر بیئر جاسم سے حضور ﷺ نے پانی نوش فرمایا ابن شیبہ رضی اللہ تعالی عنہ حضرت خالد ابن دیاج سے روایت کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے مسجد راتج میں نماز ادا فرمائی ـ

(بحوالہ خلاصہ الوفاء ص ۲۸۲)

(۲۳) مسجد بنی عبد الاشہل:

اس مبارک مسجد کو مسجد واقم بھی کہا جاتا ہے حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے مسجد بنی عبد الاشہل میں مغرب کی نماز ادا فرمائی ایک روایت میں محمد بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے اس مسجد میں ظہر اور عصر کی نمازیں ادا فرمائیں ـ

(۲۴) مسجد القرصہ:

حضرت زین نے یحییٰ بن قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضور علیہ السلام جب انصار کی آبادیوں میں تشریف لاتے تو ان کی مساجد میں نماز ادا فرماتے چنانچہ آپ علیہ السلام نے مسجد القرصہ کو بھی قدم بوسی کا شرف بخشا اور یہاں نماز ادا فرمائی۔

(بحوالہ: خلاصہ الوفاء)

(۲۵) مسجد الشیخین:

مدینہ منورہ اور جبل احد کے درمیان ایک جگہ کا نام شیخان ہے یہ مقدس مسجد اسی جگہ کے قریب واقع ہے اسی مناسبت سے اسے مسجد الشیخین کہا جاتا ہے ابن شیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت عبداللہ بن عقبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور علیہ السلام نے اس مسجد میں نماز ادا فرما کر اسے سعادت بخشی ایک رات یہاں قیام فرمایا اور نماز فجر ادا فرما کر احد شریف کی جانب تشریف لے گئے۔

(بحوالہ خلاصہ الوفاء ص ۲۸۳)

(۲۶) مسجد بنی دینار:

یہ وہ مقدس مسجد ہے کہ جہاں حضور علیہ السلام عموماً نماز ادا فرمایا کرتے تھے ابو زبالہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ابو بن صالح دیناری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قبیلہ بنی دینار میں نکاح فرمایا ایک مرتبہ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہاں بیمار ہو گئے تو حضور علیہ السلام انکی عیادت کے لیے تشریف لے گئے تو وہاں کے لوگوں نے بارگاہِ رسالت علیہ السلام میں عرض کی کہ آپ علیہ السلام ہماری مسجد میں نماز ادا فرمائیں چنانچہ آپ علیہ السلام نے ان

کی درخواست قبول فرمائی اور اس مقدس ۔ میں نماز ادا فرما کر اسے رونق بخشی۔

(بحوالہ مدینۃ الرسول ﷺ ص ۲۷۶)

(۲۷) مسجد بنی عدی:

یہ وہ مقدس و مبارک مقام ہے جہاں حضور ﷺ کے والد گرامی سیدنا عبداللہ رضی اللہ تعالی عنہ کا مزار مبارک ہے۔(روایت ابن شیبہ) حضور سید عالم ﷺ نے اس مبارک مسجد میں بھی نماز ادا فرمائی اور ایک روایت کے مطابق یہاں غسل بھی فرمایا۔ گزشتہ تین سالوں سے یہ مقدس علاقہ جدید حرم نبوی ﷺ میں شامل کرلیا گیا ہے اس مبارک جگہ کو جدید حرم نبوی ﷺ میں داخل کرنے کے لیے جدید تعمیر ہوئی تو حضور ﷺ کے والد گرامی سیدنا عبداللہ رضی اللہ تعالی عنہ کے جسم مبارک کو صحیح وسالم حالت میں پایا گیا۔ ملک بھر کے تمام اخبارات نے اسے خبر کو شہ سرخیوں میں شائع کیا۔

(بحوالہ خلاصۃ الوفاء ص ۲۸۴)

(۲۸) مسجد بنی مازن:

ابن زبالہ رضی اللہ تعالی عنہ نے یعقوب محمد سے روایت کی ہے کہ حضور ﷺ نے اس مقدس مسجد کو قائم کرنے کے لیے جگہ کی نشاندہی فرمائی مگر نماز ادا نہیں فرمائی نماز آپ ﷺ نے قبیلہ بنی مازن میں ام مبردہ رضی اللہ تعالی عنہ کے گھر ادا فرمائی یہ مسجد انہی کے گھر کے قرب و جوار میں واقع ہے ام مبردہ رضی اللہ تعالی عنہ حضور ﷺ کے صاحبزادے سیدنا ابراہیم رضی اللہ تعالی عنہ کی مرضعہ تھیں (دودھ پلانے والی) سیدنا ابراہیم رضی اللہ تعالی عنہ کا وصال بھی اسی جگہ پر ہوا اور آپ ﷺ یہیں تشریف لائے۔

(بحوالہ خلاصۃ الوفاء ص ۲۷۴)

(۲۹) مسجد بنی خطمہ :

ہشام بن عروہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت عبداللہ بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ سید عالم ﷺ اس مبارک مسجد کو بھی سعادت بخشی اور یہاں نماز ادا فرمائی اور یہاں موجود بنی خطمہ کے کنوئیں سے وضو مبارک فرمایا یہ مسجد ''مسجد شمس'' کے قریب واقع ہے۔

(بحوالہ: خلاصہ الوفاء ص ۲۸۵)

(۳۰) مسجد مشربہ اُم ابراہیم :

یہ مسجد شریف بنو قریظہ کے شمالی حرہ شرقیہ کے نزدیک واقع ہے مشربہ سے مراد باغ ہے اور ام ابراہیم سے مراد حضرت ماریہ قبطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہیں جن کے بطن سے صاحبزادہ رسول ﷺ حضرت سیدنا ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ تولد ہوئے یہی ان کی جائے پیدائش بھی ہے یہاں حضرت ماریہ قبطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے باغات تھے حضور ﷺ یہاں تشریف لائے اور نماز ادا فرمائی آپ ﷺ گاہے بگاہے ان کے پاس تشریف لاتے یہ مسجد فقط چار دیواروں پر مشتمل ہے بغیر چھت کے بنی ہوئی ہے۔ (بحوالہ خلاصہ الوفاء راحت القلوب) قلبہ سے شام کی جانب گیارہ گز مشرق سے مغرب کی طرف چودہ گز ہے، (بحوالہ جذب القلوب)

(۳۱) مسجد بنی قریظہ :

یہ مقدس مسجد حرہ مرقیہ کے نزدیک باغات کے انتہاء پر مسجد شمس کی مشرق کی طرف تھوڑے فاصلے پر واقع ہے حضور ﷺ یہودی قبیلہ بنی قریظہ کا محاصرہ کیا تو اسی جگہ پر قیام فرمایا اور نماز ادا فرمائی (بحوالہ: جذب القلوب) ولید عبدالملک نے مسجد کی تعمیر کے وقت اسی جگہ کو بھی مسجد کے اندر داخل کر دیا مسجد کی پرانی تعمیر میں مسجد قباء کے مینارے کی طرح ایک مینارہ بنا ہوا تھا، بعد میں وہ منارہ گر گیا۔ ۷۰۰ھ کے قریب اس کا کچھ نشان باقی تھا اس کے بعد اس جگہ ایک چبوترہ ڈیڑھ قد آدم کا اونچا بنا دیا گیا جواب تک موجود ہے اس مسجد کی قدیم عمارت اپنی چھت،

ستونوں، میناروں وغیرہ کے لحاظ سے مسجد قباء شریف سے ملتی جلتی تھی اب صرف ایک چار دیواری قبلہ سے شام کی جانب ۴۳ گز اور مشرق سے مغرب ۴۵ گز ہے۔

(۳۲) مسجد ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ مشہور صحابی رسول ﷺ ہیں اور مشہور قاریوں میں سے ہیں جہاں اب یہ مقدس مسجد واقع ہے دراصل یہاں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مکان مبارک تھا اس مکان میں حضور ﷺ ان کے پاس تشریف لایا کرتے تھے اور نماز ادا فرمایا کرتے تھے اور حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے قرآن پاک کی تلاوت سنا کرتے تھے ایک مرتبہ حضور ﷺ نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے ارشاد فرمایا ہے کہ تمہیں قران سناؤں انہوں نے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ نے میرا نام لے کر ارشاد ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا ہاں تمہارا نام لے کر ارشاد فرمایا ہے تو یہ سن کر حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ خوشی سے رو پڑے اس واقع سے ہی اس مبارک مسجد کی فضیلت اور زیارت کے ثواب کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔

مزید مساجد مقدسہ:

مدینہ منورہ میں درجذیل مساجد میں بھی حضور ﷺ کا نماز ادا فرمانا ثابت ہے مسجد بنی امیہ، مسجد التوبہ، مسجد فیفا، مسجد بنی حارثہ، مسجد بنی وائل، مسجد عتبان بن مالک، مسجد بنی عمر، مسجد بنی الثیف، مسجد المنارتین، مسجد الصدقہ زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، مسجد بنی واقف، مسجد الخزبہ، مسجد جشحاشہ، مسجد مشیہ۔

(بحوالہ خلاصہ الوفاء، وفاء الوفاء)

☆☆

مدینہ منورہ کا بابرکت قبرستان

جنت البقیع:

آیئے اب اس مقدس قبرستان کی زیارت کرتے ہیں جو دنیا کے تمام قبرستانوں سے افضل ومعزز ہے جسے ہم جنت البقیع کے مبارک نام سے پکارتے ہیں جی ہاں یہ وہ ہی مقدس قبرستان ہے جس میں اہلِ بیت اطہار، تقریباً دس ہزار صحابہ کرام وصحابیات رضی اللہ تعالی عنہم، امہات المؤمنین وسرکار ﷺ کی صاحبزادیاں رضی اللہ تعالی عنہا، اولیاء اللہ رحمتہ اللہ علیہ، وعشاق کرام اور لاکھوں اغواث، اقطاب، آرام فرما رہے ہیں یہی وہ مبارک قبرستان ہے جس کے بارے میں سرکار ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کے دن ستر ہزار چودھویں کے چاند جیسی نورانی شکلیں جنت البقیع سے اٹھیں گی۔

(بحوالہ: خصائص الکبری ص ۲۸۹)

یہ وہ مقدس قبرستان ہے جس کے بارے میں حضرت کعب رضی اللہ تعالی عنہ روایت کرتے ہیں کہ توریت میں لکھا ہے جنت البقیع شریف پر فرشتے مامور کیے گئے ہیں جب یہ قبرستان فوت ہونے والوں سے بھر جاتا ہے تو فرشتے اس کے کناروں سے پکڑ کر جنت میں الٹا دیتے ہیں۔ (سبحان اللہ) ایسی پاک ومقدس ومتبرک جگہ کی زیارت کس قدر باعث سعادت ہوگی۔

یہ مبارک قبرستان مسجد نبوی شریف ﷺ کے مشرقی سمت میں واقع ہے باب جبرائیل علیہ السلام سے نکل کر اگر آپ سڑک پر آئیں گے تو آپ کو سامنے ہی جنت البقیع کا احاطہ نظر آئے گا۔ جنت البقیع کے چاروں طرف ماربل کی اونچی دیواریں موجود ہیں جس کی وجہ سی قدیم حصہ

پھر جدید اضافہ شدہ حصہ باہم مل گئے ہیں اور اس طرح کل رقبہ ۵۶۰۰۰ مربع میٹر ہے۔ کتب روایت میں جنت البقیع کے بے شمار فضائل ملتے ہیں چنانچہ ایک حدیث میں ہے جس کا مفہوم ہے کہ "جو شخص مدینہ منورہ میں مرے اور بقیع میں دفن کیا جائے تو وہ رسول اللہ ﷺ کی شفاعت سے ممتاز ہوگا"

بقیع شریف میں جو رحمتوں اور برکتوں اور سعادتوں کے خزینے دفن ہیں ان سب کے نام احاطہ تحریر میں لانا کسی انسان کے بس کی بات نہیں ہاں البتہ ان میں سے کچھ اسمائے مبارکہ بیان کرنے کی سعادت حاصل کی جارہی ہے، جو اس مبارک قطعہ اراضی میں آرام فرمارہے ہیں۔

حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت فاطمہ الزہرہ، سیدنا حسن بن علی، حضرت رقیہ بنت رسول ﷺ، حضرت فاطمہ بنت اسد، حضرت ام کلثوم، حضرت ابراہیم بن رسول ﷺ۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف، حضرت سعد بن وقاص، حلیمہ سعدیہ، ام المؤمنین حضرت خدیجہ الکبریٰ، حضرت عائشہ صدیقہ، حضرت سودہ بنت زمعہ، حضرت حفصہ، حضرت زینب بنت خزیمہ، حضرت زینب بنت جحش، حضرت عباس، حضرت ام حبیبہ، حضرت عقیل بن طالب، حضرت عبداللہ بن مسعود، حضرت امام مالک و حضرت ضیاء الدین مدنی قطب مدینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔

جنت البقیع میں کچھ ایسی مقدس قبریں تھیں جن پر بطور نشانی گنبد ہوا کرتے تھے ان مقدس گنبدوں میں پہلا گنبد حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تھا دوسرا گنبد سرکار ﷺ کی صاحبزادیاں رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے قبور شریف پر تھا، تیسرا گنبد امہات المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا تھا، چوتھا گنبد سیدنا ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن رسول اللہ ﷺ کا، پانچواں گنبد حضرت عقیل بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تھا، چھٹا گنبد حضور ﷺ کی پھوپھی حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا تھا، ساتواں گنبد حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ، اور آٹھواں گنبد حضرت فاطمہ بنت اسد رضی اللہ تعالیٰ عنہا (والدہ حضرت علی رضی اللہ عنہ) کی قبر شریف پر بنایا گیا تھا مگر افسوس صد

افسوس کہ ان قبروں اور مزاروں اور ان کی نشانات کو بے حد بے دردی و گستاخی سے شہید کر دیا گیا ہے اور ان کے نقوش تک مٹا دیئے گئے ہیں۔

(بحوالہ جذب القلوب)

لہذا احتیاط و ادب کا تقاضا یہی ہے کہ آپ باہر ہی سے اہلِ بقیع کو سلام عرض کریں تاکہ آپ کا پاؤں کسی صحابی رضی اللہ تعالی عنہ یا کسی امہات المؤمنین رضی اللہ تعالی عنہ میں سے یا کسی بنات رسول ﷺ (صاحبزادیاں رضی اللہ عنہم) یا کسی ولی، غوث قطب، کی قبر مبارک پر نہ پڑ جائے اور ویسے بھی کسی مسلمان کی قبر پر پاؤں رکھنا حرام ہے۔

اور جو راستہ قبریں توڑ کر بنایا جائے اس پر بھی چلنا حرام ہے۔ (بحوالہ فتاوی رضویہ)

لہذا آپ باہر ہی سے اہلِ بقیع کو سلام عرض کریں فاتحہ خوانی کریں کہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ جذب القلوب میں نقل کرتے ہیں کہ یہاں پر دعا مستجاب ہے۔ غرض یہ کہ یہ بڑے ادب کی جگہ ہے، حضور ﷺ اکثر اس مبارک قبرستان کو تشریف لے جاتے۔ اور زیارت فرماتے لہذا ہر اہلِ عشق کو چاہیے کہ مسجد نبوی شریف ﷺ و روضہ اطہر پر حاضری کے فوراً بعد جنت البقیع کی زیارت باسعادت حاصل کرے۔

☆☆

"مسجد نبوی ﷺ کے فضائل"

آیئے اب مسجد نبوی شریف ﷺ کے ان فضائل و کمالات کو سننے کی سعادت حاصل کرتے ہیں جن کے سبب مسجد نبوی شریف ﷺ کو دنیا کی تمام مساجد پر فضیلت و فوقیت حاصل ہے یوں تو مسجد نبوی شریف ﷺ کے بے شمار و بے انداز فضائل احادیث مبارکہ میں موجود ہیں مگر اہلِ عشق و ایمان کے لیے مسجد نبوی شریف ﷺ کی سب سے بڑی فضیلت و مرتبہ کا یہ سبب ہی کافی ہے کہ یہاں ہمارے پیارے آقا اور محبوب خدا ﷺ اپنی ذات پر انوار کے ساتھ جلوہ افروز ہیں اور پردہ میں رہ کر بھی کائنات کے ذرے ذرے سے اور ہر ذی نفس کے حالات سے واقعات سے واقف و باخبر ہیں آپ ﷺ کے یہاں آرام فرمانے ہی کے باعث اور مسجد نبوی شریف ﷺ کو اس مبارک نسبت کی وجہ سے ہی وہ امتیازیت و بلند و اعلیٰ درجہ حاصل ہے جو دنیا میں اور کسی مسجد کو حاصل نہیں، اور مسجد نبوی شریف ﷺ کی اس اہم فضیلت کے مقابلے میں اس کی باقی فضیلتیں ثانوی حیثیت رکھتی ہیں، آیئے دیکھتے ہیں کہ مسجد نبوی شریف ﷺ کے دوسرے فضائل کون کون سے ہیں جو اور کسی مسجد کو حاصل نہیں۔

(۱) حدیث مبارک ہے "میری اس مسجد میں نماز دوسری کسی مسجد میں ہزار نماز سے افضل ہے۔" (بحوالہ بخاری شریف جلد ۱ ص ۱۵۹)

(۲) حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ "جو شخص میری اس مسجد میں بہتری سیکھنے یا سکھانے کی غرض سے داخل ہو اس کا درجہ مجاہدین فی سبیل اللہ کا درجہ ہے....." (بحوالہ وفاء الوفاء ج ۱ ص ۴۲۵، اخباری المدینہ الرسول ﷺ ص ۴۱)

گویا مسجد نبوی شریف ﷺ کی حاضری جہاد فی سبیل اللہ کی مانند ہے۔

(معجم الکبیر للطبرانی)

(۳) یہی نہیں بلکہ "سہل بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا جو پاک صاف ہو کر صرف میری مسجد میں نماز کی ادائیگی کے ارادے سے نکلا یہاں تک کہ اس میں نماز ادا کی تو اس کا ثواب حج کے برابر ہے (بحوالہ وفاء الوفاء ج ۱ ص ۷۷ اخبار المدینہ الرسول ﷺ ص ۹۲)

(۴) مشکوٰۃ شریف ص ۴۲ میں یہ حدیث مبارکہ درج ہے "میری اس مسجد کی نماز پچاس ہزار نمازوں سے افضل ہے۔"

(۵) حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا "جس نے مسجد نبوی شریف ﷺ میں چالیس نمازیں متواتر ادا کیں اس کے لیے جہنم، عذاب اور نفاق سے نجات لکھ دی جاتی ہے۔

(بحوالہ وفاء الوفاء ج ۱ ص ۷۷)

(٦) ایک اور جگہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا "بہترین سفر میری اس مسجد اور بیت اللہ شریف کا ہے" (بحوالہ: سنن امام احمد) اس ارشاد پاک میں بھی افضیلت کے اعتبار سے پہلے مسجد نبوی شریف ﷺ پھر بیت اللہ کے سفر کا ذکر خیر ہے۔

(۷) حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ "آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا میری مسجد کا رمضان دوسری جگہوں کے رمضان سے ہزار درجہ زیادہ ہے سوائے مسجد حرام کے، غور کرنا چاہیے کہ مسجد مسجد نبوی شریف ﷺ میں صرف نماز ہی کا یہ حال نہیں بلکہ دیگر تمام عبادات کا بھی یہی حکم ہے کہ ہر نیکی کا ہزار گناہ اور ملتا ہے، اے خاش رب عزوجل ہر عاشق صادق رسول ﷺ کو مدینہ منورہ اور مسجد نبوی شریف ﷺ میں زیادہ سے زیادہ عبادت کرنے کی توفیق مرحمت فرمائے۔ (آمین)

(۸) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا "جو شخص اپنے گھر سے میری مسجد کو آتا ہے ایک وہ ہوتا ہے جس کی نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور ایک وہ ہوتا ہے جس کے گناہ معاف کئے جاتے ہیں۔

☆☆

''مسجدِ نبوی شریف کے ستون مبارکہ''

مسجد شریف کے مبارک ستونوں کو اسطوان بھی کہتے ہیں، مسجد نبوی ﷺ کے آٹھ اسطوانات ہیں، جو ہر عاشق صادق کے لیے نہایت معتبر و محترم ہیں آیئے دیکھتے ہیں کہ وہ کون کون سے ستون ہیں اور انہیں کیا کیا فضیلتیں حاصل ہیں۔

(ا) اسطوانہ حنانہ:

مسجد نبوی شریف ﷺ کا پہلا اسطوانہ اسطوانہ مخلقہ ہے جسے ''اسطوانہ حنانہ'' بھی کہتے ہیں یہ ستون مبارک محراب نبوی شریف ﷺ سے ملا ہوا امام کے مقام سے داہنی طرف ہے اسے مخلوق اس لیے کہتے ہیں کہ یہ ستون کسی مکروہ چیز سے ملوث ہوگیا تھا چنانچہ اسپر ''خلوق'' (عرب کی مشہور خوشبو) ملوادی گئی چنانچہ اسے مخلقہ کہا گیا۔ (بحوالہ جذب القلوب) یہ مبارک مقدس ستون اس جگہ ہے جہاں کھجور کے ایک خشک درخت کے تنے سے حضور ﷺ ٹیک لگا کر واعظ فرمایا کرتے تھے لیکن جب منبر شریف تیار ہوگیا اور حضور ﷺ منبر شریف پر واعظ فرمانے تشریف لے گئے تو یہ ستون (جو پہلے درخت کا تنا تھا) آپ ﷺ کی دوری برداشت نہ کرسکا اور چیخیں مار مار کر رو دیا اور اتنے زور سے رویا کہ پورے اجتماع نے اس مقدس و مبارک ستون کے رونے کی آواز سنی اور یہ گریہ وزاری و اضطراب دیکھ کر صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر بھی رقت طاری ہوگئی حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں'' کھجور کا یہ ستون بچے کی طرح چیخا اور رویا'' (بحوالہ: وفاء الوفاء ج ص ۳۸۸) سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ'' یہ مقدس ستون اس طرح مضطرب ہوا جیسے وہ اونٹنی جس کا بچہ گم ہو چکا ہو'' (بحوالہ وفاء الوفاء ج ۲ ص ۳۸۸) ستون کی اس حالت زار کو دیکھتے ہوئے حضور ﷺ منبر شریف سے اتر کر اس تنے کے پاس تشریف لائے اور اپنا دست شفقت پھیرا اور ارشاد فرمایا''

اگر تو چاہے تو تجھے اسی جگہ پر درخت کی شکل دے دی جائے ، چاہے تو تجھے جنت میں اتارا جائے اور اولیاء اللہ (اللہ کے مقرب برگزیدہ بندے) تیرے پھل کھائیں چنانچہ آپ ﷺ کے اس ارشاد پاک کو سن کر اس تنے نے دارالفنا کے بجائے دارالبقا کو پسند کیا یعنی جنت میں جانا پسند کیا۔ (بحوالہ وفاء الوفاء ج ۲ ص ۳۹۰) پھر سرکار مدینہ ﷺ نے مزید فرمایا اگر میں اسے چپ نہ کراتا تو یہ قیامت تک ایسے ہی روتا پھر حضور ﷺ نے اس درخت کے تنے کو وہیں دفن فرمادیا اب اس جگہ بطور نشانی یہ مبارک ستون اسطوانہ حنانہ کے نام سے موجود ہے، حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس حدیث کو سنتے تو زاروقطار روتے اور فرماتے اے اللہ کے بندو لکڑی فراق محبوب میں روئے تم زیادہ حقدار ہو کہ ان کی ملاقات کا شوق رکھو۔ (بحوالہ وفاء الوفاء ج ۲ ص ۲۹۰) تو آیئے آپ بھی اس مقدس ستون کے دیدار کی سعادت حاصل کیجئے اس کا محبت سے بوسہ لیجئے اور دو رکعت نوافل یہاں ضرور ادا فرمایئے کہ بعض صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے مروی ہے کہ آپ ﷺ بھی اکثر یہاں نوافل ادا فرمایا کرتے تھے تو کیوں نہ اس مبارک سنت نبوی ﷺ کو بھی ادا کرتے چلیں اسی بہانے خوب خوب رحمتوں کے خزانے لوٹ لیں۔

(۲) اسطوانہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

آیئے اب اسطوانہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی زیارت با سعادت حاصل کرتے ہیں اسے اسطوانہ القرعہ کے نام سے بھی پکارتے ہیں وجہ اس کی یہ ہے کہ یہ وہ ستون مبارکہ ہے جس کے متعلق ہمارے پیارے آقا ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ''میری مسجد کے ستونوں میں ایک ستون کے آگے ایک ٹکڑا ہے اگر لوگ اس کی فضیلت جان جائیں تو بغیر قرعہ کسی کو ایک جگہ نماز پڑھنا میسر نہ ہو'' جس وقت سیدنا عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے یہ حدیث مبارکہ بیان کی تو صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے اس جگہ کا نشان پوچھا مگر حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے تعین نہ فرمایا لیکن حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بھانجے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہیں موجود رہے، یہاں تک کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ

تعالیٰ عنہ کو اس کی نشاندہی فرمائی چنانچہ جب حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے باہر آکر اسی اسطوانہ (اسطوانہ عائشہ) کے قریب دائیں طرف نماز پڑھنے لگے تو صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم جان گئے کہ یہی وہ متبرک ومقدس مقام ہے جس کا ذکر حضور ﷺ نے فرمایا تھا اور اس جگہ مانگی گئی ہر دعا مستجاب ہوتی ہے۔ (بحوالہ: جذب القلوب) اس ستون کے پاس نماز ادا کرنے کے لیے ہر زائر بے تاب و بے قرار نظر آتا ہے اور کیوں نہ ہو یہی وہ متبرک مقام ہے جہاں سجدہ کرنے کی فضیلت آپ ﷺ کے لب ہائے مبارکہ سے ادا ہوئی تو پھر آیئے آپ بھی ان بے قرار و بے تاب زائرین کی صف میں کھڑے ہو جایئے جو یہاں نوافل ادا کرنے اور رب عزوجل کے حضور سجدہ ریز ہونے کے لیے ہر لحہ منتظر رہتے ہیں اور پھر یہ کوئی عام سجدہ بھی نہیں کہ حضرت زید بن اسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اس جگہ پر حضور ﷺ، سیدنا صدیق اکبر، وعمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو سجدہ کرتے دیکھا ہے۔ (بحوالہ: جذب القلوب ص ۱۰۰، وفاء الوفاء، راحت القلوب) آیئے اور اس متبرک جگہ کی برکت سے اپنا دامن بھرلیں اور پیاسی نگاہوں کو اس مقدس مقام کی زیارت سے خوب خوب سیر کرلیں۔

(۳) ستون ابی لبابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ستون ابی لبابہ کا دوسرا نام اسطوانہ توبہ بھی ہے یہ ستون منبر شریف کے طرف سے چوتھا اور حجرے شریف سے دوسرا ستون ہے اس اسطوانہ اور قبر انور کے درمیان بیس گز کا فاصلہ ہے، (بحوالہ: جذب القلوب) اس اسطوانہ کو اسطوانہ توبہ کہنے کا سبب وہ واقعہ ہے جو عہدِ رسالت ﷺ میں پیش آیا جب حضور ﷺ نے قریضہ کا محاصرہ کیا اور سیدنا ابولبابہ رضی اللہ عنہ جو کہ جلیل القدر صحابی ہیں حضور ﷺ نے انہیں بنو قریضہ سے معاملات طے کرنے اور ان کے حالات کا جائزہ لینے کے لیے بھیجا تو بنو قریضہ نے یہ عہد کیا کہ انہیں حضرت ابولبابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہر فیصلہ منظور ہوگا بنو قریضہ اور سیدنا ابولبابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے درمیان بہت گہرے مراسم تھے اور بنو قریضہ یہ بھی جانتے تھے کہ حضرت ابولبابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور ﷺ کے مقرب ہیں چنانچہ

انہوں نے حضرت ابوالبابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے درخواست کی کہ آپ ہماری سفارش بارگاہِ رسالت ﷺ میں کر دیں تو حضرت ابولبابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں درخواست ضرور کروں گا مگر پھر ساتھ ہی اپنے حلق کی طرف اشارہ کیا یعنی تم سب قتل کر دیئے جاؤ گے سیدنا ابولبابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ غلطی سرزد ہونے کے فوراً بعد نہایت ندامت محسوس ہوئی گو کہ یہ غلطی آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بتقاضائے بشریت اور بنو قریضہ کی آہ وزاری کے سبب سرزد ہوئی مگر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے اس فعل سے اس قدر نادم ہوئے اور انہیں یہ شدید احساس ہوا کہ ان سے خدا اور رسول ﷺ کے حق میں خیانت ہوئی ہے چنانچہ اپنے اس فعل کی ندامت اور غلطی کے مداوے کے طور پر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے آپ کو ایک لکڑی کے ستون کے ساتھ جو اس اسطوانہ کی جگہ تھی بھاری زنجیروں سے باندھ دیا اور قسم کھائی کہ جب تک حضور ﷺ اپنے دستِ مبارک سے نہیں کھولیں گے، میں اس قید سے ہرگز نہ نکلوں گا اور نہ کھاؤں گا یہاں تک کہ مرجاؤں گا۔ یا حضور ﷺ معاف فرمادیں گے چنانچہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ دس روز سے زیادہ عرصہ تک اسی حال میں رہے اور گریہ زاری کرتے رہے ان کے بیٹے آکر ان کو صرف نماز اور قضائے حاجت کے لیے کھول دیا کرتے تھے چنانچہ بھوک کی شدت اور مسلسل گریہ وزاری کے سبب ساعت اور بینائی بہت کمزور ہوگئی حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا اگر وہ میرے پاس آجائے تو میں ان کے استغفار کرتا اب چونکہ انہوں نے اپنے آپ کو باندھ لیا ہے تو اب جب تک حکم نازل نہ ہو کھولا نہیں جاسکتا، چنانچہ جب ایک صبح اللہ تعالیٰ نے ان کی پرخلوص توبہ قبول کرتے ہوئے آیتِ کریمہ "اے ایمان والوں اللہ عزوجل اور رسول ﷺ کی چوری نہ کرو،" نازل فرمائی تو لوگ آپ کو کھولنے کے لیے دوڑے تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا وہی کھولیں گے جن کا مجرم ہوں تب حضور ﷺ خود تشریف لائے اور انہیں کھول دیا اور اسی وقت حضرت ابولبابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عہد کیا کہ وہ اب کبھی بنو قریضہ کے پاس نہیں جائیں گے، کہ یہ وہ جگہ ہے جہاں ان سے اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے خیانت واقع ہوئی تھی۔ (بحوالہ: جذب القلوب، مدینہ

الرسول ﷺ) اللہ تعالیٰ کو اپنے بندے کی توبہ اور اس کا نادم ہوکر گڑگڑانا اس قدر پسند آیا کہ جس جگہ اس جلیل القدر صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ندامت کے آنسو گرے وہ جگہ ہمیشہ کے لیے حرمت اور فضیلت کا نشان بن گئی اور اس سچی توبہ نے اس مقام کو اتنا ارفع و اعلیٰ، باعظمت و متبرک بنادیا حضور پرنور ﷺ نے اس مقدس و مبارک جگہ کو اپنی مبارک مجلس کے لیے منتخب کرلیا حضرت ابن زبالہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں "حضور ﷺ اپنی نفلی نماز ستون توبہ کے پاس پڑھا کرتے تھے نماز صبح کے بعد اس سے ٹیک لگا کر بیٹھ جاتے اور ضعیف، مساکین مہمان بھی آپ ﷺ کے گرد بیٹھ جایا کرتے جس قدر آیاتِ احکام کا نزول رات کو ہوچکا ہوتا وہ ان پر تلاوت فرماتے اور حضور ﷺ ان سے اور وہ حضور ﷺ سے باتیں کرتے رہتے۔ (بحوالہ: راحت القلوب، وفاء الوفاء حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے" جب حضور ﷺ اعتکاف میں بیٹھتے تو آپ ﷺ کا بستر مبارک اور چارپائی اسطوانہ توبہ کے قریب لگادیئے جاتے۔

(۴) اسطوانہ السریر (چارپائی)

مسجد نبوی شریف ﷺ کا چوتھا ستون اسطوانہ سریر ہے جو اسطوانہ توبہ سے ملا ہوا ہے حضرتِ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ "اعتکاف کے موقع پر حضور ﷺ کے لیے (یہاں فرش پر تکیے لگادیئے جاتے۔" (بحوالہ وفاء الوفاء ص ۴۴۸) آپ ﷺ کے پاس کھجور کی چھال کا ایک سریر (چارپائی) تھا جو اس جگہ بچھا کرتا تھا چنانچہ اسی نسبت سے اس جگہ پر موجود ستون کو اسطوانہ سریر کا نام دیا گیا سرور دو جہاں ﷺ کے پاس ایک چٹائی بھی ہوتی تھی جس کو رات کے وقت اس چارپائی پر بچھالیا کرتے تھے اور دن کے وقت اس چٹائی مبارکہ کو اپنے پائے اقدس کے نیچے ڈال لیا کرتے، اللہ اکبر وہ ذات پر انوار وجہ تخلیق کائنات جسے زمین و آسمان کے خزانوں کی کنجیاں رب عزوجل نے عطا فرمائیں اس کی سادگی کا یہ عالم کہ ان خزانوں سے اپنے لیے کچھ بھی پسند نہ فرمایا بلکہ سادگی میں ہی ساری زندگی بسر کی آیئے اس مبارکہ جگہ کی

بھی زیارت کرلیں جہاں سادگی کا پیکر فرشِ خاک پر آرام فرما ہوتا تھا اور ہو سکے تو دو رکعت نوافل بھی حصولِ برکات وانوار کے لیے ادا کرلیں۔

(۵) اسطوانہ محرس:

حرس بمعنی نگرانی وحفاظت و پہرہ کے ہیں اسے ستون علی ابن ابی طالب رضی اللہ تعالی عنہ بھی کہا جاتا ہے کیونکہ حضور سیدنا علی رضی اللہ تعالی عنہ اسی جگہ بیٹھ کر سرکار علیہ کی پاسبانی کے فرائض انجام دیا کرتے تھے اور عموماً یہیں نماز بھی ادا فرمایا کرتے تھے مگر جب اللہ تعالی کی طرف سے حکم نازل ہوا کہ اللہ عزوجل آپ علیہ کی حفاظت خود فرمائے گا تو پھر آپ رضی اللہ تعالی عنہ سے یہ سعادت لے لی گئی اور آپ رضی اللہ تعالی عنہ کی جگہ ملائکہ سرور کائنات علیہ کی حفاظت کی سعادت حاصل کرنے لگے مطری کہتے ہیں کہ حضرتِ علی رضی اللہ تعالی عنہ کی جگہ اس دروازہ کے مقابل ہے جہاں سے رسول اللہ علیہ حضرت رضی اللہ تعالی عنہا کے گھر سے مسجد تشریف لاتے تھے ہو سکے تو آپ بھی یہاں دو رکعت نوافل ادا کریں کہ متبرک مقام جہاں اب یہ ستون قائم ہے حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ کی سجدہ گاہ رہ چکی ہے اب آیئے آپ بھی اس شرف کو حاصل کریں اور خوب فیض حاصل کریں۔

(٦) اسطوانہ وفود:

یہ چھٹا اسطوانہ وفود ہے جو حضرتِ عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کے حجرہ مبارکہ کی بالکل قریب ہے اور اسطوانہ محرس کے پیچھے واقعہ ہے جب کبھی نواحی بستیوں اور مختلف ممالک سے وفود دین کی باتیں سیکھنے یا رہنمائی حاصل کرنے یا دیگر معاملات سے متعلق گفتگو کرنے آپ علیہ کی خدمت بابرکت میں حاضر ہوتے تو حضور علیہ اسے مقام پر بیٹھ کر اپنی صحبت بابرکت سے ان وفود کو شرف بخشتے اور اپنی زیارت باسعادت سے ان کی پیاس آنکھوں کو سیراب فرماتے اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنہم بھی آپ علیہ کے اردگرد ادب واحترام کی تصویر بنے اپنے سروں کو جھکا کر بیٹھ جاتے اور ہمہ تن گوش ہو کر فرمان نبوی علیہ کا ایک ایک لفظ مبارک سنتے باہر سے آنے

والے وفود صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم [illegible] احترام [illegible]
سب [illegible] احترام و ادب [illegible]
کیوں نہ آپ بھی اس مبارک و مقدس مقام کی زیارت کریں دو رکعت نفل ادا کریں کہ جہاں
سرکار مدینہ صاحب معطر پسینہ ﷺ کی صحبت فیض ہر خاص و عام کے لیے تھی اور ہر اہلِ ایمان
کے لیے آج بھی ہے۔

(۷) اسطوانہ تہجد:

مسجد نبوی شریف ﷺ کا یہ ساتواں ستون اسطوانہ تہجد حضرت فاطمہ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حجرہ مبارکہ کے پیچھے قبلہ کی جانب صفہ شریف کے بالکل سامنے واقع ہے اس جگہ حضور سیدی عالم ﷺ نماز تہجد ادا فرمایا کرتے تھے صحابہ کرام نے جب آپ ﷺ کو نماز تہجد ادا فرماتے دیکھا تو انہوں نے بھی نماز تہجد ادا کرنی شروع کر دی چنانچہ یہاں چند شب صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو حضور ﷺ کے ساتھ نمازِ تہجد ادا کرنے کی سعادت حاصل ہوئی جب حضور ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی نماز تہجد کی یہ پابندی اور اہتمام دیکھا اور آپ ﷺ نے ملاحظہ فرمایا کہ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم جوق در جوق نماز تہجد ادا کرنے آنے لگے ہیں تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اپنے اپنے گھروں میں نمازِ تہجد ادا کیا کریں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا مجھے ڈر لگتا ہے کہیں تم پر نماز تہجد فرض نہ ہو جائے اور پھر تم اسے ادا نہ کر سکو" (بحوالہ: وفاء الوفاء ج ۲ ص ۱۵۱)

آپ ﷺ کا یہ فرمان مبارک اپنے اندر اپنی امت کے لیے کتنی محبت اور پیار سموئے ہوئے ہے آیئے پھر آپ کیوں اس متبرک و مقدس مقام کی زیارت اور یہاں ادائیگی نوافل سے محروم رہیں جہاں کی مشکبار ہوائیں ہر اہلِ عشق کو آپ ﷺ کی خوشبوء پاک کا احساس دلاتی ہیں۔

(۸) اسطوانہ جبرائیل علیہ السلام

اب یہ مبارک و مقدس ستون حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حجرہ مبارک میں سبز جالیوں کے اندر آ گیا ہے اور باہر قرآن پاک کی الماریوں کی موجودگی کے باعث اب اس

کی زیارت مشکل ہے حضور ﷺ اسی مقام پر کھڑے ہو کر اپنی لختِ جگر فاطمہ الزہراء رضی اللہ تعالی عنہا سے گفتگو فرمایا کرتے تھے اور چونکہ حضرت جبرائیل علیہ السلام بھی اسی جگہ آیا کرتے تھے چنانچہ اسی باعث یہ ستون استوانہ جبرائیل علیہ السلام کے نام سے مشہور رہوا۔ (بحوالہ مدینۃ الرسول ﷺ ص ۲۳۶)

یہ تھے مسجد نبوی شریف ﷺ کی وہ ستون مبارکہ جن کے سامنے صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنہم نوافل ادا فرمایا کرتے تھے یہ تمام کے تمام مقدس و مبارک ستون ریاض الجنہ کے اندر باآسانی مل جائیں گے ہر ستون پر اس کا مقدس نام تحریر ہے لہذا انشاء اللہ عزوجل تلاش میں کوئی مشکل نہیں آئے گی، آیئے یہ سعادت حاصل کیجئے۔

''مسجد نبوی شریف کے دروازے''

مدینہ

جدید تعمیر سے پہلے مسجد نبوی شریف کے بیس دروازے ہیں جن کی تفصیل درجِ ذیل ہیں۔

(۱)۔ پہلا دروازہ دار مردان کی طرف تھا جس سے صرف امراء ہی داخل ہوتے تھے۔

(۲) دوسرا دروازہ قبلہ شریف کی سمت تھا جسے باب زیت القناویل کہتے ہیں،

(۳) تیسرا دروازہ قبلہ شریف سے بائیں جانب واقع تھا۔

(۴) چوتھا دروازہ خوخہ آل عمران کے نام سے مشہور تھا۔

(۵) پانچواں دروازہ حضرت اسماء بنتِ حسین رضی اللہ تعالی عنہم کے مکان کے سامنے کھلتا تھا۔

(۶) چھٹا دروازہ خالد بن ولید رضی اللہ تعالی عنہ کے مکان کے سامنے کھلتا تھا۔

(۷) ساتواں دروازہ مناصع سڑک کے بلمقابل تھا۔

(۸) آٹھواں دروازہ الصورتی کے گھروں کے سامنے کھلتا تھا۔

(۹) نواں دروازہ حمید بن عبدالرحمٰن بن عوف کی حویلی کے سامنے کھلتا تھا۔

(۱۰) دسواں دروازہ اسی حویلی ملکیہ حمید بن عبدالرحمٰن کے محاذ میں تھا۔

(۱۱) گیارھواں دروازہ امیر المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی آزاد کردہ لونڈی کے مکان کے سامنے تھا۔

(۱۲) بارہواں دروازہ بھی خالصہ کے مکان کے سامنے کھلتا تھا۔

(۱۳) تیراہواں دروازہ منترہ مولاہ ام موسیٰ کے مکان کے سامنے کھلتا تھا۔

(۱۴) چودھواں دروازہ بھی اسی جانب کھلتا تھا۔

(۱۵) پندرھواں دروازہ نصیر صاحب المصلی کے مکان کے مجاز میں کھلتا تھا۔

(۱۶) سولہواں دروازہ حفصہ بن خالد برمک کے مکان کے سامنے کھلتا تھا۔

(۱۷) سترھواں دروازہ عاتکہ بنت عبداللہ کے مکان کے سامنے تھا اسے باب عاتکہ بھی کہا جاتا ہے اس درازہ کے نام باب الرحمۃ بھی ہے جو آج تک اسی نام سے مشہور ہے اسے باب الرحمہ کہنے کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضورؐ جمعہ کا خطبہ ارشاد فرما رہے تھے کہ ایک اعرابی نے آ کر حضورؐ کی خدمت باسعادت میں بارش نہ ہونے کی شکایت کی اور دعا کی درخواست کی آپؐ نے دعا فرمائی تو مطلع کی طرف بدلی اٹھی دیکھتے ہی دیکھتے آسمان پر پھیل گئی اور موسلا دھار بارش ہوئی تفصیلی واقع کتب احادیث میں موجود ہے۔

(۱۸) اٹھارواں دروازہ باب زیاد کے نام سے مشہور تھا جو باب خوخۃ الصدیق اور باب الرحمۃ کے درمیان واقع ہے۔

(۱۹) انیسواں دروازہ الخوختۃ المجعولہ کے نام سے مشہور رہا۔

(۲۰) بیسواں دروازہ باب مروان کے نام سے مشہور رما کے مروان کے مکان کے سامنے واقع تھا۔

(بحوالہ خلاصہ الوفاء ص ۲۳۹)

''مسجد نبویؐ کے موجودہ دروازے''

مدینہ

(۱۴۲۰ھ بمطابق ۱۹۹۹ء) اب مسجد نبوی شریفؐ کے دس دروازے ہیں جن کی تفصیل کچھ یوں ہے۔

مشرق کی جانب

(۱) باب جبرائیل علیہ السلام

(۲) باب النساء

(۳) باب عبدالعزیز

غربی جانب

(۱) باب السلام

(۲) باب صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(۳) باب الرحمۃ

(۴) باب سعود

شمالی جانب

(۱) باب عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(۲) باب عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(۳) باب مجیدی (بحوالہ مدینۃ الرسول صفحہ ۱۶۵)

☆☆

مزار پُر انوار ﷺ

اب حجرہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا جس میں اب حضور سرور عالم کا مزار پر انوار واقع ہے اس کے متلق کچھ سننے کی سعادت حاصل کرتے ہیں پہلے پہل یہ حجرہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کے گھر مبارک میں شامل تھا یہ کھجور کی شاخوں سے بنا ہوا تھا جب حضورؐ نے دنیا سے پردہ فرمایا تو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کے اسی حجرہ مبارک کو حضورؐ کا روضہ پر انوار بننے کی سعادت حاصل ہوئی پہلے تو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کے مکان مبارک اور قبر شریف کے درمیان کوئی پردہ نہ تھا لیکن زائرین قبر شریف کے بے پناہ ہجوم کے باعث سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا نے درمیان میں دیوار کھنچوادی اور مکان دو حصوں میں تقسیم کردیا ایک حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کا گھر اور دوسرا روضۂ انور حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالی عنہ نے اپنے عہدِ مبارک میں مسجد نبویؐ کی توسیع کے دروان حجرہ مبارکہ کو کچی اینٹوں سے تعمیرا کروایا اور یہ حجرہ ولید بن عبدالملک کے دور تک ایسے ہی رہا مگر پھر ولید بن عبدالملک کے حکم سے حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمتہ اللہ علیہ نے اس کو گرادیا اور منقش پتھر سے دوبارہ تعمیر کرایا محمد بن عبدالعزیز سے روایت کرتے ہیں کہ حجرہ مبارکہ کی بنیاد کھودتے وقت ایک قدم ظاہر ہوا تحقیق کے بعد معلوم ہوا کہ یہ قدم حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ کا تھا جو جگہ کی تنگی کی وجہ سے حجرہ شریف کی بنیاد میں آ گیا اور اس طرح کہ قبر شریف کی وضع کچھ اس طرح ہے کہ حضورؐ کے سینہ اطہر کے سامنے حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ کا سر مبارک ہے اور حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ کے سینہ مبارکہ کے سامنے حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ کا سر مبارک ہے۔

حضرت عمر بن عبدالعزیز کی تعمیر کے بعد آج تک قبر انور کے حجرہ مبارک میں داخل ہونے کے لیے کوئی راستہ نہیں رکھا گیا سوائے اس کے کہ مشہور ہے۔ ۵۴۸ھ میں حجرہ شریف سے ایک سی گئی جس سے معلوم ہوتا تھا کہ شاید کچھ عمارت گر پڑی ہے چنانچہ اس وقت مشائخ

سنہ ... میں ... ایک بزرگ ... [illegible]
... حاضری کی اذن ... [illegible]
... بھی ... [illegible] ... کی تھی ... [illegible]
... [illegible] ... ۵۵۰ ھ ... جمال الدین
اصفہانی نے ایک صندل کی جالی روضہ شریف ... [illegible] ... مصر ... [illegible]
... [illegible] ... ایک غلاف ... [illegible] ... سرخ رنگ کی پھول ...
تھا اور اس پر ... [illegible] ... جالی شریف ... [illegible] ... اسی وقت سے بادشاہوں کی
عادت بن گئی وہ ایک غلاف حجرہ مبارکہ کے لیے بھیجتے رہتے اور اب تک سلاطین کا یہی طریقہ رہا
ہے۔ (بحوالہ جذب القلوب)

ریاض الجنہ کی طرف بھی روضہ انور کا ایک دروازہ کھلتا تھا جو آج بھی نمایاں محسوس ہوتا ہے اس دروازہ کو تالا لگا ہوا ہے ۶۲۸ھ میں جب قاضی النجم ابن البلیلی نے اقتدار سنبھالا تو انہوں نے یہ دروازہ بند کرادیا جو آج تک بند ہے انہوں نے اپنے حج کے موقع پر ریاض الجنہ میں بھیڑ دیکھی تو یہ فیصلہ کیا کہ یہ دروازہ بند کردیا جائے تاکہ مسجد شریف کا تقدس قائم رہ سکے۔ (بحوالہ تاریخ المدینہ ص ۲۶۸) ۸۳۰ھ میں ملک اشرف برسہائی نے مقصورہ شریف (حجرہ انور) کے دروازوں کو کیل لگا کر بند کرادیا کہ بعض لوگ حجرہ انور کی دیوار مبارکہ کے ساتھ تبرک حاصل کرنے کی غرض سے پیٹھ لگالیا کرتے تھے دروازہ بند ہوجانے کے بعد لوگ مقدس جالیوں سے ہی زیارت کرلیا کرتے تھے۔ (بحوالہ تاریخ المدینہ ص ۴۶۹ھ) ۸۸۱ھ میں لکڑیوں میں کچھ خلل واقع ہوا تو متولی شمس عمارہ بن زین نے نئی لکڑیاں بدل کر تجدید کی۔ (بحوالہ وفاء الوفا ص ۶۱۰) ایک مرتبہ بارش کے پانی کی وجہ سے حجرہ مقدسہ کی چھت کا پردہ متاثر ہوگیا تھا تو ان ہی متولی نے مرمت کرائی اور اس تعمیری مرحلہ سے فارغ ہو کر مدینہ منورہ کے اکابرین سے حجرہ شریف کے ستونوں اور دیوار میں پڑے ہوئے شگافوں کے متعلق مشورہ کیا کہ کس طرح درستگی کی جائے

اس بات کا خاص خیال رکھا جائے کہ تعمیر کی توڑ پھوڑ سے حضور ﷺ نے دربارِ پرانوار میں آوازوں کے باعث بے ادبی نہ ہوجائے چنانچہ مشورہ کے بعد ۸۸۱ھ میں مشرقی جانب کی شکستہ دیوار کے منہدم حصہ کو صاف کرنے کا فیصلہ اس طرح ۲۵ شعبان کو یہ حصہ مکمل ہوگیا۔ (بحوالہ تاریخ المدینہ صفحہ ۲۷۰)

آیئے اور خوب جی بھر کر روضہ پاک کی زیارت کی سعادت حاصل کریں اور قلب و روح کو تازگی بخشیے اور دنیاوی اخروی فیض بے بہا لوٹیے کہ وہ مبارک ومقدس جگہ کہ جہاں کی فضیلت وعظمت سے کتب احادیث بھری ہوئی ہیں یہی وہ مبارک مقام ہے جس کے بارے میں سرکارِ مدینہ ﷺ کا ارشاد مبارک ہے "جو میری قبر کی زیارت کرے اس کے لیے میری شفاعت واجب ہے۔" (بحوالہ دارقطنی، بیہقی) ایک اور جگہ ارشاد فرمایا جس نے حج کیا اور میری وفات کے بعد اور میری قبر کی زیارت کی وہ ایسے ہی ہے جیسے اس نے میری زندگی میں زیارت کی" تو آیئے شفیع المذنبین رحمۃ العالمین کی قبر شریف کی زیارت کی سعادت حاصل کریں۔

"فضائل مزار انور ﷺ شریف"

مدینہ

تمام علماء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ حضرت قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضور سرور عالم ﷺ کی قبر انور نہ صرف تمام روئے زمین بلکہ تمام آسمانوں سے عرش سے یہاں تک کہ کعبۃ اللہ سے بھی افضل ہے، حضرت علامہ خفاجی نے اس کی شرح یہی بیان کی اور حضرت علامہ سبکی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اسی بات کو نقل فرمایا ہے کہ نبی کریم ﷺ کی قبر انور روئے میں سب سے افضل ہے اور یہ جو کہا جاتا ہے کہ مکہ مدینہ سے افضل ہے تو اس سے قبر انور مستثنیٰ ہے اور اس پر سب کا اجماع ہے۔

علامہ ابن عبدالسلام فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کی قبر مبارک تمام جگہوں سے افضل ہے کیونکہ آپ ﷺ کی قبر انور پر اللہ عزوجل کی رحمت رضوان اور فرشتوں کا نزول ہوتا رہتا ہے اور

آپ ﷺ کے قبر انور میں رہنے کے باعث اس کی فضیلت وعظمت سب پر مقدم ہے۔

علامہ قرانی رحمتہ اللہ علیہ بھی قواعد میں یہی بات بیان فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ کے قبر میں مقیم ہونے کے باعث آپ ﷺ کی قبر مبارک کی فضیلت تمام روئے زمین پر ہے کیونکہ مکان کا شرف مکین کے باعث ہوتا ہے۔

علامہ سروجی فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کی قبر مبارک کی فضیلت کے لیے یہی کافی ہے کہ ہر شخص اس جگہ دفن کیا جاتا ہے جہاں کی مٹی سے اس کی پیدائش ہوتی ہے۔

علامہ قسطلانی، امام ابن عساکر علامہ رباجی رحمتہ اللہ علیہ بھی یہی لکھتے ہیں کہ اسی بات پر اجماع ہے کہ زمین کے جس ٹکڑے کے ساتھ نبی ﷺ جسم مبارک متصل ہے وہ جگہ تمام روئے زمین حتی کہ کعبہ مکرمہ سے بھی افضل ہے۔

علامہ سید سمہودی نے فضائل مدینہ میں ابن عقیل حنبلی سے نقل فرمایا ہے کہ قبر انور کی جگہ عرش سے بھی افضل ہے۔علامہ فاکہانی تصریح فرماتے ہیں کہ یہ جگہ آسمانوں سے بھی افضل ہے۔

علامہ تقی الدین سبکی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ کیونکہ نبی کریم ﷺ کی قبر انور پر اللہ تعالی کی رحمت اور انعامات کا نزول ہوتا ہے اور اس جگہ اور اسمیں رہنے والے کو اللہ تعالی کی جو محبت حاصل ہے اس کا ناممکن ہے لہذا قبر انور کو فضیلت کیونکر نہ حاصل ہوگی۔

علامہ علائی اور علامہ ملا علی قاری رحمتہ اللہ علی فرماتے ہیں کہ اس پر اجماع ہے کہ جس جگہ کے ساتھ نبی کریم ﷺ کا جسم مبارک متصل ہے وہ جگہ کعبہ سے بھی افضل ہے عرش سے بھی افضل ہے۔'' قاضی عیاض فرماتے ہیں کہ جس جگہ نبی کریم ﷺ آرام فرما ہیں اس کی فضلت دو وجہ سے ہے ایک وجہ یہ کہ آپ ﷺ اس جگہ کی مٹی سے پیدا ہوئے اور دوسرا یہ کہ اس میں اللہ تعالی کی رحمتیں اور فرشتوں کا نزول ہوتا رہتا ہے لہذا اس جگہ کی فضیلت اس وجہ سے ہوئی کہ آپ ﷺ اس میں آرام فرما ہیں،

علامہ شامی، علامہ ابوالوی علامہ ابوالیمن اور ابو محمد عبداللہ بن ابی بکر کا بھی اسی بات پر اجماع ہے کہ جو جگہ نبی کریم ﷺ کے جسم مبارک سے متصل ہے وہ جگہ تمام روئے زمین سی کعبہ

سے بلکہ عرش سے بھی افضل ہے۔

علامہ یوسف صالحی لکھتے ہیں کہ آپ ﷺ منبع فیض ہیں اور آپ ﷺ کی قبر انور ... آپ کی زیارت کرنا آپ ﷺ کی شفاعت اور وسیلے کا سوال کرنا جب تمام عبادات سے افضل ہے اور اپ ﷺ کی قبر مبارک پر دعائیں قبول ہوتی ہیں تو پھر آپ ﷺ کی قبر مبارک کیونکر نہ افضل ہوگی جب نبی کریم ﷺ ہی باعث فضیلت و برکات ہیں اور آپ کی امت سب سے بہتر امت ہے تو پھر آپ کی قبر انور تمام روئے زمین سی افضل کیوں نہ ہوگی۔

غزالی دوران علامہ سید سعید احمد شاہ کاظمی رحمتہ اللہ علیہ قبر انور کی فضیلت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے شکر گزار بندے ہیں اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر شکر کرو گے تو میں تمہارے مراتب مین زیادتی کرون گا، چنانچہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے زیادتی دی اور زمین سے چوتھے آسمان پہ لے گیا حضرت عیسیٰ علیہ السلام وہاں بھی شکر گزار۔ ہے اب چاہیے تھا کہ اللہ انہیں اور بلندی پر لے جاتا یہاں تک کہ عرش پر لے جاتا لیکن اللہ تعالیٰ انہیں حضور ﷺ کے پہلو میں لائے گا معلوم ہو جو عظمت و بلند جواز مصطفیٰ ﷺ میں ہے وہ عرش کو بھی حاصل نہیں ہے۔ چنانچہ معلوم ہوا کہ آپ کی قبر انور عرش معلٰی سے بھی افضل ہے۔

(حوالہ جات)

علامہ شہاب الدین خفاجی نعیم الریاض جلد ۳ صفحہ ۵۳۲-۵۳۱

علامہ محمد بن محمد قسطلانی المواہب الدنیا ۲ اور ۳۹۶-۳۹۵

علامہ علی بن سلطان محمد القاری مرقات ج ۲ صفحہ ۱۹۰

علامہ علاؤالدین درمختار علی الروج ج ۲ ص ۳۵۲

علامہ محمد امین ابن عابد بن شامی، ردالمختار ج ۲ ص ۳۵۲

علامہ محمد بن یوسف صالحی شاہی سبل الہدی ولرشاد ج ۳ صفحہ ۴۵۵-۴۵۴

مقالات کاظمی ج ۱ ص ۲۱ (علامہ سید احمد سعید شاہ کاظمی رحمتہ اللہ علیہ)

''گنبد خضراء''

اب آیئے اس سبز سبز گنبد کی زیارت کی سعادت حاصل کریں جس کے تصور سے ہی ہر عاشق کی آنکھ بھیگ جاتی ہے اور جس کے دید کا ارمان ہر عاشق صادق کے دل میں ہر وقت موجزن رہتا ہے۔

یہاں تک کہ بار بار یہ حسین و دلکش نظارے کر لینے کے باوجود ہر عاشق پھر اس کی پرنور دید کی آرزو لیے اپنی تمام زندگی تڑپتے گزار دیتا ہے انوار و تجلیات بکھیرتا، حسین، بامقدس و مبارک گنبد رب العالمین عزوجل کے محبوب خاص رحمۃ اللعالمین ﷺ سے نسبت رکھتا ہے۔

آیئے اس نورانی گنبد خضرا کی زیارت کے ساتھ ساتھ اس کی تفصیلات جاننے کا بھی شرف حاصل کریں سب سے پہلے گنبد پاک کی تعمیر کرنے کی سعادت ملک منصور قلادون صالحی نے حاصل کی یہ کام ۶۷۸ھ میں ہوا گنبد شریف نیچے سے مربع تھا اوپر سے آٹھ کونہ دیواروں پر لکڑی کے تخت قائم کیے گئے ان پر لکڑی کی تختیاں اور ان پر سیسہ کی پلیٹیں لگائی گئی ہیں۔

(بحوالہ وفاء الوفاء ج ۲ ص ۶۰۸)

اس کے بعد ملک ناصر حسین بن محمد بن قلادون نے تجدید کا شرف حاصل کیا پھر ملک اشرف شعبان بن حسین نے اسے مضبوط بنایا یہ ۷۶۵ھ میں واقع ہوا ملک عادل زین العابدین نے ۷۹۶ھ میں مقصورہ شریف میں جالی دار کھڑکیاں بنوا کر اسکو مسجد شریف کی چھت تک اونچا کیا۔ ۸۸۶ھ میں روضۂ انور کے قریبی مینار پر بجلی گرنے سے شدید نقصان ہوا تو ملک اشرف قائتبائی نے سنقر الجمالی کو مدینہ منورہ روانہ کیا تعمیراتی سامان اور ایک سو الجنکر ساتھ بھیجے حجرہ

مقدسہ کی دیواروں پر ایک گنبد بنایا پھر اس پر دوسرا گنبد پھر اس پر تیسرا بڑا گنبد بنا جس نے تینوں کو گھیر رکھا تھا تاکمیرئی کی اس تعمیر وتجدید پر ایک لاکھ بیس ہزار دینار خرچ ہوئے۔

(بحوالہ تاریخ المدینہ ص ۱۷۴)

اس وقت گنبد اطہر کا رنگ سفید تھا اور قبۃ البیضاء کے نام سے یاد کیا جاتا تھا۔ اسے بعد ۹۸۵ھ میں سلطان سلیم ثانی نے جہاں مسجد نبوی شریف کی تعمیر میں دلچسپی لی وہاں حجرہ انور کا گنبد پاک بھی بنوایا جو بے حد خوبصورت تھا اسے منقش کیا گیا رنگین پتھروں سے مزین کیا آب و زر سے گلکاری کرائی اور ایک کونہ پر اپنا نام بھی کندہ کرایا۔ آخر میں سلطان محمود غزنوی نے گنبد پاک کو از سر نو تعمیر کرایا گنبد پاک پر سبز رنگ کرایا اسی وجہ سے اس گنبد پاک کو "گنبد خضراء" بھی کہا جاتا ہے۔

(بحوالہ، تیاریخ الحرامین ص ۱۷۴)

''مسجد نبوی ﷺ شریف کی تعمیرات''

دینِ اسلام کی سربلندی و ترویج کی خاطر حضور ﷺ نے مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کا ارادہ فرمایا تاکہ مدینہ منورہ کی آزاد فضاؤں میں اسلام کے تمام تر عقائد وقوانین اخلاق وضوابط اور سیاسی عادلانہ اصولوں کو باآسانی نافذ کرسکیں کیونکہ مکہ مکرمہ میں کفار کی ایزا رسانیاں اور اسلام دشمنی دین اسلام کی ترغیب میں رکاوٹ بن رہی تھیں چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب ﷺ کو ہجرت کی اجازت مرحمت فرمائی۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جب آپ ﷺ کی ہجرت کے ارادہ کا علم ہوا تو آپ نے بارگاہِ رسالت ﷺ میں عرض کی اے اللہ عزوجل کے پیارے رسول ﷺ اس نیازمند کو بھی معیت کا شرف عطا ہو تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا تم یقیناً اس سفر میں میرے ساتھی ہو گے چنانچہ سفر کے تمام انتظامات طے پا گئے اور یوں حضور سرورِ دو عالم ﷺ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہمراہ ہجرت کے لیے مدینہ منورہ روانہ ہو گئے، اور یوں یہ بابرکت قافلہ اونٹنیوں پر سوار سفر کی صعوبتیں تھکاوٹ اور دشوار گزار راستوں کو عبور کرتا ہوا مدینہ منورہ کی طرف رواں دواں ہو گیا،

ادھر اہلِ مدینہ منورہ کو جب یہ اطلاع ملی کہ حضور ﷺ مکہ مکرمہ سے مدینۂ منورہ کی طرف روانہ ہو چکے ہیں تو اسی وقت سے ان کے لیے انتظار کے لمحات کسی قیامت سے کم محسوس نہیں ہو رہے تھے یہ اہلِ مدینہ اپنے آقا ﷺ کے استقبال کے لیے روزانہ صبح سویرے سے باہر ایک پتھریلے میدان میں جمع ہوتے اور سورج ڈھلنے تک انتظار کرتے اور پھر مایوس ہو کر اپنے اپنے گھروں کو لوٹ جاتے۔ (بحوالہ السیرۃ النبویہ از زینی وحلان ج ا ص ۳۲۱)

بلاآخر یہ انتظار تیسرے دن قریب المغرب ختم ہو گیا اور انہوں نے دیکھا کہ ایک مختصر

قافلہ رحمت الہی کے حلقے میں مقید ادھر آ رہا ہے یہ دیکھتے ہی قبیلہ انصار کے لوگ استقبال کے لیے اس مبارک قافلے کی طرف دوڑ پڑے اس دوران حضور ﷺ اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کھجور کے ایک درخت کے سائے میں پہنچ گئے اپنی اونٹنیوں کو ٹھہرایا اور ان سے اتر کر اس کھجور کے درخت کے سائے میں تشریف فرما ہو گئے۔

طلع البدر وعلینا۔

حضور پر نور ﷺ کی مدینہ منورہ میں آمد کیا ہوئی ہر سو بہار سی چھا گئی، اور ہر جانب عید کا سا سماں پیدا ہو گیا اپنے مہربان آقا ﷺ کی آمد باسعادت کے منتظر بچے، بوڑھے جوان، کمسن بچیاں باپردہ خواتین سب ہی خوشی و مسرت سے جھوم اٹھے اور حضور ﷺ کی سواری مبارک کے قریب آتے ہی عشق و محبت ذوق جنون، جوش و خروش کا وہ سماں بندھا جو یہاں بیان سے باہر ہے اپنے رؤف ورحیم آقا ﷺ کے جمال پر انوار کی جھلک دیکھنے کے لیے مدینہ منورہ کی پاکیزہ و باپردہ خواتین بھی چھتوں پر نکل آئیں اور بنو نجار کی کمسن بچیوں نے دف بجا بجا کر محبوب و عزیز ترین مہمان کو خوش آمدید کہتے ہوئے یہ اشعار پڑھے۔

۱۔ طلع البدرو علینا — من ثنیات الوداع

چاند نکل آیا — کوہ وداع کی گھاٹیوں سے

۲۔ وجبت شکرو علینا — مادعا اللہ داع

ہم پر اللہ کا شکر واجب ہے — جب تک اللہ تعالی کو پکارنے والا پکارتا رہے گا

۳۔ اشرق البدر علینا — من ثنیات الوداع

چودھویں کا چاند نکل آیا ہے — وداع کے پہاڑوں سے

۴۔ ایھامبعوث فینا — جحت بالامر المطاع

اے ہم میں مبعوث کیے جانے والے — تیرے حکم کی اطاعت ہم پر فرض ہے

۵۔ نحن جوارین من بنی نجار — یا جندا محمد من جار

ہم بنونجار کی بچیاں کس قدر خوش نصیب ہیں محمد ﷺ کا پڑوس ہمیں نصیب ہو رہا ہے۔

۱۔ جنت شرقت المدینہ مرحبا یا خیر داع

آپ ﷺ نے اپنے مبارک قدم سے مدینہ کو شرف بخشا بہت خوب خیر کی طرف بلانے والے

جس بستی میں حضور ﷺ نے سب سے پہلے نزول فرمایا اس کا نام قباء تھا یہ مدینہ منورہ کے قریب ایک چھوٹی سی آبادی ہے چنانچہ سرور کائنات ﷺ تقریباً بارہ یا چودہ دن قباء میں تشریف فرما رہے اور اسی اثناء میں مسجد قباء کی تعمیر فرمائی بلا آخر جمعہ المبارک کو حضور ﷺ نے مدینہ منورہ میں نزول اجلال فرمایا اور مدینہ منورہ اہلِ ایمان و جانثار کے پر جوش استقبال کے نعروں سے گونج اٹھا اور لوگ جوق در جوق آپ ﷺ کی قدمبوسی کا شرف یکے بعد دیگر حاصل کرتے رہے یہاں تک کہ نماز جمعہ ادا کرنے کا وقت ہو گیا چنانچہ محلہ بنی سالم کے کھلے میدان میں حضور ﷺ نے پہلی نماز جمعہ ادا فرمائی بعد میں وہاں مسجد تعمیر کی گئی جس کا نام مسجد غیب (جمعہ) ہے نماز جمعہ سے فراغت کے بعد حضور ﷺ اپنی اونٹنی قصواء پر سوار ہوئے تو ہر طرف ایک ہی صدا تھی کہ یارسول اللہ ﷺ ہمارے ہاں قیام فرمایئے تو حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا ''میری اُونٹنی کا راستہ خالی کردو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اسے حکم ملے گا اسی کے مطابق ٹھہرے گی'' چنانچہ اپنے آقا ﷺ کے اس ارشاد مبارکہ پر سب نے سرِ تسلیم خم کرتے ہوئے راستہ صاف کر دیا حضور ﷺ نے ناقہ کی مہار اس کی گردن پر ڈالی ہوئی تھی اور اسے کسی طرف موڑتے نہیں تھے چنانچہ ناقہ جب بنی مالک بن نجار کے محلے میں پہنچی تو اس جگہ بیٹھ گئی جہاں اب مسجد نبوی ﷺ ہے اس وقت یہ کھلا میدان تھا جہاں لوگ اپنی کھجوریں دھوپ میں خشک کیا کرتے تھے اور یہ جگہ بنونجار کے دو یتیموں سہل اور سہیل بن عمرو کی ملکیت تھی۔ (بحوالہ سیرت ابن ہشام ج ۲ ص ۱۱۲۔۱۱۴)

فخر دو عالم ﷺ اپنی ناقہ سے زمین پر تشریف لائے اور چار مرتبہ یہ ایت کریمہ تلاوت فرمائی۔

''وقل رب انزلنی منزلا مبراکا وانت خیر المنزلین'' ترجمہ۔ اور یہ بھی عرض کرنا اے میرے

رب عزوجل، ترجمہ: مجھے بابرکت منزل پر اتار اور تو ہی سب سے بہتر اتارنے والا ہے۔" اس کے بعد ارشاد فرمایا یہ ہماری قیام گاہ ہے انشاء اللہ عزوجل

یہاں سب سے قریب حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا گھر تھا چنانچہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کا سامان اٹھایا اور اپنے گھر لے گئے اور حضور ﷺ نے بھی بڑے بڑے شاندار مکانات پر اپنی اس درویش صفت غلام کے گھر کو اپنے قیام کے لیے ترجیح فرمایا۔

ابتدائی تعمیر

قریب ہی اس کھلے میدان میں جہاں قصواء آ کر بیٹھی تھی حضور ﷺ نے مسجد کے لیے پسند فرمایا یہ جگہ بنی نجار کے دو یتیموں سہل اور سہیل کی تھی جن کے ولی حضرت اسعد بن زرارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے وہ اس زمین پر کھجوریں خشک کرنے کے لیے پھیلایا کرتے تھے اس کے ایک حصے میں حضرت اسعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نماز جمعہ ادا کرلیا کرتے تھے باقی حصے میں کھجور کے درخت اور مشرکوں کی قبریں اور گڑھے تھے حضور ﷺ نے ان دونوں بچوں کو بلایا اور ان سے فرمایا کہ یہ زمین ہمیں فروخت کردو تا کہ یہاں مسجد تعمیر ہو سکے ان بچوں نے نہایت ادب سے عرض کی آقا ﷺ یہ زمین آپ ہماری طرف سے بطور نذرانہ قبول فرمائیں مگر آپ ﷺ نے یہ بات قبول نہ فرمائی اور بلا آخر قیمت ادا کر کے یہ زمین خرید لی دس ہزار دینار حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ادا کیے اور اس طرح ربیع الاول ۱ھ بمطابق اکتوبر ۶۲۲ء میں اس مسجد (جو مسجد نبوی شریف کے نام سے موسوم ہے) کا سنگ بنیاد رکھا گیا تعمیر کا کام تیزی سے شروع ہوگیا قبریں اکھاڑ کر ہڈیاں کسی دوسری جگہ دبا دی گئیں درخت کاٹ دیئے گئے زمین ہموار کردی گئی اور قبلہ کیطرف باڑھ لگا دی گئی جس سے ایک دیواری بن گئی سرکار مدینہ ﷺ خود بھی تعمیر کے کام میں شریک تھے آپ ﷺ اپنی چادر مبارک میں اینٹیں اٹھا کر لا رہے تھے اور یوں فرما رہے تھے۔" اللھم ان لاجر الا اجر الآخرۃ فارحم الانصار و المھاجرۃ" ترجمہ اے اللہ عزوجل بے شک اجر صرف آخرت کا اجر ہے پس تو انصار و

مہاجرین پر رحم فرما، اس مسجد کے سنگِ بنیاد کے وقت حضرت جبرائیل علیہ السلام حق تعالیٰ کی طرف سے حکم لائے کہ موسیٰ علیہ السلام کے عریش کی طرح ایک عریش بنائیں جس کی بلندی سات گز سے زیادہ نہ ہو اور مدین اور منقش کرنے میں تکلف نہ کریں چنانچہ مسجد کی تعمیر میں سادگی کا بے حد خیال رکھا گیا اس کی بنیادیں تین ہاتھ تک پتھر کی تھیں دیواریں کچی اینٹوں کی بنائی گئیں چھت برگ خرما کی قدِ آدم سے کچھ اونچی اور ستون کھجور کے درخت کے تھے مسجد شریف کا طول جانب قبلہ سے حد سے شمال تک ۵۴ گز تھا اور مشرقی جانب سے مغربی حد تک ۶۳ تھا۔ قبلہ بیت المقدس کی طرف رکھا گیا مسجد کے تین دروازے بنائے گئے ایک جانب کعبہ کا اور دائیں بائیں جب قبلہ بدل کر کعبہ کی طرف ہو گیا تو جانب کعبہ کا دروازہ بند کر کے قبلہ بنا دیا گیا اور اس کے مقابل جانب شمال میں نیا دروازہ بنا دیا گیا چونکہ سادگی کو اپنائے ہوئے چھت کھجور کے درختوں کی شاخوں اور پتوں کی تھی مٹی کم تھی اور فرش خام تھا لہذا جب بارش ہوا کرتی تو مٹی اور پانی اوپر سے لوگوں کے سروں پر گرتا اور پھر کیچڑ سی ہو جایا کرتی ایک مرتبہ رمضان المبارک کے مہینے میں حضور ﷺ اپنے اصحاب علیہم الرضوان کے ساتھ مسجد کے اندر حالت اعتکاف میں تھے کہ بارش شروع ہو گئی اور چھت ٹپکنے کے باعث زمین میں کیچڑ ہو گئی جس کی وجہ صحابہ کریم علیہم الرضوان نے یہ طریقہ اختیار کیا کہ جو نماز پڑھنے آتا کپڑے میں کنکریاں ساتھ لاتا اور اپنی جگہ بچھا لیتا جب آنحضرت ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا ''یہ خوب ہے'' اور پھر کنکروں کا فرش بنوا دیا۔ مسجد کی تعمیر کے لیے جو اینٹیں استعمال کی گئیں وہ جنت البقیع میں بہر ایوب سے (جو مسجد ابراہیم علیہ السلام سے مشرق کو ہے) سے اکٹھی کی گئیں ان اینٹوں کو اٹھا کر لانے میں سرکار مدینہ ﷺ پیش پیش تھے صحیح حدیث میں ہے کہ ہر صحابہ ایک ایک اینٹ اٹھاتے تھے اور حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ دو دو تو حضور سرور کائنات ﷺ نے انہیں دیکھ کر فرمایا'' خدا عمار پر رحم کرے اس کو ایک باغی گروہ قتل کرے گا یہ اس کو جنت کی طرف بلائیں گے اور وہ ان کو جہنم کی طرف بلائے گا۔'' الغرض یہ کہ مبارک مسجد حضور ﷺ کی نگرانی میں تیار ہوئی اور

آپ ﷺ بنفس نفیس خود بھی اس کی تعمیر میں شریک رہے اس مسجد کی پہلی تعمیر کا رقبہ تقریباً سو گز مربع تھا اور یوں ماہ ربیع الاول سے جو مسجد نبوی ﷺ کی تعمیر شروع ہوئی تو ماہ صفر تک پایہ تکمیل کو پہنچ گئی اور حکم رب عزوجل کے مطابق بغیر کسی محراب و منبر، مینار و سامان آرائش کے سادگی و وقار کے مرقع و مزین تھی۔

تاریخ	۱ھ
کل رقبہ	۱۰۵۰ مربع میٹر
لمبائی	۳۵ میٹر
چوڑائی	۳۰ میٹر
دیوار کی اونچائی	۲ میٹر
روشنی کا انتظام	ہاتھ مشعل

مسجد نبوی ﷺ کی پہلی توسیع

فتح خیبر کے بعد ۷ھ میں مسجد نبوی ﷺ کی توسیع کی گئی کہ دن بدن نمازیوں کی تعداد میں اضافہ ہوتا چلا جارہا تھا لہٰذا ضرورت اس بات کی محسوس ہوئی کہ مسجد کی مزید توسیع کی جائے تاکہ نمازی باآسانی مسجد نبوی ﷺ میں نماز پڑھ سکیں چنانچہ امام الانبیا ﷺ کی ہی نگرانی میں مسجد کی تعمیر و توسیع کا کام شروع ہو گیا۔

مسجد کو وسیع کرنے کے لیے مسجد سے متصل قطعہ زمین کی ضرورت پیش آئی جو ایک غریب انصاری کی ملکیت تھا۔ طبرانی نقل کرتے ہیں حضور ﷺ نے ایک انصاری سے جو مسجد شریف سے متصل قطعہ اراضی کے مالک تھے مشورہ فرمایا کہ اگر تم سے ہو سکے تو تھوڑی زمین بعوض ایک مکان بہشت کے مسجد کے لیے ہمارے ہاتھ بیچ دو تاکہ مسجد بڑھ جائے تو انہوں نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ میں ایک فقیر آدمی اور عیال دار ہوں میرے پاس اس زمین کے علاوہ اور زمین نہیں ہے آپ ﷺ نے ان کی معذوری قبول فرمائی پھر حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

نے اس زمین کو ان انصاری صحابی سے بعوض دس ہزار درہم خرید کر حضور ﷺ کی خدمت بابرکت میں حاضر ہوئے اور عرض کی یارسول اللہ ﷺ اس قطعہ زمین کو اس بہشتی گھر کے عوض آپ ﷺ مجھ سے مول لے لیجئے آپ ﷺ نے ان سے اسی عوض میں مول لے کر زمین کو داخل مسجد شریف فرمایا اور اپنے دست مبارک سے ایک اینٹ بنیاد میں رکھی اس کے بعد بحکم رسول ﷺ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی اس کے برابر ایک اور اینٹ رکھی اسی طرح حضرت عمر و حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی اینٹیں رکھیں۔ (بحوالہ جذب القلوب)

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ''صحابہ کرام علیہم الرضوان اینٹیں اٹھا اٹھا کر لاتے تھے اور رسول اللہ ﷺ بھی ان کے ہمراہ شریف کار تھے ایک دفعہ میری نگاہ پڑی تو دیکھا کہ آپ ﷺ بہت سی اینٹیں شکم مبارک سے سینہ مبارک تک بھر کے اٹھائے ہیں تو میں نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ آپ رہنے دیجئے میں اٹھائے چلوں فرمایا اینٹیں پڑی ہیں تم بھی اٹھا لاؤ یہ مجھے لے جانے دو اور ساتھ ہی فرمایا'' اے ابو ہریرہ عیش آخرت کے سوا کوئی عیش نہیں۔''

مسجد نبوی ﷺ کی تعمیر اس دفعہ مستطیل کے بجائے مربعہ شکل میں ہوئی اور طول و عرض سو سو گز رکھا گیا اور یوں آپ ﷺ نے اس مرتبہ تقریباً ۲۴۷۵ مربع میٹر کی توسیع فرمائی علامہ زہبی روایت کرتے ہیں تحویل قبلہ سے قبل مسجد شریف کے شمال جانب تھا جب تحویل ہوگئی یوا حاطہ قبلہ کو اپنے حال پر چھوڑ دیا گیا تا کہ فقیراء و مساکین رہائش رکھیں چنانچہ فقراء و مساکین کی رہائش کے لیے یہ سائبان جو ''صفہ'' کہلاتا ہے مسجدِ نبوی کے پالکی میں تھا صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اس میں اپنی رہائش کے باعث ''اصحابِ صفہ'' کہلائے۔

حضور سید الانبیا ﷺ نے مسجد کی تعمیر کے دوران مسجد شریف سے ملحق دو حجروں کی بھی بنیاد رکھی کیونکہ اس وقت ازواج مطہرات میں صرف دو ہی تھیں ایک حضرت سودہ اور دوسری حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اس کے بعد جیسے جیسے ازدواج مطہرات کی تعداد میں

اضافہ ہوتا رہا ہر ایک کے لیے ایک ایک حجرہ تیار ہوتا گیا حضرت حارث بن نعمان انصاری رضی اللہ تعالی عنہ کا گھر مسجد شریف کے قریب تھا چنانچہ کچھ عرصے بعد انہوں نے وہ تمام مکانات حضور ﷺ کی خدمت میں نذرانہ کر دیئے اس جگہ ازدواج مطہرات کے لیے حجرے تعمیر ہوئے حضور اکرم ﷺ کے اکثر مکانات دیار عرب کے رواج کے مطابق درخت کی شاخوں اور بالوں کے بنے ہوئے کپڑے کے تھے دروازں پر بھی یہی بال والے کپڑے لٹکے تھے یہ تمام مکانات مشرق و شام کی جانب واقع تھے اور مسجد شریف کے غربی جانب کوئی مکان نہ تھا، بعض مکان کچی اینٹوں سے بھی تعمیر کیے گئے تھے ہر مکان میں ایک حجرہ درخت کی شاخ سے تیار کیا گیا تھا اور اکثر مکانوں کے دروازے جانب مسجد بنے ہوئے تھے چھت کی بلندی ایک قد آدم اور ایک ہاتھ تھی اس سے زیادہ نہ تھی۔ حضرت فاطمہ الزہرہ رضی اللہ تعالی عنہا کے مکان اور حضور ﷺ کے مکان شریف کے درمیان ایک کھڑکی تھی جسے "خوخہ" کہتے تھے سرور کائنات ﷺ اکثر اوقات حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالی عنہا کے گھر یہیں سے آتے جاتے تھے ان حجرات کی لمبائی حجرے کے دروازے سے اندرونی کمرے کے دروازے تک چھ یا سات ہاتھ جتنی تھی اور چوڑائی آٹھ ہاتھ کے درمیان تھی۔ حضرت امام حسن بصری رحمتہ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ "میں عہد عثمان رضی اللہ تعالی عنہ میں مراہق تھا ان مکانات کی چھت کو میں ہاتھ سے چھو لیتا تھا۔ (بحوالہ سیرت رسول عربی ﷺ)

ان حجروں کے دروازے مسجد سے اس قدر ملے ہوئے تھے کہ حضور ﷺ حالت اعتکاف میں مسجد سے سر مبارک نکال دیتے اور ازدواج مطہرات گھر میں بیٹھے ہوئے آپ کے سر مبارک کے بال مبارک دھو دیا کرتی تھیں۔

ابتداء میں بعض صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنہم کے گھر کے دروازے اور راستے مسجد شریف کی طرف تھے جسے آخر میں آنحضرت بمطابق حکم الہی عزوجل سوائے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کے دروازے کے باقی تمام دروازے بند کر دیئے۔ پیغمبر اسلام ﷺ نے

ارشاد فرمایا سب آدمیوں میں سے مجھ پر مال [illegible]
صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اگر میں سوائے خدا کے [illegible]
لیکن اخوت اسلام باقی ہے مسجد کی طرف جتنے دروازے [illegible]
رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بند کر دو اور سوائے ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ [illegible]
چھوڑ دو (خوکہ وہ کھڑکی یا طاقچہ ہوتا ہے جو روشنی کے لیے دیوار میں بناتے ہیں)

ابتداء مسجد نبوی ﷺ شریف اور حجرات میں راتوں کو چراغ نہیں جلتے تھے [illegible] داری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے غلام سراج کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی مسجد میں کھجور کی [illegible] اور چھوں سے روشنی کی جاتی تھی ہم قادیل اور روغن زیتون اور رسیاں لائے اور میں نے قندیلیوں کو ستونوں پر لٹکا کر روشنی کی سرکار ﷺ نے یہ دیکھ کر پوچھا کہ ہماری مسجد کو کس نے روشن کیا ہے" حضرت تمیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی میرے اس غلام نے آپ ﷺ نے دریافت فرمایا اس کا نام کیا ہے؟ حضرت تمیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا فتح تو پیغمبر اسلام ﷺ نے فرمایا بلکہ اس کا نام سراج (روشن) ہے پس رسول اللہ ﷺ نے میرا نام سراج رکھا۔ (بحوالہ سیرت رسول عربی ﷺ)

جب مدینہ منورہ کی جامع مسجد مسجد نبوی شریف ﷺ تعمیر ہوگئی رسول اللہ ﷺ نے مسلمانوں کو نماز کے لیے جمع کرنے کے متعلق اپنے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے مشورہ فرمایا کہ ایک ہی وقت میں ایک ہی جگہ سب کا جمع ہو جانا بغیر اطلاع کے ممکن نہیں چنانچہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے اس کے لیے مختلف طریقے پیش کیے بعض نے کہا آگ روشن کر دی جائے مگر حضور ﷺ نے مجوسیوں کی مشابہت کی وجہ سے اس طریقے کو پسند نہ فرمایا کسی نے ناقوس (گھنٹی) کی تجویز دی مگر اس میں انصاری کی مشابہت تھی لہذا سرکار ﷺ نے اس طریقے کو بھی پسند نہ فرمایا اسی طرح بوق کو بوجہ مشابہت یہود کے پسند نہ فرمایا پھر حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مشورہ دیا کہ ایک شخص کو نماز کے وقت بغرض اطلاع بھیج دیا جائے چنانچہ رسول

اللہ ﷺ کو یہ طریقہ پسند آیا اور حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ اٹھ کر نماز کے لیے ندا کیجئے چنانچہ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نماز کے لیے یوں ندا کیا کرتے "الصلوٰۃ جامعۃ" اسی دوران ایک صحابی حضرت عبداللہ بن زید انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خواب میں ان سے بہتر طریقہ بتلا دیا گیا اور وہ طریقہ اذان ہے جو آج بھی رائج ہے، حضرت عبداللہ بن زید انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس خواب کے بارے میں بارگاہِ رسالت ﷺ میں عرض کی حضور پرنور ﷺ پر اس سے پہلے ہی اس بارے میں وحی آچکی تھی چنانچہ آپ ﷺ نے فرمایا یہ خواب سچ ہے، اور حضرت عبداللہ بن زید انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حکم فرمایا کہ حضرت بلال کو ان کلمات اذان کو یاد کروائیں، کیونکہ وہ اذان دیں گے اس لیے کہ ان کی آواز تم سب سے بلند اور نرم شیریں ہے چنانچہ ایسا ہی کیا گیا اور حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مؤذن رسول ﷺ کا لقب حاصل ہوا۔

تاریخ	۷ھ
توسیع	۱۴۱۵ مربع میٹر
کل رقبہ	۲۴۷۵ مربع میٹر
دروازے	۶
صفیں	۳۵
روشنی کا انتظام	ہاتھ مشعل

مسجد نبوی شریف ﷺ کی دوسری تعمیر و توسیع

مسجد نبوی شریف ﷺ کی دوسری مرتبہ تعمیر و توسیع عہدِ عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں ہوئی یہ تعمیر ۱۷ھ میں ہوئی، سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مسجد کی مزید توسیع فرمائی انہوں نے مسجد کو جنوب شمال مغرب کی جانب وسعت دی ستونوں کو تبدیل فرمایا اور تنے کی جگہ لکڑی کے ستون کھڑے کیے مسجد کے مشرقی جانب کیونکہ امہات المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے

پھر ، تھے چنانچہ ان کے تحفظ کی وجہ سے مسجد کے مشرقی جانب تعمیر میں اضافہ نہ فرمایا اور پھر ارشاد فرمایا کہ اگر حضور ﷺ نے مجھے وسیع کا حکم نہ دیا ہوتا تو میں یہ کام کرنے کی ہرگز جراءت نہ کرتا۔ (بحوالہ جذب القلوب)

مسجد نبوی ﷺ کی توسیع کے لیے حضرت سیدنا عباس رضی اللہ تعالی عنہ کا مکان بھی شامل کیا گیا حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالی عنہ نے ان سے فرمایا یا تو آپ کا مکان فروخت کر دیں یا مسجد کے لیے وقف کر دیں چنانچہ حضرت عباس رضی اللہ تعالی عنہ نے بخوشی مسجد کو جگہ دے دی اس طرح مسجد نبوی کو جانب قبلہ سے بطرف شام ایک سو چالیس گز اور شرقاً اور غرباً ایک سو بیس گز تک وسعت دی سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالی عنہ نے بھی مسجد شریف کی تعمیر سید الانبیا ﷺ کی تعمیر کی طرح کچی اینٹوں اور کھجوروں کے درختوں کی شاخوں اور لکڑی سے کی۔ مسجد کی توسیع کے دوران ایک دوسرا مکان جو حضرت جعفر رضی اللہ تعالی عنہ کا تھا اس کا نصف حصہ ایک لاکھ درہم میں خرید کر مسجد شریف میں داخل کر دیا گیا اس کا دوسرا نصف حصہ عہدِ حضرت عثمان غنی کے وقت میں داخل کر دیا گیا، حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ مسجد شریف کی پائکتی بجانب مشرقی پر ایک چبوترا بنوایا جس کا نام بطحا رکھا تاکہ جس کا جی چاہے شعر پڑھے یا بلند آواز سے کوئی بات کرنا چاہے تو وہاں جا کر کرے۔

تاریخ	۱۷ھ
توسیع رقبہ	۱۱۰۰ مربع میٹر
کل رقبہ	۳۵.۷۵ مربع میٹر
دیوار کی اونچائی	۵.۵ میٹر
لمبائی	۶۹.۷۰ میٹر
چوڑائی	۵۴.۳۰ میٹر
ستون	۶

دروازے	٦
صفیں	۴۴
اندرونی صحن	۱
بیرونی صحن	۱
روشنی کا انتظام	تیل کے چراغ

مسجد نبوی شریف ﷺ کی تیسری تعمیر وتوسیع

جب سیدنا عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عہدِ خلافت سنبھالے پانچ سال کا عرصہ گزرا تھا اس دوران مدینہ منورہ کی آبادی بڑھ چکی تھی چنانچہ لوگوں نے آپ سے مسجد شریف میں جگہ کی تنگی کے متعلق سوال کیا چنانچہ سیدنا عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے مسجد شہید کرنے اور از سرِ نو تعمیر کے متعلق مشورہ کیا تمام صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے متفقہ طور پر مسجد شریف کی نئی تعمیر وتوسیع کے حق میں فیصلہ دیا۔ پچھلی تعمیر کو بارہ سال گزر چکے تھے۔ چنانچہ ۲۹ھ میں مسجد شریف کی تعمیر وتوسیع شروع ہوئی۔ دورِ عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں مسجد شریف کو پتھر، چونے اور لوہے سے مضبوط فرمایا دیواریں اور ستون منقش پتھر کے اور چھت ساج کی لکڑی سے بنوائی ستونوں کو گرا کر لوہے اور سیسے سے مضبوط کرایا آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی مسجد میں توسیع جنوب شمال اور مغرب میں فرمائی اور مشرقی جانب امہات المؤمنین کے حجرات کے تحفظ کی خاطر توسیع نہ فرمائی مسجد نبوی ﷺ کی اس توسیع کی چوڑائی ۲۲۵ فٹ اور لمبائی ۲۴۰ فٹ تھی یہ کام تقریباً دس ماہ میں مکمل ہوا۔ (بحوالہ وفاء الوفاء ص ۳۵٦، آثار المدینہ ص ۱۰۴)

اس طرح حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یہ توسیع ماہ ربیع الاول ۲۹ھ سے شروع کرائی اور محرم ۳۰ھ میں یہ تعمیر مکمل ہوئی اور اس طرح مسجد نبوی ﷺ کی یہ نئی توسیع ۴۹٦ مربع میٹر کی ہوئی۔

تاریخ	۲۹۔۳۰ھ
توسیع رقبہ	۴۹۵ مربع میٹر
کل رقبہ	۴۰۷۱ مربع میٹر
دیوار کی اونچائی	5.5 میٹر
ستون	۷
دروازے	٦
صفیں	55
اندرونی صحن	۱
بیرونی صحن	۱
روشنی کا انتظام	تیل کی لالٹین

مسجد نبوی شریف ﷺ کی چوتھی تعمیر و توسیع

خلیفہ ولید بن عبدالمالک کے عہدِ حکومت میں مسجد نبوی ﷺ میں مزید توسیع کی ضرورت پیش آئی چنانچہ اس مرتبہ مسجد نبوی ﷺ میں تعمیر و توسیع ولید بن عبدالملک نے کی اس وقت خلیفہ ولید بن عبدالملک نے مدینہ منورہ کا عامل حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمتہ کو مقرر کیا تھا چنانچہ خلیفہ ولید نے انہیں لکھا کہ مسجد شریف کے گرد جتنے گھر واقع ہیں تمام خرید کر داخل مسجد کر لیے جائیں اور چونکہ اس وقت امہات المؤمنین میں سے کوئی بھی حیات نہ تھیں لہذا ان کے تمام حجرات مقدسہ کو بھی شامل مسجد کرنے کا حکم دیا چنانچہ اس طرح ۸۸ھ میں مسجد نبوی شریف ﷺ کی تعمیر و توسیع کا کام شروع ہو گیا امہات المؤمنین کے حجرات مقدسہ کو مسجد میں داخل کر لیا گیا تا کہ مسجد مزید وسیع ہو سکے ولید بن عبدالملک کے کہنے پر جس وقت حجرات مقدسہ منہدم کیے جا رہے تھے اہل مدینہ پر غم کے پہاڑ ٹوٹ رہا تھا لوگوں کی چیخ و پکار سے کہرام مچا تھا لوگوں کی خواہش تھی کہ

کاش یہ حجرات مقدسہ اپنی اصلی حالت پر رہنے دیئے جاتے اس وقت مدینہ میں کوئی ایسا نہ تھا اس حال میں آنسو نہ بہاتا ہو، حضرت سعد بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں'' کاش کہ حجرات رسول ﷺ کو اپنے حال پر رہنے دیا جاتا تا کہ لوگ دیکھتے کہ کس طرح سرور کائنات ﷺ نے دنیا دارِ فنا میں زندگی بسر فرمائی۔ (بحوالہ جذب القلوب)

ولید بن عبدالملک نے روم کے حکمران کو لکھا کہ مسجد نبوی ﷺ کی جدید تعمیر میں حصہ لینے اور بہترین معمار اس کام کے لیے بھیجے جائیں چنانچہ اس نے چالیس استادفن چالیس قبطی اسی ہزار دینار چاندی کی زنجیریں اور بہترین قسم کے معمار، مزدور نقدی، چاندی، اور سونا دے کر مسجد کی تعمیر میں تعاون کیا۔ (بحوالہ خلاصہ الوفاء ص ۱۹۵)

یہ تعمیر منقش پتھروں کی گئی سنگ مرمر کے ستون لگائے گئے عمدہ مینا کاری کی گئی ایک روایت میں ہے کہ روم کے بادشاہ نے علامت محراب بھیجی تھی جواب تک مسجد میں رائج ہے۔ یہ اسی کی ایجاد ہے اس سے پہلے بالکل نہ تھی۔ زمانہ ولید میں طول مسجد دوسو گز اور عرض ایک سو سرسٹھ گز تھا ولید نے مسجد کی عمارت میں نہایت تصنع اور تکلف سے کام لیا یہاں تک کہ چھتیں اور ستون طلائی اور مرصع جواہرات سے بنائے اور انواع و اقسام کے نقش و نگار سے اس کو بھر دیا اسی دور میں حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمتہ اللہ علیہ نے مسجد شریف کے چار مینار بنوائے جن کی اونچائی اٹھاسی فٹ تھی اس کے علاوہ گرمی سے بچنے کے لیے دروازوں پر پردے بھی لگائے گئے اس کے علاوہ عمر بن عبدالعزیز رحمتہ اللہ علیہ مسجد شریف میں عمدہ کام کرنے والے کو مزدوری کے علاوہ تیس ہزار درہم انعام کے طور پر دیتے، مسجد شریف کی تکمیل پر ولید بن عبدالملک نے تعمیر کا جائزہ لیا تو بہت خوش ہوا کفایت کے باوجود اس تعمیر و توسیع پر پچاسی ہزار دینار خرچ ہوئے اور اس طرح ۸۸ھ میں تعمیر و توسیع شروع ہوئی تو ۹۱ھ میں پایہ تکمیل کو پہنچی اور یوں اس کی تعمیر میں تین سال کا عرصہ لگا۔

تاریخ	۸۸۔۹۱ھ

توسیع رقبہ	۲۳۶۹ مربع میٹر
کل رقبہ	۶۴۴۰ مربع میٹر
دیوار کی اونچائی	۵۔۱۲ میٹر
ستون	۱۷
دروازے	۲۰
صفیں	۲۳۲
مینار	۴
مینار کی اونچائی	۵۔۲۷ میٹر
کھڑکیاں	۱۴
اندرونی صحن	۱
روشنی کا انتظام	تیل کے لالٹین

مسجد نبوی شریف صلی اللہ علیہ وسلم کی پانچویں تعمیر و توسیع

۱۶۱ھ میں خلفائے عباسی میں عباسی مہدی نے مسجد شریف میں ۲۴۵۰ مربع وسعت دی مسجد شریف کے شمالی جانب اس کے کچھ ستون اور بڑھائے گئے اور اسے مزید نقش و نگار سے آراستہ کیا اور یوں یہ تعمیر ۱۶۵ھ میں مکمل ہوئی۔ اس کے بعد ۵۷۶ھ میں خلیفہ عباسی المستعلم نے ایک گنبد تعمیر کروایا جس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے تبرکات، اونی چادر مبارک تہبند شریف، جبہ مبارکہ غلاف کعبہ کا ٹکڑا، مصلے، جھنڈا، اور ہتھیار کے دستے اور مصحف عثمانی کو محفوظ کیا گیا۔ (بحوالہ تاریخ المدینہ ص ۲۲۵)

لیکن اس کے بعد ۶۵۴ھ میں مسجد شریف کے اندر آگ لگنے کا جو حادثہ پیش آیا تو یہ بیش قیمت خزانہ ضائع ہوگیا اس کی علاوہ ملک ناصر بن قلادون نے بھی ۷۰۵ھ میں مسجد شریف کی

تعمیر اور ۷۲۹ھ میں برآمدوں کا اضافہ کیا جب کہ ۸۳۱ھ میں ملک اشرف نے بھی مسجد شریف کا تعمیری کام کیا۔ خلیفہ ظاہر نے بھی اپنے دور حکومت میں ۸۵۳ھ میں مسجد شریف کی چھتوں پر مرمت کا کام کروایا۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

تاریخ	۱۶۵۔۱۶۱ھ
توسیع رقبہ	۲۴۵۰ مربع میٹر
کل رقبہ	۸۸۹۰ مربع میٹر
دیوار کی اونچائی	۱۲۔۵ میٹر
ستون	۱۹
دروازے	۲۴
صفیں	۲۹۰
کھڑکیاں	۶۰
روشنی کا انتظام	تیل کے لالٹین

مسجد نبوی شریف صلی اللہ علیہ وسلم کی چھٹی تعمیر و توسیع

۸۷۹ھ میں سلطان آل اشرف کے دور میں مسجد نبوی شریف صلی اللہ علیہ وسلم کی مزید تعمیر و توسیع کی گئی آگ لگنے کے واقعہ کے بعد محراب عثمانی کو وسیع کیا باب جبرائیل علیہ السلام کی جانب دیوار تعمیر کروائی اذان کے لیے جگہ بنوائی، حجرہ مبارکہ کی دیوار پر گنبد تعمیر کروایا اور مزید دو گنبد باب السلام کے اندر کی جگہ بنوائے باب الرحمتہ کا مینار تعمیر کیا اس تعمیر پر ایک لاکھ بیس ہزار دینار خرچ ہوئے۔ (بحوالہ تاریخ الحرمین ص ۱۷۵)

سلطان سلمان نے بھی ۹۷۴ھ میں تزئین مسجد میں حصہ لیا اور اس کی دیواریں منقش کرائیں، سلطان سلیم ثانی نے ۹۸۰ھ میں حجرہ انور کا گنبد مبارک بنوایا اور اس گنبد میں آپ زر

سے گل کاری کرائی اور چھوٹے چھوٹے پتھر لگا کر اس کی خوبصورت میں اضافہ کیا بعد میں ۱۲۳۳ھ میں سلطان محمود غزنوی رحمۃ اللہ علیہ نے از سر نو قبر انور پر گنبد شریف بنوایا اور اس پر ۱۲۵۵ھ میں سبز رنگ کرایا اس وقت سے لے کر آج تک عاشقانِ مدینہ اس مبارک گنبد کو گنبد خضراء کے مقدس نام سے پکارتے ہیں اور دلوں کی پیاس بجھاتے ہیں۔

تاریخ	۸۸۸۔۸۸۶ھ
توسیع رقبہ	۱۲۰ مربع میٹر
کل رقبہ	۹۰۱۰ مربع میٹر
دیوار کی اونچائی	۱۱ میٹر
ستون	۱۸
دروازے	۴
مینار	۴
صفیں	۳۰۵
گنبد	۵
اندرونی صحن	۱
روشنی کا انتظام	تیل کے لالٹین

مسجد نبوی شریف صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتویں تعمیر و توسیع

۱۲۶۵ھ میں سلطان ترکی عبدالمجید کو جب اطلاع ملی کہ مسجد نبوی شریف کی کافی خستہ حالت ہوگئی ہے اور اس کی تعمیر و مرمت از حد ضروری ہے تو انہوں نے فوراً مسجد کی تعمیر و مرمت کے لیے احکامات جاری کیے وادی عقیق سے سرخ رنگ کے پتھر نکلوا کر مسجد کے سارے ستون اس سے ترشوائے تقریباً ۲۹۶ ستونوں کے نچلے حصے پر سونے کے پترے (کڑھے) چڑھائے

گئے گنبدوں کے اندرونی حصوں میں سورہ فتح، سورہ حجرات، سورہ احزاب کی مبارک و مقدس آیات خطاطی کے نادر و منفرد انداز میں کندہ کروائی گئیں تزئین و آرائش پر خاص پر توجہ دی گئی ہے مسجد کے قد آدم دروازوں کو اعلیٰ چوبی کام سی دیدہ زیب بنایا گیا یہ خوبصورت آرائش و تزائین مسجد نبوی شریف ﷺ کی توسیعات میں شمار کی جاتی ہیں کیونکہ اس آرائش کے باعث مسجد کی خوبصورتی حسن و زیبائش میں دو چند اضافہ ہوا سلطان عبدالمجید نے مسجد نبوی شریف ﷺ کو عروس المساجد بنادیا مغربی ستوں میں ۱۲۹۳ میٹر تک توسیع دی سلطان عبدالمجید کی اس تعمیر و توسیع کے سبب اسے باب مجیدی کے نام سے موسم کیا گیا عبدالمجید کی یہ تعمیر و توسیع فنی اعتبار سے محفوظ دلکش و دیدہ زیب تھی کہ ایک صدی گزر جانے کے باوجود اس کے بیشتر حصوں میں کوئی فرق نہ آیا مسجد کی چار دیواروی کی مخروطی شکل کو مستطیل شکل میں تبدیل کیا گیا اور بالآخر یہ کام ۱۲۷۷ میں پایہ تکمیل کو پہنچا۔

مسجد نبوی شریف ﷺ کے اس آرائش و زیبائش تعمیر و توسیع کو حضرت قطب مدینہ ضیاء الدین مدنی رحمتہ اللہ علیہ نے ان سنہری الفاظ میں بیان فرمایا ''دوران تعمیر مسجد کے وقت ادب کو خاص ملحوظ رکھا گیا، ستون دور دور تیار کیے جاتے تاکہ قریب آواز پیدا نہ ہو ان کا اضافہ قابلِ قدر رہا سورۃ فتح، سورۃ حجرات، سورۃ احزاب، سورۃ احزاب کی تحریر اپنی مثال آپ ہیں ہر ستون کے نچلے حصے پر سونے کے کڑے چڑھائے تقریباً ۲۹۶ ستونوں پر مسجد کی مبارک عمارت مشتمل ہے۔ (بحوالہ مدینۃ الرسول ﷺ ص ۱۶۳)

اس کے بعد فخری پاشا نے بھی محراب نبوی شریف ﷺ اور محراب سلیمانی پر کام کیا اور مسجد کے کنوئیں کو جس کے پانی کو لوگ آب کوثر کے نام سے یاد کرتے تھے بند کروادیا۔

تاریخ	۱۲۷۷ـ۱۲۶۵ھ
توسیع رقبہ	۱۲۹۳ مربع میٹر
کل رقبہ	۱۰۳۰۳ مربع میٹر
دیوار کی اونچائی	۱۱ میٹر

ستون	۱۷
دروازے	۵
مینار	۵
صفیں	۳۲۷
گنبد	۱۰
اندرونی صحن	۱
روشنی کا انتظام	۶۰۰ تیل کے چراغ

مسجد نبوی شریف ﷺ کی آٹھویں تعمیر و توسیع

۱۳۷۰ سے ۱۳۷۵ھ میں عبدالعزیز نے مسجد میں مزید توسیع کی سلطان عبدالمجید عثمانی کی تعمیر ایک صدی گزر جانے کے باوجود بھی اس درجہ معیاری، فنی اعتبار سے محفوظ، دلکش اور دیدہ زیب تھی کہ ملک عبدالعزیز نے اس کے بیشتر حصے کو جوں کا توں برقرار رکھا اس توسیع منصوبے میں مسجد کے شمال مشرق اور مغرب کی سمت توجہ دی گئی مسجد کی چار دیواری کو مخروطی شکل سے مستطیل شکل میں تبدیل کیا گیا یہ منصوبہ پانچ سال میں مکمل ہوا۔

۱۳۹۳ھ میں فیصل نے ۴۰،۵۵۰ مربع میٹر رقبہ پر مزید گنجائش کے لیے سایہ دار مربع شکل کے شیڈ بنوائے یہ شیڈ مسجد کے مغربی سمت بنوائے گئے۔

تاریخ	۱۳۷۵۔۱۳۷۰ھ
توسیع رقبہ	۶۰۲۴ مربع میٹر
کل رقبہ	۳۲۷۔۱۶ مربع میٹر
دیوار کی اونچائی	۵۵۔۱۲ میٹر
ستون	۱۴
دروازے	۱۶
مینار	۴
مینار کی اونچائی	(۱) ۵۔۴۷ میٹر (۱) ۶۰ میٹر (۲) ۲۷۔۲۷ میٹر
صفیں	۷۰۶

گنبد	۱۰
کھڑکیاں	۴۴
اندرونی صحن	۲
روشنی کا انتظام	۲۴۲۷ الیکٹرونک لائٹ

مسجد نبوی شریف صلی اللہ علیہ وسلم کی نویں مرتبہ تعمیر و توسیع

زائرین کی کثرت کے سبب اب تک گنجائش کو بھی ناکافی کر دیا اور ایک بار پھر مسجد نبوی شریف صلی اللہ علیہ وسلم میں توسیع کی ضرورت محسوس ہوئی چنانچہ ۱۴۰۵ھ سے ۱۴۱۴ھ میں فہد بن عبدالعزیز نے مسجد کے موجودہ رقبے میں پانچ گناہ اضافہ کیا۔

تاریخ	۱۴۱۴۔۱۴۰۵ھ
توسیع رقبہ	۸۲۰۰۰ مربع میٹر
چھت کا رقبہ	۶۷۰۰۰ مربع میٹر
بیرونی پلازہ کا رقبہ	۲۳۵۰۰۰ مربع میٹر
کل رقبہ	۳۸۴۰۰۰ مربع میٹر
دیوار کی اونچائی	۵۔۱۲ میٹر
دروازے	۸۵
ستون	۱۷
مینار	۱۰
مینار کی اونچائی	(۱) ۶۰ میٹر (۲) ۵۔۴۷ میٹر (۲) ۷۲ میٹر (۶) ۱۰۴ میٹر
نئی صفیں	۵۱۲۱
کل صفیں	۶۰۰۰
کھڑکیاں	۱۴

اندرونی صحن	۲
ستون	۳۰۵
حرکت والے گنبد	۲۷
کل گنبد	۳۷
سیڑھیاں	٦
روشنی کا انتظام	۲۱۸۲۰ الیکٹرک لائٹ

''مسجد نبوی شریف صلی اللہ علیہ وسلم کی توسیع ایک نظر میں''

(۱) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں مسجد نبوی شریف میں ۲۴۷۵ مربع میٹر کا اضافہ ہوا۔

(۲) سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں مسجد نبوی شریف میں ۱۱۰۵ مربع میٹر کا اضافہ ہوا۔

(۳) سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور میں مسجد نبوی شریف میں ۴۹٦۳ مربع میٹر کا اضافہ ہوا۔

(۴) ولید بن عبدالملک کے دور میں مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم شریف میں ۲۳٦۹ مربع میٹر کا اضافہ ہوا۔

(۵) خلیفہ مہدی عباسی کے دور میں مسجد نبوی شریف میں ۲۴۵۰ مربع میٹر کا اضافہ ہوا۔

(٦) ملک شرف قائتبائی کے دور میں مسجد نبوی شریف میں ۱۲۰ مربع میٹر کا اضافہ ہوا۔

(۷) سلطان عبدالمجید عثمانی کے دور میں مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم شریف میں ۱۲۹۳ مربع میٹر کا اضافہ ہوا۔

(۸) عبدالعزیز کے دور میں مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم شریف میں ٦۰۲۴ مربع میٹر کا اضافہ ہوا۔

(۹) فہد بن بعد العزیز کے دور میں مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم شریف میں ۸۲۰۰۰ مربع میٹر کا اضافہ ہوا۔

''دربار رسالت ﷺ میں حاضری کے آداب''

مبارک ہو کہ اب وہ لمحہ آ پہنچا ہے جس کی تمنا میں ہر عاشق صادق تڑپ رہا ہے مبارک ہو کہ آپ بھی ان خوش نصیبوں میں سے ہیں جو ایسے دربار میں حاضر ہونے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں جہاں پہنچنا ہر ایک کی قسمت میں نہیں لیکن ٹھہریئے جانے سے پہلے اس بلند دربار میں حاضری کے وہ آداب سیکھنے چاہیئے کہ جو آداب ہمیں قرآن و حدیث و صحابہ کرام و تابعین و اولیاء رضوان اللہ اجمعین و علماء اور اہل محبت نے بتائے ہیں:

سب سے پہلی تو جب آپ روضہ اقدس کی زیارت کے لیے مدینہ منورہ کا مقدس سفر شروع کریں تو حسب موقع پورے راستے کثرت سے درود و سلام کا ورد رکھیں اور ہو سکے تو نعتیہ اشعار بھی پڑھتے رہیں اور ٹیپ ریکارڈر پر اپنا ذوق و شوق بڑھانے کے لیے نعتیں سنتے رہیں ان شاء اللہ مدینہ منورہ اور دربارہ رسالت ﷺ کے تصور میں ڈوب جائیں گے اور دل و دماغ اور روح و بدن میں تازگی و فرحت محسوس کریں گے۔ مدینہ منورہ میں حاضری و قیام کے دوران ہو سکے تو ننگے پاؤں رہنے کی سعادت حاصل کیجئے کہ ان گلیوں میں اولیاء کرام نے یہ سوچ کر جوتے نہیں پہنے کہ اس خاک مدینہ کو سرکار ﷺ نے اپنی قدمبوسی کا شرف بخشا اس زمین کا چپہ چپہ بابرکت ہے حضرت سیدنا امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ مدینہ پاک میں ہی سکونت پذیر تھے مگر زندگی بھر آپ نے یہاں پاؤں میں جوتے نہیں پہنے۔

اے خاک مدینہ تو ہی بتا کس طرح قدم رکھوں گا یہاں
تو خاک پا سرکار ﷺ کی ہے آنکھوں سے لگائی جاتی ہے

حاضری روضہ رسول ﷺ کی سعادت حاصل کرنے سے پہلے اپنے تمام ضروری کام بھوک پیاس رفع حاجت سے فارغ ہو لیں، تاکہ وقت حاضری خشوع و خضوع برقرار رہے پھر تازہ وضو یا غسل کریں نیا سفید لباس یا دھلے ہوئے پاک و صاف کپڑے زیب تن کیجیے سر پر سبز سبز عمامہ شریف سجائیں عطر لگائیں آنکھوں میں سرمہ لگائیں کہ یہ سب سنت مبارکہ ہیں اب

آنکھوں میں ندامت کے آنسو لیے دربارِ رسالت ﷺ کی طرف بڑھیں اور اگر بدقسمتی سے رونا نہ آئے تو کم از کم رونے جیسی صورت ہی بنا لیجیے آگے بڑھیے لیجیے سامنے ہی وہ سبز سبز نور برساتا رحمتیں لٹاتا گنبد مبارک نظر آ رہا ہے جس کی دید کے لیے ایک نہیں دو نہیں بلکہ لاتعداد بے شمار دل تڑپتے ہیں اور آنکھیں پیاس بجھانے کے لیے بے تاب و بے قرار رہتی ہیں جی ہاں یہی وہ نورانی سبز گنبد ہے جسے آپ نے تصور ہی میں دیکھا تھا آج حقیقتاً آپ اس کی زیارت کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔

۱۔ اشکوں کے موتی اب نچھاور زائرو کرو
۲۔ کیا سبز سبز گنبد کا خوب ہے نظارہ
۳۔ وہ سبز گنبد منبع انوار آ گیا
۴۔ کتنا ہے میٹھا میٹھا کیسا ہے پیارا پیارا

آگے بڑھیے جی ہاں یہ ہے بابُ البقیع جو کہ مسجد نبوی شریف ﷺ کے مشرقی جانب واقع ہے آپ کو اسی میں سے داخل ہونے کی سعادت حاصل کرنی ہے اب سب سے پہلے
"الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ ﷺ درود و سلام عرض کر کے بسم اللہ شریف پڑھ کر اپنا سیدھا قدم مسجد شریف میں رکھیں اور نہایت ادب و عجز و انکساری کا مظاہرہ کرتے ہوئے مسجد نبوی شریف ﷺ میں داخل ہو جائیں اب اگر ممکن ہو اور مکروہ وقت نہ ہو تو سب سے پہلے دو رکعت نفل شکرانہ ادا کر لیجیے کہ رب عزوجل نے آپ کو آج وہ سعادت و شرف بخشا ہے کہ جسے حاصل کرنے کے لیے ہر مسلمان تڑپ رہا ہے بعد ادائیگی نوافل نگاہوں کو جھکائے اشکبار آنکھوں اور ندامت سے لرزیدہ قدموں کے ساتھ سرکار ﷺ کی قدمین شریفین کی طرف سے جو مشرق کی جانب ہیں مواجھہ شریف میں حاضر ہوں اور دماغ میں یہی خیال ہو اور دل میں یہی تڑپ ہو کہ ایک گناہ گار، سیاہ کار، خطا کار، بدکار، و بد اطوار عاصی مجرم اپنے مہربان آقا ﷺ کی بارگاہ بے کس پناہ میں حاضر ہونے جا رہا ہے۔

چلا ہوں ایک مجرم کی طرح میں جانب طیبہ
نظر شرمندہ شرمندہ بدن لرزیدہ لرزیدہ

اگر آپ باب السلام سے اندر داخل ہوں گے تو یہ ادب کے خوف ہے کیونکہ اس طرح آپ سرکار ﷺ کے سر اقدس کی طرف سے آئیں گے جو کہ بے ادبی ہے ایک باادب عاشق صادق کو تو یہی زیب دیتا ہے کہ باب البقیع سے حاضر ہوتا کہ اپنے کریم آقا ﷺ کے قدمین شریفین کی جانب سے حاضر ہو سکے۔

اب باادب سنہری جالیوں کے دروازہ مبارکہ کے سامنے قبلہ کو پیٹھ کیے کم از کم چار ہاتھ دور نماز کی مانند ہاتھ باندھ کر سرکار ﷺ کے چہرے مبارکہ کی طرف رخ کر کے کھڑے ہوں اور جالی مبارکہ کو بوسہ دینے یا چھونے کی کوشش ہرگز نہ کریں کہ یہ دربارِ اقدس کی بے ادبی ہے کہ کہاں ہمارے گناہوں سے لتھڑے سیاہ ہاتھ اور کہاں یہ مبارک جالی شریف، اب دھیمی مگر پرسوز آواز میں ادب و شوق کے ساتھ ساتھ سلام عرض کریں۔

السلام علیک ایھاالنبی ورحمتہ اللہ وبرکاتہ السلام علیک یارسول اللہ وعلی الک واصحابک وامتک اجمعین

یاد رکھیے کہ یہ دربار وہ دربار ہے جس کے بارے میں قرآن کریم نے صاف صاف بتادیا ہے کہ اگر یہاں بلند آواز کی تو سارے اعمال ہی غارت ہوجائیں گے، چنانچہ ادب کو ملحوظِ خاطر رکھتے ہوئے جہاں تک ہوسکے مختلف القابات کے ساتھ سلام عرض کرتے رہیے اور القابات یاد نہ ہوں تو الصلوۃ والسلام علیک یارسول اللہ کا ورد کرتے رہیے یہاں خوب خوب دعائیں مانگئے اپنی مغفرت و شفاعت رورو کر طلب کیجئے کہ یہ وہ دربار ہے جہاں سے بن مانگے ملتا ہے تو مانگنے پر کیونکر نہ ملے گا۔

اب اپنے دائیں ہاتھ کی طرف تھوڑا سا ہٹ کر جالی مبارک میں موجود چھوٹے سوراخ کی طرف کھڑے ہوجائیں کہ اب آپ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ کے چہرہ مبارک کے سامنے کھڑے ہونے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں اور یہاں بھی باادب وشوق سلام عرض کریں۔

السلام علیک یا خلیفہ رسول اللہ السلام علیک یا وزیر رسول اللہ ،

السلام علیک یا صاحبِ رسول اللہ فی الغارو رحمتہ اللہ وبرکاتہ

چاہیں تو اس جگہ میں بھی سلام عرض کر سکتے ہیں۔ سلام عرض کر کے مزید ایک ہاتھ جانب
سونے کی جالی مبارک میں موجود آخری چھوٹے سوراخ کی طرف بڑھ جائیں کہ اب آپ کے
سامنے حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا چہرہ انور ہے اب اس طرح سلام عرض کریں۔

السلام علیک یا امیر المومنین السلام علیک یا عز الاسلام والمسلمین

ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

(اے امیر المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ پر سلام اے اسلام و مسلمین کی عزت آپ پر
سلام اور اللہ کی رحمت اور برکتیں)

اگر چاہیں تو کسی اور کتابات میں سلام عرض کر سکتے ہیں یاد رہے کہ ان تمام حاضریوں
کے اوقات قبولیت دعا کے لیے اہم معاون ہیں لہذا مواجہہ شریف کی طرف ہی رخ کیے جو
مانگنا ہو مانگیں ایک عاشق صادق تو عشق رسول ﷺ میں رونے والی آنکھ اور تڑپنے والا دل
مانگتا ہے ایمان کی سلامتی، مدینہ میں موت، بقیع میں مدفن و آخرت کی بھلائی مانگا کرتا ہے
اپنے محبوب آقا ﷺ سے شرافت و مغفرت کی بھیک مانگا کرتا ہے یہ بھی یاد رہے کہ اہل ایمان
کا یہ شیوہ ہے کہ مواجہہ شریف سے رخصت ہوتے وقت بھی وہ جالی مبارک کو پیٹھ نہیں کرتے
چنانچہ آپ بھی اس خاص ادب کو ملحوظ رکھتے ہوئے بغیر پیٹھ کیے الٹے قدم رخصت ہوں، جتنے
عرصے بھی مدینہ منورہ میں اگر رہائش کی سعادت حاصل رہے، روزانہ پانچوں نمازوں کے بعد یا
دن میں جتنی بار شوق و غلبہ اصرار کرے دربار رسالت ﷺ میں حاضر ہوں اور سلام عرض کریں
زیادہ سے زیادہ وقت اس مبارک مسجد میں گزارنے کی کوشش کریں درود و سلام کا ورد کرتے رہیں اور
اپنے محبوب رؤف و رحیم آقا ﷺ کے حسین تصور میں ڈوبیں رہیں کہ کیا معلوم مہربان
آقا ﷺ کو آپ کی یہ ادا اتنی پسند آجائے کہ سوئی قسمت انگڑائی لے کر جاگ اٹھے اور سرکار
مدینہ ﷺ اپنی دید کا میٹھا میٹھا شربت آپ کو عطا فرما دیں اور ایسا ہو جائے تو سمجھئے کہ سب کچھ ہی
پالیا۔ رب تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں ایسا عشق کامل عطا فرمائے کہ ہمیں بھی یہ نعمت عظمیٰ
حاصل ہو جائے۔ آمین

"الوداع تاجدار مدینہ ﷺ"

آہ اب وقت رخصت ہے آیا
الوداع الوداع تاجدار مدینہ ﷺ
دل ہوا جاتا ہے پارہ پارہ
الوداع تاجدار مدینہ ﷺ
آہ اب چھوٹتا ہے مدینہ ﷺ
الوداع الوداع تاجدار مدینہ ﷺ

جب مدینہ منورہ سے رخصتی کا وقت آئے تو پھر صحرا عرب کے لیے تیار ہو جائیں یہاں کی مبارک ہواؤں، مشکبار فضاؤں سے رخصت ہوتے وقت آخری دفعہ روتے دل کے ساتھ آنکھوں میں آنسو لیے مواجہہ شریف میں حاضر ہونے کی سعادت حاصل کریں اور خوب درود و سلام کے گلدستے پیش کریں اور بار بار اس عظیم نعمت و سعادت کے حاصل ہونے کی دعا کریں کہ وہ کریم آقا ﷺ دلوں کی بے قراری اور دوبارہ آنے کی لگن سے خوب واقف ہیں ان شاء اللہ آپ کی مانگی گئی دعا رد نہ ہوگی اور جلد ہی پھر یہاں آ پہنچیں گے دعا سے فارغ ہونے کے بعد بغیر پیٹھ کئے الٹے قدموں واپس ہوں آخری دفعہ پھر اشکبار آنکھوں سے دربار رسول ﷺ کی زیارت کی سعادت حاصل کر لیں آہ! مدینے کی معطر ہوائیں الوداع، مدینہ کی رنگین فضائیں الوداع، مدینے کے نورانی جلوؤں الوداع اور پیارے پیارے سبز گنبد الوداع......

سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدنی زندگی رونما ہونے والے واقعات کا مختصر اجائزہ

سنہ ۱ ہجری

(۱) مسجد قباء کی تعمیر: مسجد قباء وہ پہلی مسجد ہے جو دور اسلام میں سب سے پہلے تعمیر کی گئی اور جس میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام علیہم الرضوان کی جماعت کے ساتھ نماز ادا فرمائی۔

(۲) مسجد نبوی شریف صلی اللہ علیہ وسلم کی تعمیر اور تعمیرات حجرات

(۳) حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسلام قبول فرمایا۔

(۴) حالتِ اقامت میں نمازوں کی تعداد میں اضافہ ہوا۔

(۵) یوم عاشورہ (۱۰ محرم الحرام) کو صحابہ کرام علیہم الرضوان کو روزہ رکھنے کا حکم فرمایا۔

(۶) حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی رائے سے اذان کا طریقہ رائج ہوا۔

(۷) حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسلام قبول فرمایا،

(۸) حضرت سعد بن زراہ اور حضرت کلثوم بن ہدم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وصال فرمایا۔

(۹) حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولادت ہوئی۔

(۱۰) عاص بن وائل اور ولید بن مغیرہ واصل جہنم ہوئے۔

(۱۱) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا انصار و مہاجر کے درمیان مواخات قائم فرمانا۔

(۱۲) مدینہ کے یہودیوں سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا معاہدہ فرمانا۔

(۱۳) حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وصال فرمانا۔

(۱۴) اہلبیت نبوت کی مدینہ منورہ آمد۔

(۱۵) ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی رخصتی

سنہ ۲ ہجری

(۱) مسجد الحرام مسلمانوں کا قبلہ قرار پایا۔

(۲) اسی سال درج ذیل غزوات وسرایا واقع ہے۔

(۳) غزوہ ابواعد — غزوہ بواط — غزوہ عشیرہ

غزوہ بدر اولیٰ یا غزوہ صفوان — غزوہ بدر کبریٰ — غزوہ بن قنیقاع

غزوہ قرقرہ الکبریٰ — غزوہ سویق — غزوہ اغارہ کرز علی سرج المدینہ

سریہ عبداللہ بن جحش — سریہ دار ارقم — سریہ سالم بن عمیر

سریہ عمیر بن عدی

(۳) ماہ رمضان کے روزہ فرض ہوئے۔

(۴) عید الفطر کی نمازیں عیدگاہ میں ادا کی گئیں۔

(۵) صدقہ فطر کی ادائیگی لازم قرار پائی۔

(۶) غزوہ قنیقاع سے واپسی پر حضور ﷺ نے نماز عید الضحیٰ ادا فرمائی اور صحابہ کرام علیہم الرضوان کے ساتھ قربانی فرمائی۔

(۷) اسی سال حضور ﷺ نے اپنی صاحبزادی حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نکاح حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ فرمایا۔

(۸) زکوٰۃ کی فرضیت

سنہ ۳ ہجری

(۱) درج ذیل غزواتو سرایا ہوئے

غزوہ غطفان — غزوہ نجران یا غزوہ بنی سلیم

سریہ رجیع — سریہ ابوسلمہ عبداللہ بن الاسد مخزومی

غزوہ احد — سریہ قردہ — سریہ عبداللہ بن انیس

(۲) حضرت امام حسن رضی اللہ تعالی عنہ کی ولادت ہوئی

(۳) سرکار ﷺ نے اپنی صاحبزادی ام کلثوم رضی اللہ تعالی عنہا کا عقد حضرت عثمان رضی اللہ تعالی عنہ سے فرمایا۔

(۴) حضور ﷺ نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ کی صاحبزادی حفصہ رضی اللہ تعالی عنہا اور حضرت زینب بنت خزیمہ رضی اللہ تعالی عنہا عقد فرمایا۔

(۵) کعب بن اشرف یہودی کا قتل ہوا۔

(۶) سید الشہداء حضرت حمزہ رضی اللہ تعالی عنہ نے غزوہ احد میں جام شہادت نوش فرمایا۔

(۷) وراثت کا قانون نازل ہوا۔

(۸) مسلمان مرد کا مشرکہ عورت سے نکاح کی تحریم کا حکم نازل ہوا۔

(۹) حضرت عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ کی شہادت

(۱۰) حضرت عمرو بن جموح رضی اللہ تعالی عنہ کی شہادت

(۱۱) حضرت حنظلہ رضی اللہ تعالی عنہ کی شہادت

(۱۲) حضور ﷺ کے دندان مبارک کا شہید ہونا

(۱۳) ابی بن خلف کی ہلاکت

(۱۴) حضرت وحشی رضی اللہ تعالی عنہ کا قبول اسلام

سنہ ۴ ہجری

(۱) اس سال درج ذیل غزوات وسرایا واقع ہوئے۔

غزوہ بنی نضیر — غزوہ ذات الرقاع — غزوہ بدر (بدر صغری، بدر ثانیہ)

سریہ ابو سلمہ — سریہ عبداللہ بن انیس — سریہ بیر معونہ

واقع رجیع

(۲) حضرت امام حسین رضی اللہ تعالی عنہ کی ولادت

(۳) حضرت ام المومنین حضرت زینب بن خزیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وصال فرمایا۔

(۴) فرزند حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نواسہ رسول ﷺ حضرت عبداللہ کی وفات ہوئی۔

(۵) حضور ﷺ نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نکاح فرمایا۔

(۶) چوری کرنے کے جرم میں ہاتھ کاٹنے کی سزا مقرر ہوئی۔

(۷) رجم کی سزا مقرر ہوئی۔

(۸) اسی سال شراب حرام کر دی گئی۔

(۹) سیدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی والدہ ماجدہ کا وصال ہوا۔

(۱۰) صلوۃ الخوف کا نزول

۵ ہجری

(۱) وہ غزوات جو اس واقع ہوئے درج ذیل ہیں

غزوہ مریسیع یا غزوہ بنی معطق	غزوہ خندق یا غزوہ احباب
غزوہ بنو قریظ	غزوہ دومتہ الجندل

(۲) سریہ ابو عبید بن جراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ بجانب سیف البحر

(۳) غزوہ مریسیع کے موقع پر سیدتنا عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا ہار مدینہ منورہ سے قریب مقام، صلصل، میں گم ہو گیا جس کی وجہ سے واقعہ رنگ پیش آیا۔

(۵) بلال بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے قبیلہ کے چار سو افراد کے ساتھ حضور ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر دائرہ اسلام میں داخل ہوئے۔

(۶) پانی نہ ملنے کی صورت میں تیمم کی اجازت نازل ہوئی۔

(۷) منہ بولے بیٹے کی بیوی سے نکاح زمانہ جاہلیت میں ناجائز تھا چنانچہ اسی سال نکاح جائز قرار دیا گیا۔

(۸) حدِ زنا (سو کوڑے) کی آیت نازل ہوئی۔

(۹) پاکدامن عورتوں پر الزام لگانے والوں کے لیے تزف جاری کی گئی۔

(۱۰) لعان کا طریقہ جاری ہوا۔

(۱۱) طلاق کی ایک قسم ظہار تھی جو کہ غیر مؤثر قرار دی گئی۔

(۱۲) چاند گرہن ہونے کی صورت میں حضور ﷺ نے نماز کسوف پڑھی یہاں تک کہ چاند روشن ہو گیا۔

(۱۳) حضرت سلمان الفارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ آزاد ہوئے۔

(۱۴) منافقوں کا بڑا رئیس زید بن رفاعہ ابن تابوت واصل جہنم ہوا جس کی وجہ سے مدینہ منورہ میں شدید آندھی آئی،

(۱۵) حضرت ابو البابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی توبہ کا واقعہ

(۱۶) حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وصال

(۱۷) حضرت زینب بنتِ جحش اور حضرت ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حضور ﷺ نے نکاح فرمایا۔

(۱۸) پردے کا حکم ہوا۔

۶ ہجری

(۱) اس سال درج ذیل غزوات وسرایا پیش آئے۔

غزوات ذات الرقاع غزوہ بنولیحان

غزوہ قرد سریہ محمد بن مسلمہ بجانب نجد

سریہ بن مسلمہ بجانب بنی کلاب سریہ عکاشہ بن محصن بجانب بنی اسد

سریہ زید بن حرثہ بجانب بنی سلیم سریہ زید بن حرثہ بر موضع ہجو سریہ زید بن حرثہ بر موضع عیص سریہ زید بن حرثہ بوادی القری

سریہ زید بن حرثہ بجانب بجشی سریہ عبدالرحمٰن بن عوف بجانب بنی کعب۔ سریہ زید بن

حارثہ بجانب طرف

سریہ علی مرتضیٰ بجانب فدک سریہ عبداللہ بن رواحہ بجانب اسیر بن رزم یہودی۔ سریہ زید بن حارثہ بجانب اُم قدقہ

سریہ زید بن حرثہ بجانب وادی القری سریہ کرز بن جابر بانب عرینیس

(۲) حضرت ام رومان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وصال

(۳) حضورﷺ عمرہ کے ارادے سے تشریف لے گئے۔

(۴) اسی سال حج فرض ہوا

(۵) حضورﷺ نے اسی سال ۶ ہجری کو بارش کے لیے نماز استسقاء ادا فرمائی۔

۷ ہجری

غزوہ خیبر غزوہ وادی القری

سریہ ابی العوجا بنی سلیم کی طرف سریہ بشیر بن سعد یمن کی طرف

سریہ عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بجانب تربتہ

(۲) فدک فتح ہوا۔

(۳) عمرہ القضا جو صلح حدیبیہ میں طے پایا تھا واقع ہو

(۴) حضورﷺ نے حضور میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نکاح فرمایا۔

(۵) حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے حضورﷺ نے نکاح فرمایا

(۶) اہل خیبر نے حضورﷺ کو زہر دیا

(۷) مقام صہبا میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نماز عصر قضاء ہوگئی جس کی وجہ سے حضورﷺ نے سورج کو واپس پلٹایا

(۸) قصہ لیلۃ التعریس پیش آیا۔

(۹) عورتوں سے متعہ کرنے کی ممانعت آ گئی،

۸ ہجری

(۱) اس سال درج ذیل غزوات اور سرایا پیش آئے۔

غزوہ حنین
سریہ موتہ
سریہ فدک
سریہ ابی عبیدہ بن جراح رضی اللہ تعالی عنہ
سریہ خالد بن ولید رضی اللہ تعالی عنہ
سریہ غالب بن عبداللہ لیثی
سریہ عمر بن عاص رضی اللہ تعالی عنہ

(۲) فتح مکہ

(۳) مسجد نبوی ﷺ میں منبر شریف بنایا گیا

(۴) حضرت ابراہیم رضی اللہ تعالی عنہ ابن رسول ﷺ سیدہ ماریہ قبطیہ رضی اللہ تعالی عنہا کے بطن سے پیدا ہوئے۔

(۵) سیدہ زینب رضی اللہ تعالی عنہا بنتِ رسول اللہ ﷺ زوجہ ابوالعاص رضی اللہ تعالی عنہ نے وفات پائی

(۶) سفر میں روزہ افطار کرنے کا حکم نازل ہوا

(۷) سہیل بن عمرو اور شیبہ بن عثمان بی ابی طلحہ رضی اللہ تعالی عنہ کا قبول اسلام

(۸) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کے والد ابوقحافہ رضی اللہ تعالی عنہ کا قبول اسلام

۹ ہجری

(۱) غزوہ تبوک

(۲) حضور ﷺ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالی عنہ کے ہمراہ تین سو حجاج کرام کا ایک قافلہ روانہ کیا جس میں پہلی مرتبہ سنت ابراہیم علیہ السلام کے مطابق حج کے اراکان ادا ہوئے اور حکومت اسلام کے آغاز کا اعلان کیا گیا۔

(۳) حضور ﷺ نے اپنی ازدواج مطہرات رضی اللہ تعالی عنہم سے ایک ماہ تک ایلاء فرمایا۔

(۴) غیر مسلموں پر جزیہ مقرر کیا گیا۔

(۵) سود کی تحریم نازل ہوئی

(٦) نجاشی بادشاہ جن کا نام اصحمہ رضی اللہ تعالی عنہ کا وصال

(۷) منافقوں کے سردار عبداللہ بن ابی واصل جہنم ہوا

(۸) درج ذیل سرایا واقعہ ہوئے۔

سریہ عینیہ بن حصن	سریہ ولید بن عقبہ بن ابی معیط
سریہ قطبہ بن عامر	سریہ ضحاک بن سفیان رضی اللہ تعالی عنہ
سریہ علقمہ بن مجزز	سریہ علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالی عنہ

(۹) قبیلہ عدی بن حاتم کا قبول اسلام

(۱۰) مسجد ضرار کا انہدم

سنہ ۱۰ ہجری

(۱) حضور ﷺ صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنہم کی کثیر جماعت کے ساتھ حج کے لیے روانہ ہوئے۔

(۲) حضرت ابراہیم رضی اللہ تعالی عنہ بن رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوئی۔

(۳) سریہ حضرت خالد رضی اللہ تعالی عنہ نجران کی طرف

سنہ ۱۱ ھجری

(۱) خطبہ حجۃ الوداع

(۲) مسلیمہ بن ثمامہ، اسود بن کعب عنسی، طلحہ بن خویلد اسدی، سجاح بنت الحارث نے جھوٹی نبوت کا دعوی کیا۔

(۳) سب سے آخری سریہ زید بن اسامہ پیش آیا۔

(۴) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کو امامت کا حکم

(۵) حضور ﷺ کا ظاہری وصال ہوا۔

مدینہ منورہ میں ہونے والے غزوات وسرایہ کا جائزہ ایک نظر میں

آیئے اب ہم مدینہ منورہ میں سرکار ﷺ کی جہادی زندگی پر نظر ڈالنے کی سعادت حاصل کریں ان غزوات وسرایہ کے نتیجے میں مدینہ منورہ کی معیشت مضبوط تر ہوتی چلی گئی مسجد نبوی شریف ﷺ میں مال غنیمت کے ڈھیر لگ گئے کافروں کی کثیر تعداد اس جہاد کی بدولت دامن اسلام میں آ گئی آیئے اس مبارک جہادی خاکے پر ایک نظر ڈالیں۔

نمبر شمار	غزوہ/سریہ کا نام	مہینہ/سن	امیر غزوہ/سریہ	مجاہدین کی تعداد	کفار کی تعداد/علاقہ
۱۔	سریہ سیف البحر	رمضان، ۱ ہجری	سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ	۳۰ مہاجر مجاہدین	۳۰۰ افراد کا قافلہ
۲۔	سریہ رابغ	شوال، ۱ ہجری کے ۸ ماہ بعد	سیدنا عبیدہ بن حارث رضی اللہ عنہ	۶۰ مہاجر مجاہدین	۲۰۰ افراد کا قافلہ
۳۔	سریہ خرار	ذی قعدہ ۱ ہجری ہجرت کے ۹ ماہ بعد	سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ	۲۰ مجاہدین	قافلہ کفار بمقام خرار
۴۔	غزوہ ودان	صفر ۲ ہجری ہجرت کے ۱۲ ماہ بعد	رسول اکرم ﷺ	۷۰ مجاہدین	قافلہ بمقام ودان
۵۔	غزوہ بواط	ربیع الاول، ۲ ہجری	رسول اکرم ﷺ	۲۰۰ مجاہدین	۱۰۰ افراد کا قافلہ
۶۔	غزوہ سفوان	ربیع الاول، ۲ ہجری	رسول اکرم ﷺ	۷۰ مجاہدین	کرز فہری
۷۔	غزوہ ذی العشیرہ	جمادی الآخر، ۲ ہجری	رسول اکرم ﷺ	۱۵۰ مہاجر مجاہدین	قافلہ قریش
۸۔	سریہ نخلہ	رجب، ۲ ہجری	سیدنا عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ	۸ مہاجر مجاہدین	قریشی قافلہ بمقام نخلہ
۹۔	غزوہ بدر کبری	رمضان، ۲ ہجری	رسول اکرم ﷺ	۳۱۳ مجاہدین	ایک ہزار (1000)
۱۰۔	سریہ عمیر بن العدی	رمضان ۲ ہجری	عمیر بن العدی رضی اللہ عنہ		
۱۱۔	سریہ سالم بن عمیر انصاری	شوال، ۲ ہجری	سالم بن عمیر رضی اللہ عنہ		ابو عفک
۱۲۔	غزوہ بنی سلیم	شوال، ۲ ہجری	رسول اکرم ﷺ	۲۰۰ مجاہدین	بنو سلیم کی شاخ بمقام کدر
۱۳۔	غزوہ بنی	شوال، ۲ ہجری	رسول اکرم ﷺ		بنو قینقاع قبیلہ یہود مدینہ کا نواح
۱۴۔	غزوہ سویق	ذی قعدہ، ۲ ہجری	رسول اکرم ﷺ	۲۰۰ مجاہدین	۲۰۰ مشرکین مکہ مدینہ
۱۵۔	غزوہ قرقرۃ الکدر	محرم ۳ ہجری	رسول اکرم ﷺ	۲۰۰ مجاہدین	قبیلہ بنو غطفان و بنو سلیم
۱۶۔	سریہ قرقرۃ الکدر	محرم، ۳ ہجری	غالب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ		قبیلہ بنو غطفان بنو سلیم
۱۷۔	سریہ محمد بن مسلمہ	ربیع الاول، ۳ ہجری	محمد بن مسلمہ انصاری رضی اللہ عنہ	۸ مجاہدین	یہودی کعب بن اشرف مکہ
۱۸۔	غزوہ ذی امر	محرم، ۳ ہجری	رسول اکرم ﷺ	۴۵۰ مجاہدین	ذی امر کا کنواں
[illegible]	غزوہ بحران	ربیع الآخر ۳ ہجری	رسول اکرم ﷺ	۳۰۰ مجاہدین	بحران کا علاقہ
[illegible]	سریہ قردہ/زید بن حارثہ	جمادی الآخر، ۳ ہجری	سیدنا زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ	۱۰۰ مجاہدین	صفوان بن امیہ کا تجارتی قافلہ
	غزوہ احد	شوال، ۳ ہجری	رسول اکرم ﷺ	ایک ہزار مجاہدین	۳ ہزار مشرکین
[illegible]	غزوہ حمراء الاسد	شوال، ۳ ہجری	رسول اکرم ﷺ	ایک ہزار مجاہدین	۳ ہزار
[illegible]	سریہ ابو سلمہ	محرم، ۴ ہجری	سیدنا ابو سلمہ رضی اللہ عنہ	۱۵۰ مجاہدین	بنو اسد کا قبیلہ
	سریہ عبداللہ بن انیس	محرم ۴ ہجری	عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ	۲ مجاہدین	سفیان ہذلی
	سریہ رجیع	صفر ۴ ہجری	عاصم بن ثابت رضی اللہ عنہ	۱۰ مجاہدین	قبیلہ عضل وقارہ بنو لحیان
	سریہ بئر معونہ	صفر، ۴ ہجری	منذر بن عمرو رضی اللہ عنہ	۷۰ مجاہدین	قبیلہ عصیہ، رعل، ذکوان
	سریہ عمرو بن امیہ الضمری	ربیع الاول، ۴ ہجری	عمرو بن امیہ رضی اللہ عنہ	۱ مجاہد	۲ افراد قبیلہ بنو کلاب
	غزوہ بنو نضیر	ربیع الاول، ۴ ہجری	رسول اکرم ﷺ	۱۵۰ مجاہدین	بنو نضیر، بنو کلاب
	غزوہ نجد	ربیع الآخر، ۴ ہجری	رسول اکرم ﷺ		بنو محارب، بنو ثعلبہ

نمبر شمار	غزوہ/سریہ کا نام	مہینہ/سن	امیر غزوہ/سریہ	مجاہدین کی تعداد	کفار کی تعداد/علاقہ
۳۰	غزوہ بدر دوم/بدر اصغریٰ	شعبان ۴ ہجری	رسول اکرم ﷺ	۱½ ہزار مجاہدین	۲ ہزار
۳۱	غزوہ دومۃ الجندل	ربیع الاول ۵ ہجری	رسول اکرم ﷺ	۱۰۰۰ مجاہدین	دومۃ الجندل کی گرد کے قبائل
۳۲	غزوہ بنو مصطلق یا مریسیع	شعبان ۵ ہجری	رسول اکرم	۷۰۰ مجاہدین	حارث بن ضرار بنو مصطلق
۳۳	غزوہ احزاب (خندق)	شوال ۵ ہجری	رسول اکرم ﷺ	۳ ہزار مجاہدین	۱۰ ہزار مدینہ
۳۴	غزوہ بنو قریظہ	ذوالحجہ ۵ ہجری	رسول اکرم ﷺ	۵ مجاہدین	۶۰۰ یا ۹۰۰ کی تعداد
۳۵	سریہ عبداللہ بن عتیک	ذی قعدہ ۵ ہجری	عبداللہ بن عتیک رضی اللہ عنہ	۵ مجاہدین	ابو رافع
۳۶	سریہ محمد بن مسلمہ	محرم ۶ ہجری	محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ	۳۰ مجاہدین	ابو بکر بن کلاب کی شاخ
۳۷	غزوہ بنو لحیان	ربیع الاول/جمادی الاول ۶ ھ	رسول اکرم ﷺ	۲۰۰ مجاہدین	بطن غران عسفان
۳۸	غزوہ ذی قرد	ربیع الآخر ۶ ہجری	رسول اکرم ﷺ	۳۰ مجاہدین	سواران بنو غطفان
۳۹	سریہ عکاشہ بن محصن الغمر	ربیع الآخر ۶ ہجری	عکاشہ بن محصن رضی اللہ عنہ	۴۰ مجاہدین	قبیلہ بنو اسد، غمر
۴۰	سریہ ذوالقصہ اول	ربیع الاول ۶ ہجری	محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ	۱۰ مجاہدین	۱۰۰ کی تعداد، ذوالقصہ
۴۱	سریہ ذوالقصہ دوم	ربیع الاول ۶ ہجری	ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ	۴۰ مجاہدین	۱۰۰ کی تعداد
۴۲	سریہ جموم	ربیع الآخر ۶ ہجری	سیدنا زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ		ابو العاص کا قافلہ
۴۳	سریہ عیص	جمادی الاول ۶ ہجری	سیدنا زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ	۱۷۰ مجاہدین	طرف یا طرق نامی جگہ
۴۴	سریہ طرف یا طرق	جمادی الآخر ۶ ہجری	سیدنا زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ	۱۵ مجاہدین	وادی القریٰ
۴۵	سریہ وادی القریٰ	رجب ۶ ہجری	سیدنا زید بن حارثہ	۱۲ مجاہدین	قریشی قافلہ
۴۶	سریہ خبط	رجب ۶ ہجری	ابو عبیدہ بن جراح	۳۰۰ مجاہدین	علاقہ دومۃ الجندل
۴۷	سریہ دیار بنی کلب	شعبان ۶ ہجری	عبدالرحمٰن بن عوف		بنو سعد کی جمعیت
۴۸	سریہ فدک/بنی سعد	شعبان ۶ ہجری	سیدنا علی رضی اللہ عنہ	۲۰۰ مجاہدین	۳۰ سوار
۴۹	سریہ قرفہ/وادی القریٰ	شوال ۶ ہجری	سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ	چند صحابہ	اسیر بن رزام
۵۰	سریہ عبداللہ بن رواحہ	شوال ۶ ہجری	عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ	۳۰ مجاہدین	قبیلہ عکل و عرینہ کے چ
۵۱	سریہ عرنیین	شوال ۶ ہجری	کرز بن جابر الفہری	۲۰ مجاہدین	عبدالرحمٰن فزاری مع ج
۵۲	غزوہ غابہ/ذی قرد	۸ ہجری	رسول اکرم	چند صحابہ	
۵۳	سریہ عمرو بن امیہ	شوال ۸ ہجری	عمرو بن امیہ رضی اللہ عنہ	۲ مجاہدین	قتل کے لئے ... بن عمرو و قر
۵۴	غزوہ حدیبیہ	ذی قعدہ ۸ ہجری	رسول اکرم ﷺ	۱۴۰۰ مجاہدین	خیبر کے یہود
۵۵	غزوہ خیبر	محرم ۸ ہجری	رسول اکرم ﷺ	۱۴۰۰ مجاہدین	یہود وادی القریٰ
۵۶	غزوہ وادی القریٰ	ربیع الاول ۷ ہجری	رسول اکرم ﷺ	۱۳۸۲ مجاہدین	بنو ثعلبہ، بنو انمار و خیبر
۵۷	غزوہ ذات الرقاع	ربیع الاول ۷ ہجری	رسول اکرم ﷺ	۴۰۰ مجاہدین	قافلہ قریش
۵۸	سریہ عیص	صفر ۷ ہجری	ابو جندل	۷۲ مجاہدین	قدید کی جگہ، بنو ملوح

نمبر شمار	غزوہ/سریہ کا نام	مہینہ/سن	امیر غزوہ/سریہ	مجاہدین کی تعداد	کفار کی تعداد/علاقہ
۵۹	سریہ فدیہ	صفر یا ربیع الاول، ۷ ہجری	غالب بن عبداللہ لیثی	چند صحابہ	فدیہ کی جگہ، بنو ملوح
۶۰	سریہ فدک	صفر ۸ہجری	غالب بن عبداللہ لیثی	۶ مجاہدین	اہل فدک
۶۱	سریہ بی	جمادی الآخری ۷ہجری	زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ	۵۰۰ مجاہدین	قبیلہ بنو ام
۶۲	سریہ ترَبہ	شعبان ۷ہجری	عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ	۳۰ مجاہدین	بنو ہوازن
۶۳	اطراف فدک	شوال، ۷ہجری	بشیر بن سعد رضی اللہ عنہ	۱۳۰ مجاہدین	بنو مرہ
۶۴	سریہ میفعہ	رمضان ۷ہجری	غالب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ	۳۰ مجاہدین	بنو عوال، بنو عبد بن ثعلبہ
۶۵	سریہ خیبر	شوال ۷ہجری	عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ	۳۰ مجاہدین	۳۰ کفار
۶۶	سریہ خربہ	رمضان، ۷ہجری	اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ	۷ مجاہدین	اہل خربہ
۶۷	سریہ یمن جبار	شوال ۔۔ ۷ہجری	بشیر بن کعب انصاری رضی اللہ عنہ	۳۰۰ مجاہدین	اہل فزاز بنو عذرہ
۶۸	سریہ غابہ	۷ہجری	ابوحدرد رضی اللہ عنہ	۲ مجاہدین	قبیلہ جشم بن معاویہ۔ غابہ
۶۹	سریہ ابوالعوجا	ذوالحجہ، ۷ ہجری	سیدنا ابوالعوجا رضی اللہ عنہ	۵۰ مجاہدین	بنو سلیم
۷۰	سریہ غالب بن عبداللہ	صفر، ۸ہجری	غالب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ	۲۰۰ مجاہدین	فدک
۷۱	سریہ ذات اطلح	ربیع الاول ۸ہجری	کعب بن عمیر رضی اللہ عنہ	۱۵ مجاہدین	بنو قضاعہ کی جمعیت
۷۲	سریہ ذات عرق	ربیع الاول ۸ہجری	شجاع بن وہب رضی اللہ عنہ	۲۵ مجاہدین	بنو ہوازن
۷۳	معرکہ موتہ	ربیع الاول ۸ہجری	زید بن حارثہ، جعفر طیار	۳۰۰۰ مجاہدین	ا لاکھ رومی
۷۴	سریہ ذات السلاسل	جمادی الاخر ۸ہجری	سیدنا عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ	۵۰۰ مجاہدین	سلسل نامی چشمہ
۷۵	سریہ سیف البحر	رجب ۸ہجری	ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ	۳۰۰ مجاہدین	قریش
۷۶	سریہ خضرہ	رجب، ۸ہجری	سیدنا ابوقتادہ رضی اللہ عنہ	۱۵ مجاہدین	بنو غطفان
۷۷	غزوہ فتح مکہ	شعبان، ۸ہجری	رسول اکرم ﷺ	۱۰ ہزار مجاہدین	مشرکین مکہ
۷۸	سریہ نخلہ	رمضان ۸ہجری	خالد بن ولید رضی اللہ عنہ	۳۰ مجاہدین	عزیٰ کا انہدام
۷۹	سریہ رہاط	رمضان ۸ہجری	سیدنا عمر بن عاص رضی اللہ عنہ		سواع نامی بت
۸۰	سریہ مناۃ	رمضان ۔ ۸ہجری	سیدنا سعد بن زید رضی اللہ عنہ	۲۰ مجاہدین	مناۃ نامی بت
۸۱	سریہ بنو جذیمہ	شعبان، ۸ہجری	سیدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ	۳۵۰ مجاہدین	بنو جذیمہ کو اسلامی دعوت
۸۲	غزوہ حنین	شوال، ۸ہجری	رسول اکرم ﷺ	۱۲ مجاہدین	ثقیف و ہوازن
۸۳	غزوہ طائف	شوال، ۸ہجری	رسول اکرم ﷺ	۱۲ مجاہدین	ثقیف
۸۴	سریہ عیینہ بن حصین	محرم، ۹ہجری	سیدنا عیینہ رضی اللہ عنہ	۱۵۰ مجاہدین	بنو تمیم
۸۵	سریہ قطبہ بن عامر	صفر، ۹ہجری	قطبہ بن عامر رضی اللہ عنہ	۲۰ مجاہدین	قبیلہ خثعم
۸۶	سریہ ضحاک بن سفیان کلابی	ربیع الاول، ۹ہجری	ضحاک بن سفیان رضی اللہ عنہ		بنو کلاب کو اسلام کی دعوت
۸	سریہ علقمہ مجزز مدلجی		علقمہ بن مجزز رضی اللہ عنہ	۳۰۰ مجاہدین	ساحل جدہ کے حبشی
۸	سریہ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ	ربیع الاول ۹ہجری	سیدنا علی رضی اللہ عنہ	۱۵۰ مجاہدین	فلس نامی بت
۸	غزوہ تبوک	رجب ۹ہجری	رسول اکرم ﷺ	۳۰ ہزار مجاہدین	رومی
	سریہ دومۃ الجندل		سیدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ	۴۲۰ مجاہدین	اکیلا والی دومۃ الجندل

"عاشقانِ مدینہ"

یوں تو عاشقانِ مدینہ کی تعداد کا شمار ممکن نہیں لیکن تبرک کے لیے چند کا ذکر ملاحظہ ہو۔

حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ مدینہ منورہ کی بے حد احترام و تعظیم کیا کرتے تھے آپ کو مدینہ منورہ کے ذرے ذرے سے عشق تھا آپ کا مدینہ منورہ سے بے حد لگاؤ اور ادب ہی تھا کہ آپ نے حرم مدینہ میں کبھی قضائے حاجت نہیں کی بلکہ قضائے حاجت کے لیے تمام عمر حرم مدینہ سے باہر تشریف لے جاتے رہے اور یہی نہیں بلکہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ مدینہ منورہ میں کبھی کسی سواری پر سوار ہو کر نہیں نکلے بلکہ آپ ارشاد فرماتے تھے کہ جس شہر میں رسول اللہ ﷺ کا روضہ مبارک ہو اس شہر کی سرزمین کو سواری کے سموں سے روندتے ہوئے مجھے حیا آتی ہے۔ (بستان المحدثین) امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت عشقِ مدینہ سے معمور تھی اس کا اندازہ آپ کے اس اندازِ محبت سے ہوتا ہے کہ حضرت سیدنا امام مالک رحمۃ اللہ علیہ مدینہ پاک میں سکونت پذیر تھے مگر تمام زندگی آپ نے یہاں پاؤں میں جوتے نہیں پہنے بلکہ ننگے پاؤں ہی رہے۔

اے خاکِ مدینہ تو ہی بتا کس طرح قدم رکھوں گا یہاں
تو خاکِ پا سرکار کی ہے آنکھوں سے لگائی جاتی ہے

سیدنا امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سوائے ایک حکم کے جو فرض ہے کوئی اور حج صرف اسی لیے نہیں کیا کہ کہیں مدینہ منورہ سے باہر نکلیں اور کسی اور جگہ موت آ جائے چنانچہ مدینہ منورہ سے محبت اور یہیں وصال فرمانے کے شوق میں آپ ہمیشہ مدینہ منورہ میں ہی رہے باہر نہیں نکلے اور پھر واقعی مدینہ منورہ میں ہی آپ کا وصال ہوا اور جنت البقیع میں آرام فرما ہوئے۔

(جذب القلوب ص ۲۷)

حضرتِ خواجہ نظام الدین محبوبِ الٰہی رحمۃ اللہ علیہ:

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء مدینہ منورہ سے بے پناہ محبت رکھتے تھے اور عاشقِ مدینہ کی

طرح آپ کو مدینہ پاک سے خصوصی لگاؤ اور انسیت تھی اس کا اندازہ آپ کے اس کلام سے ہوتا ہے۔

۱۔ صبا بسوئے مدینہ روکن ازیں دعا گو سلام برخواں
۲۔ بگردشاہ مدینہ گردو بصد تفرع پیام برخواں
۳۔ بند بچندیں ادب طرازی سرا رادت بخاک آن کو
۴۔ صلوۃ وافر بروح پاک جناب خیر الانام برخواں
۵۔ بہ بات رحمت گہے گزر کن بہ باب جبریل کہ جبیں سا
۶۔ صلوۃ منیؔ علی نبی گہے باب السلام برخواں
۷۔ بہ لحنِ داؤد ہموا شوبہ نالہ درد آشنا سو
۸۔ بہ بزم پیغمبر ایں غزل را، زعبد عاجز نظامؔ برخواں

(مدینۃ الرسول ﷺ ص ۴۳۲)

حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ

امیر المومنین حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شخصیت عشقِ مدینہ سے معمور تھی آپ جب کبھی مدینہ منورہ سے باہر تشریف لے جاتے تو نکلتے وقت بے تحاشا روتے تھے اور بار بار یہی فرماتے جاتے تھے ''ہم ڈرتے ہیں کہ کہیں ہم ان لوگوں میں سے نہ ہوں جن کو مدینہ دور کر دیتا ہے۔'' (جذب القلوب ص ۲۵)

غزالی دوراں علامہ سعید احمد کاظمی رحمتہ اللہ علیہ

علامہ سعید احمد کاظمی رحمتہ اللہ علیہ کا شمار بھی ان عاشقوں میں کیا جاتا ہے جو مدینہ منورہ کے ذرے ذرے یہاں تک کہ زخمِ مدینہ کو بھی سینے سے لگاتے ہیں آپ اپنا عشق و سرور میں ڈوبا ایک واقعہ سناتے ہوئے فرماتے ہیں کہ مدینہ منورہ کی سب سے پہلی حاضری کی سعادت پر مدینہ منورہ میں میرے پاؤں میں ایک کانٹا چبھ گیا جو سخت تکلیف دے رہا تھا جب میں وہ کانٹا

کا لئے لگا تو اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ الرحمتہ الرحمان کی مدینہ منورہ کے کانٹوں سے محبت یاد آ گئی تو میں وہیں رک گیا اور پاؤں سے کانٹا نہ نکالا یہاں تک کہ کچھ دنوں کے بعد درد خود بخود غائب ہو گیا۔ (مدینۃ الرسول ﷺ ۴۲۴)

حضرت نورالدین عبدالرحمٰن جامی قدس سرہ:

حضرت جامی رحمتہ اللہ علیہ کی مدینہ منورہ سے محبت بالکل منفرد نظر آتی ہے دیار النبی ﷺ میں حاضری کے آپ بے اندازہ مشتاق تھے جب آپ مدینہ منورہ کے مبارک سفر کے لیے روانہ ہوئے تو آپ کی وجدانیت کا کوئی ٹھکانہ نہ تھا کہ آپ کی اس کیف و مستی اور دیار رسول ﷺ کی پرشوق حاضری کو دیکھتے ہوئے جناب رسول ﷺ نے خواب میں والئی مدینہ کو حکم فرمایا کہ اس عاشق کو شہر کے باہر ہی روک لیا جائے ورنہ جس جذب و کیف و مستی میں وہ آ رہا ہے تو مجھے اس کی دلدہی کے لیے گنبدِ خضرا سے باہر آنا پڑے گا، چنانچہ انہیں کئی بار روکا گیا مگر بالآخر انکے شوق و جذبے کو دیکھتے ہوئے حاضری کی اجازت مل ہی گئی، مدینہ پاک کی حاضری کے دوران حضرت جامی کا نعتیہ کلام آپ کے عشق کا منہ بولتا ثبوت ہے کہ آپ کے کلام کو پڑھ کر اندازہ ہو جاتا ہے کہ آپ مدینہ منورہ، خاک مدینہ، خارِ مدینہ، یہاں تک کہ سگانِ مدینہ کو بھی اپنے دل کے قریب پاتے ہیں اس پاک زمین کی طرف جانے والے قافلوں کو سلام کرتے ہیں۔

سرکارِ مدینہ علیہ ﷺ کا عشق مدینہ

سرکارِ مدینہ ﷺ کے مدینہ منورہ سے والہانہ عشق کا اندازہ بے شمار احادیث مبارکہ سے معلوم ہوتا ہے، آپ ﷺ جب کسی سفر سے واپس تشریف لاتے اور مدینہ منورہ کے قریب پہنچتے تو اپنی سواری کو کمالِ شوق وصالِ مدینہ سے تیز کر دیتے اور چادر مبارکہ دوش انور سے گرا دیتے اور فرماتے یہ ہوائیں پاکیزہ اور پسندیدہ ہیں اور چہرہ مبارک پر جو گرد و غبار پڑتا اسے صاف نہ فرماتے اور صحابہ کرام کو بھی مدینہ کے گرد و غبار سے چہرہ وغیرہ چھپانے کو منع فرماتے اور ارشاد فرماتے کہ خاکِ مدینہ شفا ہے۔ (بخاری شریف و مسلم)

ایک جگہ ارشاد فرمایا "جس شخص سے ہو سکے کہ وہ مدینہ میں مرے تو اسے چاہیے کہ وہ مدینہ ہی میں مرے کیونکہ میں اس کی شفاعت کروں گا جو مدینہ میں مرے گا۔ (مسند امام احمد اور ابن ماجہ)

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سرکار مدینہ ﷺ کا ارشاد پاک روایت فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا "نبی انتقال نہیں فرماتا مگر اس جگہ جو اسے سب جگہوں سے زیادہ محبوب ہو۔ اس حدیث مبارکہ سے معلوم ہو گیا کہ حضور ﷺ کو مدینہ طیبہ دنیا بھر کے تمام شہروں سے زیادہ پیارا پسندیدہ محبوب ہے۔

امام اہلسنت شاہ احمد رضا خان بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ:

امام اہلسنت شاہ احمد رضا خان مدینہ منورہ کے اُن عاشقوں میں شمار ہوتے ہیں جن کے عشق کی مثال نہیں ملتی، مدینہ منورہ کے عشق میں ڈوبا آپ کا کلام لاثانی ہے، درج ذیل کچھ اشعار پیش کیے جاتے ہیں جو آپ کے مدینہ منورہ سے عشق و تڑپ کی منہ بولتی تصویر ہیں۔

جان و دل ہوش و خرد سب تو مدینے پہنچے
تم نہیں چلتے رضا سارا تو سامان گیا

لے رضا سب چلے مدینے کو
میں نہ جاؤں ارے خدا نہ کرے

کعبہ کا نام تک نہ لیا طیبہ ہی کہا
پوچھا اگر کسی نے کہ جنت کدھر کی ہے

ان کے طفیل حج بھی خدا نے کرا دیے
اصل مراد حاضری اس پاک در کی ہے

ہاں ہاں رہ مدینہ ہے غافل ذرا تو جاگ
او پاؤں رکھنے والے یہ جا چشم و سر کی ہے

اللہ اکبر اپنے قدم اور یہ خاک پاک
حسرت ملائکہ کو جہاں وضع سر کی ہے

اعلیٰ حضرت فراقِ مدینہ میں ارشاد فرماتے ہیں

خراب حال کیا دل کو پُرملال کیا
تمہارے کوچہ سے رخصت کیا نہال کیا
مدینہ چھوڑ کے ویرانہ ہند کا چھایا
یہ کیسا ہائے حواسوں نے اختلال کیا
چمن سے پھینک دیا آشیانہ بلبل
اجاڑا خانہ بے کس بڑا کمال کیا

مدینہ منورہ کے کانٹوں سے عشق کی مثال ملاحظہ ہو

پھول کیا دیکھوں میری آنکھوں میں
دشتِ طیبہ کے خار پھرتے ہیں
ان کے حرم کے خارِ کشیدہ ہیں کس لیے
آنکھوں میں آئیں سر پہ رہیں دل میں گھر کریں

امیرِ اہلسنت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی

دامت برکاتہم العالیہ

امیر اہلسنت مولانا الیاس عطار قادری وہ عاشقِ مدینہ ہیں جن کا عشق اپنی مثال آپ ہے ،آپ جب بھی مدینہ منورہ کا مبارک سفر کرتے ہیں تو ہمیشہ برہنہ پا ہی رہتے ہیں، ایک روز آپ مدینہ منورہ میں عشق و مستی کے عالم میں برہنہ پا گھوم رہے تھے کہ ایک پتھر سے آپ کو

چوٹ لگ گئی جس کے سبب آپ کا پاؤں سوج گیا اور تکلیف کے باعث آپ لنگڑانے لگے لیکن زخمِ مدینہ سے بھی محبت کا یہ عالم کہ اس چوٹ کا علاج نہ کیا اور اس زخم کو مدینہ کا تحفہ سمجھ کر سینے سے لگائے رکھا۔

۱۴۰۶ھ میں حج کی سعادت کے لیے جب آپ نے مدینہ منورہ کا سفر فرمایا تو آپ کی طبیعت ناساز تھی سخت نزلہ ہو گیا اور ناک سے شدت کے ساتھ پانی بہنے لگا لیکن قربان جائیے اس محبت پر جو آپ کو مدینہ منورہ کی مبارک سرزمین سے ہے کہ اس شدت کے باوجود آپ نے کبھی بھی مدینہ پاک کی سرزمین پر ناک نہیں سنکی۔

یہی نہیں مدینہ منورہ کے ادب و تعظیم کا یہ عالم کہ کبھی گنبدِ خضراء کو پیٹھ نہیں ہونے دیتے مدینہ شریف کے کانٹوں اور پھولوں کو بارہا بوسہ دیتے ہیں اور خاکِ مدینہ کا سرمہ آنکھوں میں لگاتے ہیں مدینہ منورہ کی گلیوں کی جاروب کشی کو عین سعادت سمجھتے ہیں اور مدینہ منورہ کی گلیوں میں اکثر جاروب کشوں کے ہاتھ سے جھاڑو لے کر خود جاروب کشی کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔ اور یہی نہیں بلکہ جب کسی خوش نصیب کو مدینہ منورہ کے مبارک سفر پر رخصت کرنے کے لیے جاتے ہیں تو اشک نہیں تھمتے اور روتے روتے ہچکیاں بندھ جاتی ہیں غمِ مدینہ سے نڈھال ہو کر فراقِ مدینہ میں آنسو بہاتے جاتے ہیں اور پیارے مدینہ کو یاد کرتے جاتے ہیں، اس کے علاوہ مدینہ منورہ کے عشق و سوز میں ڈوب کر ایک دو نہیں لاتعداد قصائدِ مدینہ تحریر کر چکے ہیں۔

بلالو پھر مجھے اے شاہِ بحر و بر مدینے میں
میں پھر روتا ہوں آؤں تیرے در پر مدینے میں
میرا غم بھی تو دیکھو میں پڑا ہوں دور طیبہ سے
سکون پائے گا بس میرا دل مضطر مدینے میں
مدینہ اس لیے عطار جان و دل سے ہے پیارا
کہ رہتے ہیں میرے آقا میرے دلبر مدینے میں (ﷺ)

اس کے علاوہ مدینہ منورہ سے واپسی پر اپنی الوداعی کیفیت کا نقشہ نعتیہ اشعار کی صورت

میں تحریر کیا جو اس قدر سوز و گداز میں ڈوبا ہوا ہے کہ ہر پڑھنے والے کی آنکھ اشکبار ہو جاتی ہے یہ وہ الوداعی قصیدہ ہے جسے بارگاہ رسالت ﷺ میں پسندیدگی و مقبولیت کی سند بھی حاصل ہوئی ہے کہ حیدر آباد سندھ کے ایک مبلغ جناب عبدالقادر صاحب نے خواب میں سرکار مدینہ ﷺ کی زیارت کی کہ آپ ﷺ نے فرمایا الیاس قادری کو میرا سلام کہنا اور کہنا کہ جو تم نے "الوداع تاجدار مدینہ" والا قصیدہ لکھا ہے وہ ہمیں بہت پسند آیا ہے اور کہنا کہ اب کی بار جب آؤ تو کوئی نئی الوداع لکھنا اور ممکن نہ ہو تو وہی الوداع سنا دینا، سبحان اللہ مدینہ کے عشق اور مدینہ کی تڑپ میں ڈوبا امیر اہلسنت کا کلام خود سرکار مدینہ ﷺ نے پسند فرمایا اس کلام کے دو اشعار تبرک کے طور پر پیش کیے جاتے ہیں۔

آہ اب وقتِ رخصت ہے آیا
الوداع تاجدار مدینہ ﷺ
صدمہ ہجر کیسے سہوں گا
الوداع تاجدار مدینہ ﷺ
کوئے جاناں کی رنگیں فضاؤں
اے معطر معنبر ہواؤں
لو سلام آخری اب ہمارا
الوداع تاجدار مدینہ ﷺ

مدینہ منورہ سے واپسی پر اپنی غمناک صورتحال کا نقشہ کچھ یوں بیان فرماتے ہیں۔

میں جو یوں مدینہ جاتے تو کچھ اور بات ہوتی
کبھی لوٹ کر نہ آتا تو کچھ اور بات ہوتی

"مدینہ منورہ میں موت کے فضائل"

آیئے اب دیکھتے ہیں کہ مدینہ منورہ میں عارضی سکونت کے فضائل تو بے شمار ہیں مگر ابدی سکونت یعنی مدینہ منورہ میں موت و مدفن کیا اہمیت وفضیلت رکھتی ہے۔

ایمان پہ دے موت مدینے کی گلی میں
مدفن میرا محبوب کے قدموں میں بنادے ﷺ

خود حضور ﷺ نے اپنے لیے ارشاد فرمایا "میری قبر کی جگہ مجھے روئے زمین میں سب سے زیادہ محبوب ہے" ہمارے رحیم وکریم آقا ﷺ نے اپنے لیے بھی مدینہ منورہ کو ہی پسند فرمایا کیونکہ یہ سرزمین سرکار ﷺ کو دنیا کے ہر خطے سے زیادہ محبوب ہے تو یقیناً ہر وہ عاشق صادق جسے مدینہ منورہ میں موت و مدفن مل جائے بہت ہی خوش بخت و بلند نصیب کا مالک ہے حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا "جو شخص مدینہ منورہ میں فوت ہوا میں اس کا شفیع ہوں گا۔ (بحوالہ ترمذی شریف) یعنی مدینہ منورہ میں موت سرکار ﷺ کی شفاعت کی ضامن ہے ایک اور مقام پر آپ ﷺ کا فرمانِ خوشبودار ہے "جس سے ہو سکے کہ اسے مدینہ میں موت آئے تو ایسا کرے کیونکہ جسے مدینہ منورہ میں موت آئے گی میں اس کی شفاعت کروں گا۔" (بحوالہ وفاء الوفاء صفحہ ۴۹، شرح السنہ، ابن ابی شیبہ) یعنی آپ ﷺ کا اہلِ عشق سے یہ اصرار کہ اگر ہو سکے تو مدینہ منورہ میں ہی موت کی کوشش کرو۔"

مدینہ منورہ میں موت کی فضیلت وسعادت کا کھلا ثبوت ہے کہ اگر ایسا نہ ہوتا تو آپ ﷺ مرنے والے سے کبھی مدینہ منورہ میں مرنے کی تاکید نہ فرماتے۔ یہی نہیں بلکہ آپ ﷺ نے مزید ارشاد فرمایا "اہلِ مدینہ کا حشر میرے ساتھ ہوگا سب سے پہلے (قیامت کو) میں اٹھوں گا پھر ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پھر اہلِ بقیع میرے ساتھ اٹھیں گے

میں پھر میں اہلِ مکہ کا انتظار کروں گا۔" (ترمذی شریف، ابنِ حبان المستدرک)

جب حضور ﷺ مکہ مکرمہ میں داخل ہوتے دعا فرماتے اے اللہ! ہماری موت مکہ مکرمہ میں نہ آئے حتی کہ ہمیں یہاں سے نکال لے۔" غور کیجئے اس حدیث پاک میں بھی حضور ﷺ مدینہ منورہ میں موت کی خواہش فرما رہے ہیں، اور ایک اور حدیث مبارکہ ہے" جو مدینہ میں مرے گا تو میں اس کے ایمان کی گواہی دوں گا اور امت میں سب سے پہلے ان کی شفاعت کروں گا، جو مدینہ پاک میں مقیم رہے۔"

حضور ﷺ نے فرمایا مجھے مدینہ پاک کے سوا قبر کے لیے کوئی جگہ محبوب تر نہیں اس فرمان مبارکہ کو تین مرتبہ دہرایا (مؤطا شریف) یہی نہیں بلکہ حضرتِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی بارگاہِ الٰہی میں عرض کرتے "اے اللہ میری موت تیرے رسول ﷺ کے شہر پاک میں ہو۔"

سیدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں۔" وہ جگہ جہاں حضور ﷺ کا (ظاہری) وصال ہوا ہے اس خطے سے افضل کوئی خطہ نہیں۔"

رب عزوجل سے دعا ہے کہ وہ ہر اہلِ عشق کو مدینہ منورہ میں موت اور بقیع پاک میں مدفن عطا فرمائے۔ (آمین)

☆☆☆

قصیدہ مدینہ منورہ

مدینہ

یوں تو عشاقِ مدینہ منورہ کے فضائل و مناحب اس کی عظمت شرافت و بزرگی پر اب تک بے شمار و لاتعداد قصیدے لکھے جا چکے ہیں جن سب کو تحریر کرنا ناممکن و محال ہے البتہ حصول برکت کے لیے آیئے مدینہ پاک سے عشق و مستی و کیف و سرور میں تر بتر اور غم مدینے میں ڈوبے چند کلام پڑھنے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔

۱۔ امیر اہلسنت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی

کا عشق میں ڈوبا قصیدہ مدینہ

"ہے شہد سے بھی میٹھا سرکار ﷺ کا مدینہ
کیا خوب مہکا مہکا سرکار ﷺ کا مدینہ

جس کو پسند آیا سرکار ﷺ کا مدینہ
مل کر لگائیں نعرہ سرکار ﷺ کا مدینہ

ہر شہر سے ہے اچھا سرکار ﷺ کا مدینہ
جنت سے بھی سہانا سرکار ﷺ کا مدینہ

بے کس کا ہے سہارا سرکار ﷺ کا مدینہ
بے گھر کا ہے ٹھکانہ سرکار ﷺ کا مدینہ

کہسار دلکشا ہیں صحرا بھی دلربا ہیں
حسن و جمال والا سرکار ﷺ کا مدینہ

دونوں جہاں سے پیارا کون و مکاں سے پیارا
ہر آنکھ کا ہے تارا سرکار ﷺ کا مدینہ

جنت کا حسن سارا اس میں سمٹ کر آیا
ہے حسن ہی سراپا سرکار ﷺ کا مدینہ

مدینہ ہی مدینہ

ہر سمت رحمتوں کی برسات ہو رہی ہے
ہے رحمتوں کا دریا سرکار ﷺ کا مدینہ

فرقت کی آگ میں جو دل کو جلا رہے ہیں
اُن کو دِکھا خدایا سرکار ﷺ کا مدینہ

اے زائرِ مدینہ دل کو سنبھالے نیز
دیکھ آگیا مدینہ سرکار ﷺ کا مدینہ

حوروں پہ مرنے والے حوروں کو بھول جاتا
تو بھی جو دیکھ لیتا سرکار ﷺ کا مدینہ

طیبہ کی خاک سارے امراض کی دوا ہے
تریاق ہر مرض کا سرکار ﷺ کا مدینہ

ہے لاکھ لاکھ مولا ہر آن شکر تیرا
اِک بار پھر دکھایا سرکار ﷺ کا مدینہ

پھولوں کو چومتا ہوں کانٹوں کو چومتا ہوں
لگتا ہے مجھ کو پیارا سرکار ﷺ کا مدینہ

جی چاہتا ہے میرا ہر شے یہاں کی چوموں
کیسا ہے میٹھا میٹھا سرکار ﷺ کا مدینہ

میری نظر کو بھائے دنیا کا حسن کیسے
آنکھوں میں ہے سمایا سرکار ﷺ کا مدینہ

جنت میں تیری رضواں سوز و گداز بھی ہے
ہے عشق میں رُلاتا سرکار ﷺ کا مدینہ

اللہ مصطفٰے کے قدموں میں موت دیدے
مدفن بنے ہمارا سرکار ﷺ کا مدینہ

تقدیر میں خدایا عطار کے مدینہ
لکھ دے فقط مدینہ سرکار ﷺ کا مدینہ

ہے شہد سے بھی میٹھا سرکار ﷺ کا مدینہ
کیا خوب مہکا مہکا سرکار ﷺ کا مدینہ

امامِ اہلسنت مجددِ دین و ملت حسن رضا کا بھرپور عقیدۂ مدینہ

عجب رنگ پر ہے بہارِ مدینہ
کہ سب جنتیں ہیں نثارِ مدینہ

مبارک رہے عندلیبو تمہیں گل
ہمیں گل سے بہتر ہے خارِ مدینہ

بنا شہ نشین خسرو دو جہاں کا
بیاں کیا ہو عز و وقارِ مدینہ

مری خاک یارب نہ برباد جائے
پسِ مرگ کر دے غبارِ مدینہ

رگِ گل کی جب نازکی دیکھتا ہوں
مجھے یاد آتے ہیں خارِ مدینہ

ملائک لگاتے ہیں آنکھوں سے اپنی
شب و روز خاکِ مزارِ مدینہ

جدھر دیکھیے باغِ جنت کھلا ہے
نظر میں ہیں نقش و نگارِ مدینہ

رہیں اُن کے جلوے بسیں ان کے جلوے
مرا دل بنے یادگارِ مدینہ

حرم ہے اسے ساحتِ ہر دو عالم
جو دل ہوچکا ہے شکارِ مدینہ

دو عالم میں بٹتا ہے صدقہ یہاں کا
ہمیں اک نہیں ریزہ خوارِ مدینہ

بنا آسماں منزلِ ابنِ مریم
گئے لامکاں تاجدارِ مدینہ

مرادِ دلِ بلبلِ بے نوا دے
خدایا دکھا دے بہارِ مدینہ

شرف جن سے حاصل ہوا انبیاء کو
وہی ہیں حسن افتخارِ مدینہ

عاشق مدینہ امیر اہلسنت کا ایک اور پروانہ مدینہ سے بھرپور محبتوں کے جام لٹاتا ہر عاشق کے دل کو تڑپاتا دل و جاں و روح کو مشکبار ہوائے مدینہ سے مہکاتا ہوا

قصیدہ مدینہ

مدینہ

مدینہ مدینہ ہمارا مدینہ
ہمیں جان و دل سے پیارا مدینہ

سہانا سہانا دل آرا مدینہ
ہر عاشق کی آنکھوں کا تارا مدینہ

سبھی عاشق مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کہہ رہے ہیں
ہمیں تو ہے جنت سے پیارا مدینہ

یہ رنگیں فضائیں یہ مہکی ہوائیں
معطر معنبر ہے سارا مدینہ

مدینے کے جلووں کے قربان جاؤ
ہے قدرت نے کیسا سنوارا مدینہ

پہاڑوں میں بھی حسن کانٹے بھی دلکش
بہاروں نے کیسا نکھارا مدینہ

وہاں پیارا کعبہ یہاں سبز گنبد
وہ مکہ بھی میٹھا تو پیارا مدینہ

بلا لیجئے اب تو قدموں میں آقا صلی اللہ علیہ وسلم
دکھا دیجئے اب تو پیارا مدینہ

پھروں گرد کعبہ پیوں آب زم زم
میں پھر آکے دیکھوں تمہارا مدینہ

مصائب ہوئے دور سارے جہاں کے
گیا اب کوئی غم کا مارا مدینہ

ہے شاہ و گدا ملاس ولفیاء کا
ہمارا ہے سب کا گزارا مدینہ

یہ دیوانے آقا ﷺ مدینے کو آئیں
بلالو انہیں اب خدارا مدینہ

خدا گر قیامت میں فرمائے مانگوں
لگائیں گے دیوانے نعرہ مدینہ

مدینے میں آقا ﷺ ہمیں موت آئے
بنے کاش مدفن ہمارا مدینہ

اسے سیر گلشن سے کیا ہو تعلق
کیا جس نے تیرا نظارہ مدینہ

ضیاء پیرومرشد کے صدقے میں آقا ﷺ
یہ عطار آئے دوبارہ مدینہ

☆☆

آیئے دیکھتے ہیں کہ امیر اہلسنت نے کس خوبصورتی وعمدگی سے مدینہ پاک کی ہر شے کو مہکے مہکے معطر الفاظ میں سمو دیا ہے۔

ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا مدینے کی

ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا مدینے کی
مہکی مہکی فضا مدینے کی

آرزوئے خدا مدینے کی
مجھ کو گلیاں دیکھا مدینے کی

دن ہے کیسا منور و روشن
رات رونق فزا مدینے کی

چھاؤں تو ہر جگہ کی ٹھنڈی ہے
دھوپ بھی دلربا مدینے کی

کیف آور ہے موسم سرما
گرمیاں دل کشا مدینے کی

پھول تو پھول خار بھی دلکش
پتیاں دلربا مدینے کی

ہے چمن تو حسین کانٹوں کی
جھاڑیاں خوشنما مدینے کی

ہے پہاڑوں پہ نور کی چادر
وادیاں دل کشا مدینے کی

سبز گنبد کا حسن کیا کہنا
جالیاں دلربا مدینے کی

کیف و مستی بھرا سماں ہے وہاں
کیف آور فضا مدینے کی

ہر گھڑی رحمتیں برستی ہیں
ہے ہوا خوشنما مدینے کی

ذرہ ذرہ وہاں کا نورانی
ہے منور فضا مدینے کی

ظلمتِ شب ڈرائے گی کیونکر
ہر طرف ہے ضیا مدینے کی

غمزدو آنکھ کھول کر دیکھو
چھا گئی ہے گھٹا مدینے کی

کیوں ہو مایوس اے مریضو تم
لے لو خاکِ شفا مدینے کی

کوئی ناکام لوٹتا ہی نہیں
راہ لے تو گدا مدینے کی

میرے مرجھائے دل کو جھونکا دے
آکے بادِ صبا مدینے کی

کوئی پیرس کے خواب دیکھا کرے
یہاں تو رٹ ہے سدا مدینے کی

میری قسمت میں کاتبِ تقدیر
لکھ دے لکھ دے قضا مدینے کی

حج کے دن پھر قریب آنے لگے
دے دو رخصت شہا صلی اللہ علیہ وسلم مدینے کی

بھائیو طالبِ بقیع ہوں میں
مجھ کو دے دو دُعا مدینے کی

سلطنت کی ہوس نہیں آقا صلی اللہ علیہ وسلم
ہو گدائی عطا مدینے کی

یاد میں ہر گھڑی تڑپتا رہوں
ہر نفس ہو صدا مدینے کی

رات دن یہ تمہارے دیوانے
مانگتے ہیں دعا مدینے کی

رو رہے ہیں غریب کہ ان کو
یاد آئی شہا مدینے کی

اپنے جوتے اتار لینا تم
جب گلی دیکھنا مدینے کی

چوم کے پھول دھول کو بھی تم
جھوم کے چومنا مدینے کی

خاکِ در کا لگا کے سرمہ تم
راحتیں لوٹنا مدینے کی

ایک مدت ہوئی جدائی کو
ہو اجازت عطا مدینے کی

خوب جھومیں گے لوٹ جائیں گے
دیکھتے ہی فضا مدینے کی

مجھ کو قدموں میں موت دے دو
دے دو تھوڑی سی جا مدینے کی

جاکے عطار پھر مدینے میں
رحمتیں لوٹنا مدینے کی

آہ عطار بن گیا انساں
خاک کیوں نہ بنا مدینے کی

☆☆☆